تفهیم السنۃ 10

کتاب الحج والعمرۃ

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

حج اور عمرہ کے مسائل

اللّٰہ

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2 شیش محل روڈ لاہور
فون : 7232808

10

تفہیم السنۃ

کتاب الحج والعمرۃ

حج اور عُمرہ کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

2۔ شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

نام کتاب : حج اور عمرہ کے مسائل

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمۃ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلیکیشنز

قیمت : 105 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھ میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

مکۃ المکرمہ، خطہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین سرزمین' پرکشش اور پر جلال کعبۃ اللہ کی سرزمین' شعائر اللہ کی سرزمین' معجزات کی سرزمین' امن و سلامتی کی سرزمین' فیوض و برکات کی سرزمین' خیرات وثمرات کی سرزمین' سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں اور تمناؤں کی سرزمین' سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جذبہ تسلیم ورضا کی سرزمین ولادت محمدی اور بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرزمین' سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی صدائے اَحد سے معمور فضاؤں کی سرزمین' سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی داستان وفا کی سرزمین شہادت گہ الفت میں قدم رکھنے والے آل یاسر رضی اللہ عنہ کی سرزمین' مرکز انقلاب' منبع توحید' سرچشمہ رشد و ہدایت' بقعہ رحمت و انوار کی سرزمین، جہاں جنت سے لایا گیا پتھر حجر اسود موجود ہے جس پر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنسو بہائے' جہاں ملتزم ہے جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں اپنے رخسار مبارک رکھے جیسے بچہ اپنی ماں کی چھاتی سے چمٹ جاتا ہے' جہاں جنت سے لایا گیا پتھر......مقام ابراہیم......بھی ہے' جہاں رکن یمانی ہے جس کے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جہاں قدرت کا ایک لافانی معجزہ زمزم ہے جس میں ہر مرض کی دوا اور ہر دکھ کا درماں موجود ہے- جہاں کوہ صفاہ اور مروہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی نشانیوں میں سے نشانی قرار دیا ہے یہی وہ سرزمین ہے جہاں منیٰ کے وہ خوش نصیب ذرات ہیں جہاں امام الموحدین سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے نوجوان بیٹے کے گلے پر چھری چلائی یہی وہ سرزمین ہے جہاں میدان عرفات کے وہ مبارک سنگریزے ہیں جن پر

کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں خالق ارض وسماء میزبان ہوتا ہے اور اس کے مسکین ومحتاج بندے معزز مہمان قرار پاتے ہیں۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں صرف دولت دین ہی نہیں دولت دنیا بھی لٹتی ہے۔ اس سرزمین پر جو شخص جتنا بڑا بھکاری بن کر آتا ہے اتنا ہی زیادہ عز وشرف کا مستحق ٹھہرتا ہے، جو شخص جتنا زیادہ ہاتھ پھیلانے کے آداب سے واقف ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اعزاز واکرام کا مستحق قرار پاتا ہے۔ یہاں خالق ومخلوق کے درمیان کوئی پردہ اور حجاب باقی نہیں رہتا۔ احساس قربت اور نزول رحمت کے نظارے انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

پس اے مصائب وآلام کے مارے ہوئے درماندہ حال لوگو! گناہوں اور معصیت میں ڈوبے ہوئے انسانو! آؤ اس سرزمین کی طرف جہاں خالق کائنات خود میزبان ہوتا ہے، جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ جو ایک بالشت آگے بڑھنے پر ایک بازو آگے بڑھتا ہے، جو ایک ہاتھ آگے بڑھنے پر دو ہاتھ آگے بڑھتا ہے، جو چل کر آنے والوں کی طرف دوڑ کر آتا ہے جو ہر روز اپنے خطا کار بندوں کے گناہ معاف کرنے کے لئے آسمان دنیا پر جلوہ فرما ہوتا ہے جس کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے جس کی مغفرت زمین وآسمان کی وسعتوں سے بھی وسیع تر ہے۔ آؤ اس سرزمین کی طرف جہاں ایک دن میں اتنے آدمی جہنم کی آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں جتنے سارے سال میں کسی اور دن نہیں ہوتے۔ آؤ اس سرزمین کی طرف جہاں سے آدمی اس طرح گناہوں سے پاک لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کان لگا کر ذرا غور سے سنو اللہ کا پیغام لانے والا ہمارے لئے کیا پیغام لایا ہے۔

﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ ﴾(53:39)

”(اے نبی ﷺ)! کہہ دو کہ اے میرے (اللہ کے) بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الزمر، آیت نمبر 53)

حج کی مختصر تاریخ

قدیم عرب اقوام کی دو شاخیں زیادہ مشہور ہیں۔

① عرب عاربہ

جنہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔ ان کا جد امجد یعرب بن یشجب بن قحطان ہے۔

② عرب مستعربہ

جنہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے ان کے جد امجد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام قریباً چار ہزار سال قبل عراق کے شہر ''اُور'' میں پیدا ہوئے۔ ''اُور'' جہاں دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز تھا وہاں دینی لحاظ سے بھی شرک کا بہت بڑا مرکز تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد ''آزر'' اپنی قوم کا پروہت اور پیشوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالا تو سوچنے لگے کہ قوم جن بتوں اور پتھروں کو اپنا معبود سمجھتی ہے یہ نہ بول سکتے ہیں نہ چل پھر سکتے ہیں۔ نہ کھا پی سکتے ہیں نہ کسی کو نفع نقصان دے سکتے ہیں نہ ہی کسی کو زندگی اور موت دے سکتے ہیں' تو پھر انہیں اپنا رب کیوں مانا جائے؟ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف صاف اعلان فرما دیا

﴿ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ﴾(80:6)

''میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔'' (سورۃ الانعام، آیت نمبر 80)

اس واضح اور کھلے اعلان میں توحید کے بعد باپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دے دی۔ باپ کا یہ جارحانہ طرز عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے ثبات میں ذرا سی لغزش بھی پیدا نہ کر سکا اور آپ ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر باپ کی وراثت' گدی اور جاہ و عزت سب کچھ چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا تصادم حکومت وقت کے ساتھ ہوا- اپنی مشرک قوم کو شرک کی حقیقت سمجھانے کے لئے موقع پا کر سرکاری خانقاہ میں گھس گئے اور بڑے بت کے علاوہ تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا' جب لوگوں کو علم ہوا تو آپ کو بادشاہ کے دربار میں طلب کیا گیا اور پوچھا گیا

''ابراہیم! کیا تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟''

آپ نے جوب میں ارشاد فرمایا

''یہ سب کچھ معبودوں کے سردار نے کیا ہے، ان ٹوٹے ہوئے خداؤں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں-'' پھر مزید فرمایا ''لوگو! کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کر رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان پہنچانے پر- افسوس ہے تم پر اور تمہارے معبودوں پر جن کی تم عبادت کر رہے ہو، اللہ کو چھوڑ کر' کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے ؟'' (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 22/23/26/27)

اس موقع پر بتوں کا نہ بول سکنا' نفع ونقصان نہ پہنچا سکنا ایک ایسی کھلی حقیقت تھی جس کا انکار ممکن نہ تھا، لہٰذا دوسرا سوال یہ پوچھا گیا ''پھر تمہارا رب کون ہے؟'' آپ نے جواب دیا ''میرا رب وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے-'' تب بادشاہ نے جواب دیا ''زندگی اور موت تو میرے اختیار میں ہے-'' تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فوراً ارشاد فرمایا ''اچھا تو (میرا) اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو ذرا اسے مغرب سے نکال لا-'' یہ (دلیل) سن کر کافر (بادشاہ) ششدر رہ گیا- (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 258) اس مدلل اور مسکت جواب پر غور کرنے کی بجائے یہ شاہی فرمان جاری کیا گیا- ''جلا ڈالو اس کو اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے-''

حکومت کا یہ ظالمانہ فیصلہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عقیدہ توحید سے منحرف نہ کر سکا آپ پہاڑوں کی سی استقامت اور بلندی کے ساتھ اپنے عقیدہ پر ڈٹے رہے- وہ ایک موحد جس کے ساتھ نہ کوئی لاؤ لشکر تھا نہ کوئی جماعت تھی نہ اسے کوئی وسائل حرب وضرب میسر تھے نہ ہی اس کے پاس کوئی قوت تھی- تن تنہا پوری مشرک قوم پر بھاری ثابت ہوا، اسے راستے سے ہٹانے کے لئے پوری قوم حرکت میں آ گئی- آگ کا الاؤ تیار کرایا گیا اور وہ جو پہلے ہی اپنے مالک حقیقی کے نام پر اپنی جان کے علاوہ ہر چیز قربان کر کے

آیا تھا اب اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنے کے لئے بے خطر آتش نمرود میں کود گیا- تب زندگی اور موت کے حقیقی مالک کی طرف سے فرمان جاری ہوا-

﴿ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ﴾(69:21)

''ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا ابراہیم کے لئے-''(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 69)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے بالکل محفوظ اور مامون باہر نکل آئے-

اس مشرک قوم کی بدنصیبی ملاحظہ ہو کہ اتنا بڑا معجزہ دیکھنے کے باوجود کوئی ایک آدمی بھی آپ پر ایمان نہ لایا- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں سے ہجرت کا حکم دے دیا اور آپ عقیدہ توحید کی خاطر اپنا آبائی وطن ترک کر کے شام کے شہر ''حران'' تشریف لے گئے- وہاں سے فلسطین کا سفر اختیار کیا- ایک مرتبہ اپنی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مصر تشریف لے گئے۔ بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے بری نیت سے دونوں کو دربار میں طلب کیا- حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور بادشاہ اسی وقت اللہ کی پکڑ میں آ گیا- جس سے بادشاہ سمجھ گیا کہ یہ خاتون اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مقرب بندی ہے، چنانچہ اس نے توبہ کی اور اپنی بیٹی ہاجرہ کو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دے دیا- حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے خود حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کروا دیا-

مصر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس فلسطین تشریف لائے اور اسے اپنی دعوت کا مرکز بنایا- اسی (80) سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ کو ایک بیٹا (حضرت اسماعیل علیہ السلام) عطا فرمایا- حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ابھی تک بے اولاد تھیں- اس لئے دونوں بیویاں اکٹھی نہ رہ سکیں لہٰذا آپ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر حجاز تشریف لے آئے- جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی بیوی اور بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں ٹھہرا دیا- واپس جانے لگے تو بیوی نے بار بار سوال کیا کہ ''آپ ہمیں اس جنگل بیاباں میں کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں؟'' اپنی رفیقہ حیات اور چند ماہ کے جگر گوشہ سے جدائی کا تصور یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جذبات میں تلاطم برپا کر رہا ہوگا- آپ نے واپس پلٹے اور دیکھے بغیر صرف اتنا جواب دیا ''اللہ کے حکم پر'' تب وہ اللہ کی بندی سراپا تسلیم و

رضا بن گئیں اور کہا کہ ''پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔'' اس طرح آپ اپنے اہل وعیال سے نامعلوم عرصہ کے لئے جدا ہوگئے۔ کچھ آگے جا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور ہاتھ پھیلا کر وہ دعا مانگی جس کے اثرات آج ہر مسلمان اس وادی ثمرات وبرکات میں پہنچ کر خود دیکھ سکتا ہے۔

﴿ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ ﴾(14:37)

''اے پروردگار! میں نے ایک بے آب وگیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ پروردگار! یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37)

ایسی جگہ جہاں پر حشرات الارض اور جنگلی درندوں کی موجودگی کا امکان تو ہر وقت موجود تھا لیکن کسی غمگسار اور ہمدرد انسان کی موجودگی کا تصور بھی محال تھا۔ جہاں چند دنوں کی خوراک ختم ہونے کے بعد بظاہر غذا حاصل ہونے کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال کو تنہا چھوڑ کر اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے ایسی جگہ رہائش اختیار کر کے اللہ پر توکل کا ایسا نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ رہے گا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اہل وعیال کو اس بے آباد ویرانے میں لے جا کر بسانا بارگاہ ایزدی میں اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے فیصلہ فرمادیا کہ جس شخص پر حج کی عبادت فرض ہو وہ اسی طرح اپنے گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن ہو جس طرح میرا بندہ اپنے گھر سے بے گھر اور اپنے وطن سے بے وطن ہوا اور پھر اس مقام پر پہنچے جہاں ایمان نے شکست دی مادیت پرستی کو' عشق نے شکست دی عقل پرستی کو' اطاعت الٰہی نے شکست دی اطاعتِ نفس کو' محبت الٰہی نے شکست دی محبت عیال کو' اور زندگی نے شکست دی موت کو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس لق ودق صحرا میں اپنے اہل خانہ کے لئے جو متاع حیات چھوڑ کر گئے تھے وہ پانی کا ایک مشکیزہ اور چند کھجوریں تھیں جب وہ ختم ہوگئیں تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی پیاس محسوس

کرنے لگیں اور بچہ پیاس کی شدت سے رونے لگا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بے چین ہو کر قریب کی پہاڑی ''صفا'' کی طرف بھاگیں کہ شاید وہاں کوئی آدمی نظر آجائے جس سے پانی لے سکیں، کوئی چیز نظر نہ آئی تو اسی پریشانی کے عالم میں دوسری پہاڑی ''مروہ'' کی طرف بھاگیں۔ اسی اضطراب اور پریشانی کے عالم میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر ہو گئے۔ ابھی ''مروہ'' پر ہی تھیں کہ ایک آواز سنی' دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ایڑی مارنے سے پانی کا چشمہ وہیں نکل آیا جہاں سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام لیٹے تھے۔ یہ وہی چشمہ ہے جسے آب ''زمزم'' کہا جاتا ہے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے چشمہ کے گرد منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دے دی۔ اب سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اطمینان سے خود بھی زمزم پیتیں اور بچے کو بھی اطمینان سے دودھ پلاتیں۔

لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کہ لق ودق صحرا، اکیلی خاتون اور ساتھ چند ماہ کا بچہ، نہ کوئی بات سننے والا نہ سنانے والا، نہ کوئی دلاسہ دینے والا، نہ سہارا دینے والا، پُر ہول سناٹا، پہلی رات آئی ہو گی تو کیسے کٹی ہو گی، پھر جب متاع خورد و نوش ختم ہوئی ہو گی، تو اس تنہائی میں ماں کی جان پر ہی بن آئی ہو گی۔ معصوم جگر گوشہ کو بھوک اور پیاس سے روتے دیکھ کر اکیلی ماں کا کلیجہ کٹ گیا ہو گا۔ پریشانی اور اضطراب کے عالم میں بچے کی سلامتی کے لئے مامتا کے ہاتھ والہانہ انداز میں بارگاہ رب العزت میں اٹھے ہوں گے اور پھر اسی مضطربانہ کیفیت میں پانی کی تلاش میں بھاگ نکلی ہوں گی۔ کبھی صفا پر کبھی مروہ پر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مومنہ بندی کی یہ اضطراری بھاگ دوڑ اس طرح قبول فرمائی کہ اس تمام سعی کو عبادت حج (یا عمرہ) کا رکن بنا دیا۔

کچھ مدت کے بعد ایک قبیلہ ''بنو جرہم'' کا ادھر سے گزر ہوا۔ پانی کی سہولت دیکھ کر انہوں نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے قیام کی اجازت چاہی۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی پر اپنا حق ملکیت تسلیم کرواتے ہوئے اجازت دے دی۔

وقت بڑی تیزی کے ساتھ پر لگا کر اڑتا رہا۔ نوے سالہ بوڑھے باپ کی امیدوں کا سہارا بچپن کی دہلیز سے گزر کر جوانی کی بہاروں سے آشنا ہونے لگا تو قدرت نے اس مرتبہ باپ کے ساتھ بیٹے کا بھی امتحان لینے کا فیصلہ کر لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے اکلوتے نوجوان بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور وفا شعار بندہ جو ابھی ابھی کتنے ہی کٹھن امتحانوں سے گزر کر آیا تھا' یہ خواب دیکھ کر نہ تو رنجیدہ ہوا اور نہ ہی مستقبل کے خدشات اور وساوس کا شکار ہوا بلکہ بلا تامل ایک اطاعت گزار غلام کی مانند اپنے آقا و مالک کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور حکم کی تعمیل کے لئے فوراً فلسطین سے مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔

باپ جب بیٹے سے ملا ہوگا تو باپ نے اپنے جگر گوشہ کو سینے سے لگا کر خوب پیار کیا ہوگا۔ جب باپ نے بیٹے کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے' تو فرمانبردار بیٹے نے تسلیم و رضا کے اسی طرز عمل کا مظاہرہ کیا جس کا مظاہرہ اس سے پہلے عظیم باپ کر چکا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:

﴿ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○﴾(102:37)

''ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے، اسے کر ڈالئے۔ ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔'' (سورۃ الصافات، آیت نمبر 102)

سعادت مند بیٹے کا جواب سن کر باپ کو اطمینان ہو گیا اور دونوں باپ بیٹا اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاریخ انسانی کا وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا جس کا مشاہدہ نہ اس سے پہلے کبھی زمین و آسمان نے کیا نہ اس کے بعد کریں گے۔ اپنے جگر گوشہ کو منہ کے بل زمین پر لٹا دیا اور چھری تیز کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس وقت تک پوری طاقت سے چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا نہ آ گئی۔

﴿ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾(105:37)

'' (اے ابراہیم!) تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔'' (سورۃ الصافات، آیت نمبر 105)

چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا گیا جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر دیا۔

اپنے جگر گوشہ کو اپنے ہی ہاتھوں اللہ تعالیٰ کی محبت میں قربان کرنے کا عمل بارگاہ رب العزت میں

اس قدر باعث عزوشرف ٹھہرا کہ رہتی دنیا تک اہل ایمان کو خواہ وہ منیٰ میں ہوں یا منیٰ سے باہر مشرق میں ہوں یا مغرب میں یہ حکم دے دیا گیا کہ وہ ہر سال جذبہ ابراہیمی کے ساتھ ایک جانور ذبح کر کے اس عظیم الشان واقعہ کی یاد تازہ کیا کریں۔

اس انوکھے اور عجیب وغریب امتحان میں کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک بہت بڑے اعزاز سے نوازنے کا فیصلہ فرمایا۔ حکم دیا گیا کہ دنیا میں میرے لئے ایک گھر تعمیر کرو۔ باپ بیٹے نے خوشی خوشی گھر کی تعمیر شروع کر دی۔ تعمیر کرتے کرتے جب حجر اسود کی جگہ پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا ''بیٹا! کوئی اچھا سا پتھر ڈھونڈ کر لاؤ۔'' حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر ڈھونڈ کر لائے، تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں کوئی دوسرا پتھر لگا چکے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا ''یہ پتھر کہاں سے آیا ہے؟'' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''یہ پتھر اللہ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔'' (ابن کثیر) یہ وہی پتھر ہے جسے حجر اسود کہا جاتا ہے اور طواف کے ہر چکر میں جس کا استلام کیا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''حجر اسود جنت سے بھیجا ہوا پتھر ہے جو دودھ کی طرح سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔'' (ترمذی)

دیواریں جب کافی اونچی ہو گئیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر اٹھا کر لائے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے رہے یہ وہی پتھر ہے جسے ''مقام ابراہیم'' کہا جاتا ہے اور جس پر آنجناب علیہ السلام کے قدموں کے نشانات موجود ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یہ پتھر بھی جنت سے بھیجا گیا ہے (ابن خزیمہ) خوش نصیب باپ اور بیٹا بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے رہے اور ساتھ ساتھ یہ دعا مانگتے رہے۔

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝﴾(127:2)

''اے پروردگار! ہم سے ہماری یہ خدمت قبول فرما تو سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 127)

بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا:

﴿ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ﴾(27:72)

''اے ابراہیم! لوگوں میں حج کے لئے اعلان کردو۔'' (سورۃ الحج، آیت نمبر 27)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا ''اس بے آباد ویرانے سے باہر آبادیوں تک میری آواز کیسے پہنچے گی؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور اسے لوگوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ اعلان نہ صرف اس وقت کے زندہ انسانوں تک پہنچا دیا بلکہ عالم ارواح میں تمام روحوں تک بھی یہ آواز پہنچا دی گئی جس جس شخص کی قسمت میں بیت اللہ شریف کی زیارت لکھی تھی اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے جواب میں ''لَبَّیْکَ'' کہی۔ حج کے تلبیہ کی اصل بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسی اعلان کا جواب ہے۔ (ابن کثیر)

جب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ رہے۔ بیت اللہ شریف کے متولی رہے۔ آپ کی وفات کے بعد قبیلہ بنو جرہم کے سردار بیت اللہ شریف کے متولی بنے۔ بنو جرہم کے دور میں ہی دین ابراہیمی میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ متولی حضرات نذرانوں اور ہدیوں کا مال ہڑپ کرنے لگے، چنانچہ قبیلہ بنو خزاعہ نے جدال وقتال کے بعد تولیت کا منصب بنو جرہم سے چھین لیا، لیکن ان کے زمانے میں بگاڑ مزید بڑھتا گیا۔ بیت اللہ شریف بت کدے کی شکل اختیار کر گیا۔ شرک کی انتہاء کا یہ عالم کہ لات، منات، عزیٰ اور ہبل کے بتوں کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بت بھی بنا کر بیت اللہ شریف میں رکھ دیئے گئے۔ بنو خزاعہ کے بعد بیت اللہ شریف کی تولیت قریش مکہ کے ہاتھ آ گئی۔ قریشی سردار قصی بن کلاب نے خزاعی سردار کی بیٹی سے شادی کر لی جس کے نتیجے میں قریشی داماد کو خزاعی سسر سے کعبہ کی تولیت حاصل ہو گئی۔

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے 21 سال بعد تک (یعنی 8 ہجری) تک بیت اللہ شرک اور بت پرستی کا مرکز بنا رہا اور طریق جاہلیت کے مطابق مشرک حج کرتے رہے۔ 8 ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو بیت اللہ شریف کو بتوں اور تصویروں سے پاک کیا۔ 9 ہجری میں حج فرض ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور فریضہ حج، اسلامی شریعت کے مطابق ادا کیا گیا۔ 10 ہجری میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس (یا چالیس) ہزار جان نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں حیات طیبہ کا پہلا اور آخری حج ''حجۃ الوداع'' ادا فرمایا۔

حج کی بعض امتیازی تعلیمات

حج بلاشبہ ایک کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد عبادت ہے جس کے دینی اور دنیاوی فوائد اس قدر ہیں کہ انہیں شمار کرنے کے لئے ایک الگ کتاب کے صفحات درکار ہیں- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

﴿ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ ﴾

''لوگ یہاں آئیں اور آ کر دیکھیں کہ حج میں ان کے لئے کیسے کیسے دینی اور دنیاوی فوائد ہیں-''

غور فرمایئے! حجاج کرام کا گھر بار اہل وعیال اور اپنی تمام مصروفیتیں چھوڑ کر اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے طویل سفر پر نکل کھڑے ہونا رجوع الی اللہ اور توکل علی اللہ کی ایک خاص کیفیت انسان کے اندر پیدا کر دیتا ہے- دوران سفر خالص اللہ کی رضا کے لئے ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی برداشت کرنا یقیناً تزکیہ نفس کا باعث بنتا ہے- دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے' مختلف زبانیں بولنے والے' مختلف لباس پہننے والے، مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک ہی مرکز پر پہنچنے کے لئے چل پڑنا' میقات پر پہنچ کر اپنے قومی لباس اتار کر ایک ہی طرز کا سادہ سا فقیرانہ لباس پہن لینا' مساوات کی ایک ایسی عملی تعلیم دیتا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی- امیر' فقیر' شاہ' گدا' عربی' عجمی' شرقی' غربی سبھی لوگوں کا ایک ہی لباس میں' ایک ہی زبان میں' ایک ہی رخ پر ایک جیسے الفاظ میں ترانہ توحید بلند کرنا اور پھر ایک ہی وقت میں ایک ہی رخ پر ایک ہی طریقہ پر اپنے مالک و آقا کے حضور سجدہ ریز ہونا' زبان' رنگ' نسل اور وطن وغیرہ کے نام پر بنائی ہوئی قوموں کے خود تراشیدہ بتوں کو توڑ پھوڑ کر بس ایک ہی قوم---قوم رسولؐ ہاشمی- بننے کا درس دیتا ہے ایک ہی رنگ' یعنی اللہ کا رنگ (صِبْغَةَ اللّٰهِ) اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے- حرم میں داخل ہونے کی پابندیاں، احرام کی پابندیاں' آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ امن وسلامتی اور عزت واحترام کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہیں-

غور کیجئے تو محسوس یہ ہوگا کہ اسلامی تعلیمات کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں بچتا جس کی تعلیم دوران حج بلا واسطہ یا بالواسطہ نہ دی گئی ہو اتفاق اور اتحاد کی تعلیم قربانی و ایثار کی تعلیم' نظم وضبط کی تعلیم' باہم دگر مربوط رہنے کی تعلیم' دعوت و جہاد کی تعلیم یکسوئی اور یکجہتی کی تعلیم مساوات اور مواخاۃ کی تعلیم امن وسلامتی کی

تعلیم وحدت ملت کی تعلیم رجوع الی اللہ کی تعلیم اتباع سنت کی تعلیم اور عقیدہ توحید کی تعلیم۔

عقیدہ توحید اور اتباع سنت اسلام کی دو بنیادی اور اہم ترین تعلیمات ہیں۔ ان کے بارے میں ہم تفصیل سے گفتگو کریں گے کہ کس طرح دوران حج ان دونوں باتوں کی تذکیر اور تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

عقیدہ توحید

دین اسلام میں عقیدہ توحید کی اہمیت محتاج وضاحت نہیں عقیدہ توحید اگر درست نہ ہو تو کوئی بڑے سے بڑا نیک عمل بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے یہ بات ارشاد فرمائی

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾(65:39)

''اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔'' (سورۃ الزمر، آیت نمبر 65)

سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مشرک کے لئے جنت حرام ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ۝ ﴾ (72:5)

''جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 72)

رسول اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی:

﴿ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ اِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ ﴾

''اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ قتل کر دئیے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔'' (مسند احمد)

قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ کے چچا ابو طالب' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد' حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی انبیاء کے ساتھ گہرے خونی رشتے کے باوجود جہنم میں چلے جائیں گے صرف اس لئے کہ وہ عقیدہ توحید سے محروم ہوں گے۔ اس سے عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آیئے ایک نظر دیکھیں کہ حج کس طرح حاجی کو عقیدہ توحید میں راسخ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

مقام حج یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے سے کئی میل پہلے ہی جب حاجی میقات پر پہنچ کر احرام باندھتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی توحید، تحمید، کبریائی اور عظمت پر مشتمل تلبیہ [1] پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے، مکہ پہنچ کر حاجی طواف کا آغاز کرتا ہے تو اسے اللہ کی کبریائی کے کلمات ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے حتی کہ طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کے پاس آ کر اسے یہی کلمات دہرانے ہوتے ہیں۔ دوران طواف حاجی کو کثرت سے اللہ کا ذکر تسبیح وتہلیل اور تحمید وتقدیس کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ طواف کے بعد سعی کے لئے صفا کی طرف جانے سے پہلے پھر ایک دفعہ حاجی کو حجر اسود کے سامنے آ کر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ سعی کے آغاز سے پہلے حاجی کو صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید وتکبیر اور حمد وثناء کے وہ بہترین کلمات ادا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے جو رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر ادا فرمائے [2] یہی توحید، تکبیر اور حمد وثناء کے کلمات مروہ پہاڑی پر دھرانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ میدان عرفات میں رسول اکرم ﷺ نے جس دعا کو بہترین دعا قرار دیا ہے وہ ساری کی ساری عقیدہ توحید کی تعلیم پر مشتمل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (ترمذی)

قیام مزدلفہ کے دوران اللہ تعالیٰ کو مسلسل یاد کرنے کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ﴾ (198:2)

''مشعر الحرام (مزدلفہ کی پہاڑی کا نام ہے) کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس طرح اللہ نے تمہیں ہدایت دی ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 198)

منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے مسلسل تلبیہ، تہلیل، تحمید اور

---

[1] تلبیہ کے مسائل مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[2] مذکورہ کلمات مسئلہ نمبر 208 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

تقدیس کے کلمات بلند آواز سے پکارنے کو ہی حج مبرور کہا گیا ہے- قربانی کرتے وقت اللہ کا نام اور اس کی کبریائی کے اظہار کا حکم دیا گیا ہے- رمی جمار کی ہر کنکری پھینکنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا نعرہ بلند کرنے کا حکم دیا گیا ہے-

ایام حج، خصوصاً ایام تشریق (11-12 اور 13 ذی الحجہ) کو سال بھر کے تمام دنوں کے مقابلے میں اس لئے افضل ترین دن قرار دیا گیا ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے اللہ کی توحید اور تکبیر بیان کی جاتی ہے- ان ایام میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنے کا حکم بھی قرآن مجید میں دیا گیا ہے-

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ ﴾(203:2)

''اور اللہ کو گنتی کے ان چند دنوں میں خوب یاد کرو-'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 203)

گویا ایام حج میں قدم قدم پر حاجی کی زبان سے بار بار اللہ کی توحید، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے کلمات نکلوا کر اس بات کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی حاجی پورے فہم اور شعور کے ساتھ یہ ایام مسنون طریقے سے گزارے تو عقیدہ توحید حاجی کے دل و دماغ میں پوری طرح راسخ ہو جاتا ہے-

اتباع سنت کی تعلیم

عقیدہ توحید کے بعد اتباع سنت دین اسلام کی دوسری اہم بنیاد ہے- رسول، چونکہ اللہ تعالیٰ کا پیغامبر اور نمائندہ ہوتا ہے- اس لئے رسول کی پیروی اور اتباع درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی پیروی اور اتباع ہے- قرآن مجید نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۝ ﴾(80:4)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی-'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 80)

خود رسول اکرم ﷺ نے بھی ایک حدیث میں یہی بات ارشاد فرمائی ہے:

((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ))

''جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی-'' (بخاری و مسلم)

زندگی کے ہر معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور پیروی ہی وہ راستہ ہے جس میں دنیا اور

آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○﴾(71:33)

''اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔'' (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 71)

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔'' (بخاری)

سنت رسول ﷺ کو نظر انداز کرنا یا ترک کرنا سراسر گمراہی اور موجب ہلاکت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○﴾(36:33)

''اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔'' (سورہ احزاب، آیت نمبر 36)

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ))

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔'' (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''جس نے ثواب کی خاطر ایسا عمل کیا جو میری شریعت میں موجود نہیں، وہ عمل اللہ کے ہاں مردود اور غیر مقبول ہوگا۔'' (بحوالہ بخاری و مسلم)

اور یہ الفاظ تو آپ ﷺ اپنے ہر خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

((وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٍ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ

''دین میں نئی بات ایجاد کرنا بدترین کام ہے اور دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی

ہے۔'' (بحوالہ بخاری و مسلم) اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔'' (نسائی)

مذکورہ آیات اور احادیث سے باسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسان کے نیک اعمال اللہ کے ہاں اسی صورت میں باعث اجر و ثواب ہوں گے جب وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوں گے جو اعمال سنت رسول سے ہٹ کر ہوں گے وہ اللہ کے ہاں غیر مقبول اور مردود ٹھہریں گے۔ مناسک حج پر ایک نظر ڈالئے اور غور فرمایئے کہ یہ مناسک شروع سے لے کر آخر تک کس طرح حاجی کو اتباع سنت کی تعلیم دیتے ہیں۔

8 ذی الحجہ کو حاجی مسجد الحرام چھوڑ کر ایک بے آباد سنگریزوں بھرے میدان میں خیمہ زن ہو جاتا ہے اگر محض اجر و ثواب ہی مطلوب ہو تو مسجد الحرام میں ادا کی گئی نمازوں کا ثواب منیٰ کے مقابلے میں لاکھوں درجہ زیادہ ہے تو پھر حاجی مسجد الحرام کیوں چھوڑتا ہے؟ اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ یہی ہے۔ مختصر سے قیام کے بعد دوسرے روز یعنی 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد حاجی پھر رخت سفر باندھتا ہے اور صرف چند کلو میٹر کے فاصلہ پر میدان عرفات میں جا ٹھہرتا ہے وہ مٹی وہی سنگریزے وہی آب و ہوا، عرفات میں آخر کون سی ایسی خوبی ہے جو منیٰ میں نہیں؟ پھر لاکھوں انسانوں کا منیٰ کی حدود سے نکل کر عرفات میں جا کر ٹھہرنا اپنے اندر کیا حکمت رکھتا ہے؟ یہی کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

میدان عرفات میں حاجی ظہر کے وقت امام حج کا خطبہ سننے کے بعد نمازیں (ظہر اور عصر) اکٹھی اور قصر کر کے پڑھتا ہے۔ غور فرمایئے وہ حاجی جو دنیا بھر کے سارے کام کاج چھوڑ کر اپنے آپ کو اس لئے فارغ کر کے آیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرے وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ہی وقت میں اکٹھی اور قصر کر کے کیوں ادا کرتا ہے؟ اس لئے کہ اسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

عرفات میں چند گھنٹے قیام کے بعد حاجی پھر اپنا سامان سفر باندھتا ہے اور قریب ہی ایک دوسرے میدان' مزدلفہ میں جا کر قیام کرتا ہے عرفات میں حاجی رات کیوں نہیں گزارتا اور مزدلفہ میں کیوں گزارتا ہے؟ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سنت رسول ﷺ یہی ہے کہ عرفات کے سنگریزوں کو غروب آفتاب کے بعد الوداع کہا جائے اور مزدلفہ کے سنگریزوں پر آ کر رات بسر کی جائے۔

عرفات سے حاجی غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوتا ہے لیکن مغرب کی نماز وقت پر ادا نہیں کرتا بلکہ مزدلفہ آ کر عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہے حالانکہ اول وقت میں نماز ادا کرنا افضل ترین عمل ہے (ترمذی) اور نماز تاخیر سے ادا کرنا نفاق کی علامت ہے پھر اس موقع پر حاجی عمداً مغرب کی نماز موخر کیوں کرتا ہے؟ اس لئے کہ اس موقع پر نماز مغرب وقت پر ادا کرنے میں سنت رسول ﷺ کی خلاف ورزی ہے اور موخر کرنے میں اطاعت رسول ﷺ ہے۔

مزدلفہ میں حاجی ساری رات سو کر گزارتا ہے اور عمداً نماز تہجد ترک کرتا ہے حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے تمام نفل نمازوں میں سے تہجد کو افضل ترین نماز قرار دیا ہے۔ (مسند احمد) حاجی اس رات نماز تہجد کیوں ترک کرتا ہے؟ صرف اس لیے کہ خود رسول اکرم ﷺ نے اس رات نماز تہجد ادا نہیں فرمائی۔

مزدلفہ سے حاجی پھر پلٹ کر اسی جگہ ----منیٰ---- میں آ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

10 ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر حاجی صرف جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتا ہے حالانکہ باقی دو یا تین دنوں میں جمرہ عقبہ کے ساتھ جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کو بھی کنکریاں مارتا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ 10 ذی الحجہ کو چونکہ رسول ﷺ نے صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماریں جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کو نہیں ماریں لہٰذا اطاعت رسول ﷺ اور اتباع سنت یہی ہے کہ اس روز صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماری جائیں۔

اسی روز حاجی قربانی کر کے بال کٹواتا ہے اور نہا دھو کر مکہ مکرمہ طواف زیارت کے لئے جاتا ہے تھکا ماندہ ستانے کا خواہشمند حاجی طواف زیارت کے بعد پھر انہی قدموں پر واپس منیٰ پلٹ جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ ایام تشریق میں حاجی زوال کے بعد جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کو بالترتیب کنکریاں مارتا ہے لیکن اگر وہ پہلے جمرہ عقبہ پھر جمرہ وسطیٰ اور پھر جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اس سے پیغمبر خدا ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس کی رمی صرف اس وقت ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول اور باعث اجر و ثواب ہو گی جب وہ رسول اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق ہو گی۔

ایام تشریق منیٰ میں گزارنے کے بعد حاجی پھر مکہ مکرمہ آتا ہے اور اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے

ایک مرتبہ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے حالانکہ اس گھر کے کتنے ہی طواف وہ پہلے کر چکا ہے لیکن جب تک حاجی یہ آخری طواف -طواف وداع- نہیں کرتا وہ مکہ مکرمہ سے رخصت نہیں ہو سکتا کیونکہ سنت رسول ﷺ یہی ہے۔

مناسک حج شروع سے لے کر آخر تک دیکھئے اور غور کیجئے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حاجی نہ تو زمان و مکان کا بندہ ہے نہ عقل و خرد کا غلام' بلکہ وہ بندہ اور غلام ہے صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا جس سے مطلوب ہے غیر مشروط اطاعت رسول ﷺ ۔ بلا چون و چرا پیروی رسول ﷺ اور بلا حیل و حجت اتباع رسول ﷺ ہے!

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران طواف حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا ''اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا'' یہ کہہ کہ حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر فرمانے لگے ''اب ہمیں طواف (عمرہ) کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو مشرکوں کو دکھانے کے لئے تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا ہے۔''[1] پھر خود ہی فرمایا ''رمل وہ چیز ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے کیا اور نبی اکرم ﷺ کی سنت چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔'' (صحیح بخاری)

یہ ہے اتباع سنت کی وہ انقلابی فکر جو مناسک حج ایک باشعور حاجی کے اندر پیدا کر دیتے ہیں جس کا اظہار سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران طواف کیا پس عبادت حج کا اصل مقصد یہ ٹھہرا کہ مسلمان اپنی ساری زندگی اتباع سنت پر استوار کرے اطاعت رسول اللہ ﷺ کو حرز جان بنا کے رکھے۔ اس کے فکر و عمل کا تمام تر دار و مدار پیروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

به مصطفیٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی اوست

[1] یاد رہے ذوالقعدہ 7 ہجری میں رسول اکرم ﷺ عمرہ قضا کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ مسلمانوں کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ ان کا گمان یہ تھا کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا نے مسلمانوں کو کمزور کر دیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوران طواف پہلے تین چکروں میں تیز تیز چلنے کا حکم دیا۔ اسے رمل کہتے ہیں مشرکین نے مسلمانوں کو یوں چاق و چوبند دیکھا تو کہنے لگے ''یہ لوگ جن کے بارے میں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بخار نے انہیں توڑ دیا ہے یہ تو ایسے اور ایسے طاقتور لوگوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔'' اور یوں رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی سے مشرکین مکہ کی ساری غلط فہمی دور ہو گئی۔

قربانی کی شرعی حیثیت:

علم دین سے ناواقفیت، مادہ پرستانہ ماحول اور ترقی پسندانہ افکار کی یلغار نے مل جل کر مسلمانوں کا ایمان اس قدر کمزور بنا دیا ہے کہ اسلام کی خاطر جذبہ ایثار آہستہ آہستہ مفقود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ انہی عوامل کے باعث آج ہمارے معاشرہ میں قربانی کی اہمیت کو ختم کرنے یا کم کرنے کی سوچ بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کروڑوں روپے کا سرمایہ محض قربانی پر ضائع کرنے کی بجائے اگر یہی سرمایہ قومی ترقی اور رفاہ عامہ کے کاموں پر صرف کیا جائے تو نہ صرف ملکی ترقی کے لئے سودمند ہوگا بلکہ اجر وثواب کا باعث بھی ہوگا۔

اولاً جیسا کہ انہی صفحات میں بتایا گیا ہے کہ قربانی دراصل یادگار ہے اس عظیم الشان تاریخی واقعہ کی جس میں ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے نوجوان بیٹے کے گلے پر چھری چلادی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ فداکاری کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ بیٹے کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھجوا کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچالی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کی قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

غور فرمائیے! اگر اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی قبول فرمالیتا اور اس کے بعد امت کو یہ حکم دیا جاتا کہ ہر مسلمان سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنے پہلے بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرے، تو کتنا بڑا امتحان ہوتا اور ہم میں سے کتنے مسلمان ایسے ہوتے جو اس امتحان میں پورے اترتے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور اور عاجز بندوں پر فضل وکرم فرمایا اور اولاد کی جگہ جانوروں کی قربانی قبول فرمالی۔ اس کے باوجود جو لوگ اس قربانی سے بھی راہ فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے دین اور ایمان کا خود جائزہ لینا چاہئے کہ وہ ایمان کے کس درجے پر فائز ہیں؟

ثانیاً یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ قربانی ایک عبادت ہے جس کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کی جانے والی رقم کو نہ تو ضیاع قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی عبادت کی اس

معینہ شکل کو از خود کسی دوسری من پسند شکل میں بدلا جا سکتا ہے۔غور فرمائیے! کیا ہزاروں یتیم بچوں کی کفالت پر خرچ کی گئی رقم ایک فرض نماز ترک کرنے کا کفارہ بن سکتی ہے؟ کیا ہزاروں بیواؤں کی کفالت پر خرچ کی گئی رقم ایک فرض روزہ ترک کرنے کا کفارہ بن سکتی ہے؟ کیا ہزاروں مریضوں کی صحت کے لئے خرچ کی گئی رقم ترک حج کا کفارہ بن سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح قومی ترقی اور رفاہ عامہ پر خرچ کی گئی لاکھوں روپے کی رقم اللہ کی راہ میں جانوروں کا خون بہانے کا کفارہ کبھی نہیں بن سکتی۔

ثالثاً قربانی کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔اس سارے عرصہ میں آپ ﷺ نے ایک مرتبہ بھی قربانی ترک نہیں فرمائی۔حتی کہ دوران سفر بھی آپ ﷺ نے قربانی کا اہتمام فرمایا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' عیدالاضحیٰ آ گئی اور ہم لوگ ایک گائے میں سات اور ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔'' (ترمذی) حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹ قربان فرمائے۔ اونٹ خریدنے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خصوصاً یمن بھیجا۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کی اتنی بڑی تعداد نہ مکہ میں دستیاب تھی نہ مدینہ میں اور پھر یوم النحر جیسے مصروف ترین دن میں تریسٹھ اونٹ رسول اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے۔ اونٹ ذبح کرنے میں یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی معاونت فرمائی ہوگی۔ اس کے باوجود اونٹ کو قربانی کی جگہ لانا، اسے باندھنا، اسے ذبح کرنا اور پھر اسے گرانا اس سارے عمل پر استعمال کیا گیا وقت اگر کم سے کم پانچ منٹ فی اونٹ شمار کیا جائے تب بھی آپ ﷺ نے اس کام پر پانچ گھنٹے پندرہ منٹ صرف فرمائے۔

غور فرمائیے! وہ ذات جو زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ہر وقت امت کو دینی مسائل اور احکام سکھانے میں مصروف رہتی ہو، اس کا ایسے موقع پر جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا چالیس ہزار) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مجمع ارد گرد موجود تھا۔ جسے آپ ﷺ خود فرما رہے تھے خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ یعنی ''مجھ سے حج کے طریقے سیکھو۔'' آپ ﷺ کا قربانی کے لیے اتنا طویل وقت نکالنا اور اتنی مشقت اٹھانا یقیناً ایک غیر معمولی فعل تھا۔ اس واقعہ کا اگر حیات طیبہ کے معاشی پہلو سے جائزہ لیا جائے تو قربانی کی اہمیت کہیں زیادہ

کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مدنی زندگی میں ایک طرف تو بیک وقت 9 گھروں کے اخراجات کا بار گراں آپ ﷺ کے کندھوں پر تھا۔ دوسری طرف کوئی مستقل ذریعہ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کی معاشی حالت ایسی تھی کہ بسا اوقات فاقہ کشی تک نوبت پہنچ جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''رسول اکرم ﷺ جب سے مدینہ تشریف لائے، آل محمد ﷺ نے متواتر تین دن رات کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، حتی کہ آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔'' (بخاری) نیز فرماتی ہیں ''ہم پر ایسے مہینے بھی گزرے ہیں جن میں ہم نے گھر میں آگ تک نہیں جلائی ہمارا گزارا صرف پانی اور کھجوروں پر ہوتا سوائے اس کے کہ کہیں سے گوشت (کا ہدیہ) آ جاتا۔'' (بخاری) ایسے معاشی حالات میں رسول اکرم ﷺ کا سو اونٹ ذبح کرنے کے لئے وسائل مہیا کرنا، قربانی کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹ ذبح فرمائے تو سارے گوشت کو تقسیم کرنے کا اہتمام نہیں فرمایا، بلکہ ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا حاصل کر کے اسے پکوایا اور کھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کا تقسیم نہ ہوسکنا قربانی نہ کرنے کا جواز نہیں بن سکتا۔ قربانی کا گوشت تقسیم ہو یا نہ ہو استعمال میں آئے یا نہ آئے اس سے قربانی کی اہمیت کسی صورت بھی کم نہیں ہوتی [1] اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا۔

﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لاَ دِمَاؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾ (37:22)

''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے، بلکہ تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔'' (سورۃ الحج، آیت نمبر 37)

یعنی اللہ تعالیٰ کو گوشت تقسیم ہونے یا نہ ہونے سے غرض نہیں بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ کس نے کس نیت اور ارادے سے قربانی کی ہے۔

---

[1] یاد رہے کہ قربانی کا گوشت تقسیم کرنا فرض یا واجب نہیں اگر کہیں قربانی کا گوشت تقسیم کرنا ممکن نہ ہو یا کسی خاندان کے افراد اتنے زیادہ ہوں کہ وہ سارا گوشت خود استعمال کرنا چاہیں تو ایسا بخوشی کر سکتے ہیں۔ قربانی کا گوشت عزیز و اقارب اور مساکین و فقراء میں تقسیم کرنا باعث اجر و ثواب ہے لیکن گوشت تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک اپنے لئے، ایک عزیز و اقارب کے لئے اور ایک فقراء کے لئے مختص کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

آخر میں قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ایک ارشاد مبارک بھی پڑھ لیجئے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ (نماز عید کے لئے) ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔'' (مسند احمد)

پس اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارک میں بہترین نمونہ ہے کہ وہ دل و جان سے ان کی پیروی اور اتباع کریں۔

بعض غلط العام اصطلاحات

(الف) حج اکبر

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے روز آئے وہ حج ''حج اکبر'' کہلاتا ہے اور اس کا ثواب عام حج کی نسبت ستر گناہ زیادہ ہوتا ہے۔یہ تصور بالکل غلط ہے۔ 9 ہجری میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا۔بعد میں سورہ توبہ کی شروع کی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی گئی:

﴿ وَ اٰذَانٌ مِّنَ اللّٰـهِ وَ رَسُوْلِـهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُوْلُهٗ ﴾(3:9)

''اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لئے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 3)

نزول آیات کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ آپ جا کر حج کے موقع پر لوگوں کو یہ اعلان سنا دیں۔یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ 9 ہجری میں یوم عرفہ، جمعہ کے روز نہیں تھا،لیکن قرآن مجید نے اس کے لئے ''حج اکبر'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔10 ہجری میں جب رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔اس سال یوم عرفہ جمعہ کے روز تھا۔10 ذی الحجہ کو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے لوگوں سے پوچھا ''یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا ''یہ یوم النحر ہے'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ)) یعنی ''یہ حج اکبر کا دن ہے۔'' (ابوداؤد)

اس کا مطلب یہ ہے کہ یوم عرفہ، جمعہ کے روز آئے یا کسی دوسرے دن۔ ذی الحجہ میں ادا کیا گیا ہر حج حج اکبر ہی کہلائے گا- یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی کہ آج یوم نحر ہے اور یہ یوم ''حج اکبر'' ہے- گویا ہر حج میں قربانی کا دن حج اکبر کا دن ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسند میں ایک باب کا نام ہی یہ رکھا گیا ہے ''یوم حج اکبر سے مراد یوم نحر ہے'' [1] اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر سال یوم نحر یوم حج اکبر ہے اور ہر سال کا حج 'حج اکبر' کہلاتا ہے-

حج کو ''حج اکبر'' کہنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرہ میں چونکہ حج کے کچھ ارکان شامل ہیں اس لئے اہل عرب عمرہ کو ''حج اصغر'' کہتے تھے، لہٰذا ذوالحجہ میں ادا کئے گئے حج کو ''حج اصغر'' سے ممیز کرنے کے لئے ''حج اکبر'' کی اصطلاح استعمال کرتے تھے اور اب بھی اہل علم اسی مفہوم کے ساتھ یہ دونوں اصطلاحات استعمال کرتے ہیں-

(ب) بڑا عمرہ اور چھوٹا عمرہ:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو عمرہ میقات سے احرام باندھ کر کیا جاتا ہے وہ بڑا عمرہ ہوتا ہے اور جو عمرہ تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر کیا جائے وہ چھوٹا عمرہ ہوتا ہے- احادیث سے نہ تو چھوٹے بڑے عمرہ کے الفاظ ثابت ہیں نہ ہی مذکورہ فرق احادیث سے ثابت ہے- رسول اکرم ﷺ نے عمر بھر میں چار عمرے ادا فرمائے تین مدینہ منورہ سے آ کر یعنی ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر اور ایک غزوہ حنین سے واپسی پر جعرانہ سے احرام باندھ کر، لیکن قیام مکہ کے دوران تنعیم یا جعرانہ جا کر احرام باندھنا نہ تو رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ عظام رحمہ اللہ سے، بلکہ اہل علم نے ہمیشہ ہی اس کے ناپسندیدہ ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لائیں تو راستے میں انہیں حیض کی شکایت ہوگئی جس وجہ سے وہ حج سے قبل عمرہ ادا نہ کر سکیں۔ حج کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) تنعیم لے جاؤ تاکہ وہاں سے احرام باندھ کر یہ عمرہ کر سکیں- اگر ایسی ہی کوئی مجبوری یا عذر کسی کو درپیش ہو تو پھر تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا درست ہے اور وہ عمرہ ویسا ہی ہوگا جیسا میقات سے احرام باندھ کر کیا گیا عمرہ- اسے چھوٹا عمرہ کہنا درست نہیں ہوگا-

[1] الدليل علي ان المراد يوم الحج الاكبر يوم النحر (فتح الباری، جزء 12، ص214)

(ج) روضہ شریفہ:

بیشتر لوگ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو روضہ شریفہ کہہ کر پکارتے ہیں حالانکہ وہ دراصل حجرہ شریفہ ہے جو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہوا کرتا تھا اور اب اسی جگہ پر آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جس مقام کو ''روضہ'' کا نام دیا ہے وہ آپ ﷺ کے گھر اور آپ ﷺ کے منبر کے درمیان والی جگہ ہے جسے اب سفید سنگ مرمر کے ستونوں سے ممیز کیا گیا ہے اور جہاں ہمیشہ سفید رنگ کے قالین بچھے رہتے ہیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))

''یعنی میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔''

(بخاری ومسلم)

یہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا، تلاوت کرنا اور ادعیہ اذکار اور توبہ استغفار کرنا بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

(د) جمرات اور شیطان :

جمرات یا جمار جمرہ کی جمع ہے۔ جمرہ کا مطلب ہے کنکری۔ منیٰ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر تین ستون تعمیر کئے گئے ہیں جنہیں حاجی دوران حج باری باری سات سات کنکریاں مارتے ہیں اسی نسبت سے ان ستونوں کو جمرات کہا گیا ہے۔ رمی جمار کے بارے میں سب سے زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جا رہے تھے تو راستے میں ان تین مقامات پر شیطان نمودار ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی دینے سے روکنے اور بہکانے کی کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے ہر مقام پر سات سات کنکریاں ماریں اور شیطان ملعون دفعہ ہو گیا لہٰذا اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ان مقامات پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں [1] اس واقعہ کے حوالہ سے بیشتر لوگ

[1] رمی جمار کے بارے میں دو موقف اور بھی ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند یوم قبل واقعہ فیل پیش آیا جس میں وادی منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعے چھوٹے چھوٹے کنکر ابرہہ کے لشکر پر پھینکے اور اسے تباہ کر دیا۔ یہ رمی جمرات اسی واقعہ کی یادگار ہے۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ رمی کا معنی تیر پھینکنا بھی ہے اور جمار کا مطلب متحد اور متفق لوگ بھی ہے لہٰذا حج کے دوران پوری امت مسلمہ کا متحد ہو کر ایک جگہ رمی کرنا اس بات کا اعلان ہے کہ وہ کفر وشرک کے...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جمرات کو شیطان کہتے ہیں جمرہ عقبہ کو بڑا شیطان جمرہ وسطیٰ کو درمیانہ شیطان اور جمرہ اولیٰ کو چھوٹا شیطان کہا جاتا ہے اور ان جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کنکریاں شیطان کو ماری جارہی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس مقام پر لوگوں میں ایک ناقابل بیان جنونی کیفیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ ہلڑ بازی' شوروغل اور ہنگامہ کرتے ہوئے اور شیطان کو لعن طعن اور گالی گلوچ کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں اور جمرات پر چھوٹے بڑے پتھروں کے علاوہ جوتے تک پھینکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سامنے ستون کی شکل میں شیطان کھڑا ہے جس کی تذلیل اور رسوائی ہو رہی ہے۔

اولاً : حضرت ابراہیم ﷺ سے منسوب مذکورہ واقعہ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔کوشش کے باوجود ہمیں اس موقف کے حق میں کوئی مرفوع حدیث نہیں مل سکی، لہٰذا محض حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کی بنیاد پر رمی جمار کو مذکورہ واقعہ سے منسوب کرنا مشکل ہے۔ممکن ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات حضرت کعب بن احبار سے سنی ہو جو کہ ایک یہودی عالم تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب !

ثانیاً : اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی زیادہ سے زیادہ اس سے جو بات اخذ کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ رمی جمار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ واقعہ کی یادگار ہے لیکن اس سے جمرات کو شیطان قرار دینے اور جمرات پر رمی کو شیطان پر رمی قرار دینے کا جواز تو پھر بھی ثابت نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جمرات کو شیطان کہنا اور جمرات پر رمی کو شیطان پر رمی تصور کرنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین عظام رحمہ اللہ میں سے کسی سے بھی جمرات کے بارے میں ایسا سمجھنا ثابت نہیں۔

رمی جمار کے بارے جو بات صحیح حدیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح طواف' سعی' قربانی' وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ عبادات ہیں، اسی طرح رمی جمار بھی ایک عبادت ہے [1] جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر' عظمت اور کبریائی بیان کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر کنکری پھینکتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنے کا حکم دیا گیا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)......خلاف عملی جہاد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ دونوں باتوں کے حق میں نہ تو کوئی قرآن مجید کی آیت ہے نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا قول بلکہ خالص ذہنی اختراع ہے' لہٰذا دونوں باتوں کو قبول عام حاصل نہیں ہو سکا۔

[1] ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 180/179

ہے۔

جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کا حکم بھی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کو منیٰ کا تحیہ قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک دوران حج ''یوم نحر'' کو نماز عید نہ پڑھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ جس طرح مسجد الحرام میں طواف تحیہ ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح رمی جمرہ عقبہ کے بعد نماز عید کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ) لہٰذا ہر حاجی پر لازم ہے کہ وہ رمی جمار کے وقت اسی متانت' وقار اور نظم و ضبط کو برقرار رکھے' جو متانت وقار اور نظم وضبط' طواف' سعی' وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کو عبادت سمجھتے ہوئے ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر

مدینہ منورہ کا سفر کرتے ہوئے حاجی کو درج ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

① مدینہ منورہ کا سفر صرف مسجد نبوی صلی ﷺ کی زیارت کی نیت سے کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''میری اس مسجد میں ادا کی گئی نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے ،سوائے مسجد حرام کے۔'' (صحیح مسلم) لہٰذا مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر وثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔

② مسجد نبوی کی زیارت مناسک حج کا حصہ نہیں اگر کوئی شخص حج ادا کرنے سے پہلے یا بعد مسجد نبوی کی زیارت نہیں کرتا تو محض اس وجہ سے اس کے حج میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

③ قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''تین مساجد کے علاوہ (حصول ثواب کی خاطر) کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں مسجد نبوی' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔'' (صحیح مسلم) لہٰذا جائز امر یہ ہے کہ آدمی مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرے اور مسجد نبوی کی زیارت کے بعد قبر مبارک پر درود وسلام عرض کرے جو کہ مستحب ہے۔

④ مسجد نبویؐ میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کر کے نفاق اور آگ سے برأت حاصل کرنے والی تمام

احادیث ضعیف یا موضوع (من گھڑت) ہیں لہٰذا ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔

⑤ مسجد نبوی کی زیارت کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کئے جائیں اور اس کے بعد قبر مبارک پر درود و سلام عرض کیا جائے۔

قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

- آپ ﷺ کی قبر مبارک پر انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آہستہ آواز سے مسنون درود و سلام عرض کیا جائے۔
- درود و سلام عرض کرنے کے لئے قبر مبارک پر بار بار حاضر ہو کر ہجوم نہ کیا جائے۔
- کتاب و سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ پر موت اسی طرح واقع ہو چکی جس طرح دوسرے انسانوں پر واقع ہوتی ہے لہٰذا اب آپ ﷺ دنیاوی زندگی کے اعتبار سے حالت موت میں ہیں [1] اس لئے درود و سلام پیش کرنے کے بعد قبر مبارک پر کوئی ایسی بات یا ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی اور شرک کا باعث [2] بنے۔ قبر مبارک پر حاضری کے وقت قبر شریف پر لکھی ہوئی یہ آیت اور اس کا مفہوم ہر لحظہ پیش نظر رہنا چاہئے۔

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ (19:47)

''پس اے نبی! خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سے معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔ (سورۃ محمد، آیت نمبر 19)

⁂

کتاب الحج والعمرہ کی نظر ثانی کرنے والے واجب الاحترام علماء کے لئے تہہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس علمی تعاون کو عامۃ الناس کے لئے باعث خیر و برکت بنائے اور انہیں دنیا و آخرت

---

[1] رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں برزخی زندگی کے اعتبار سے زندہ ہیں جو کہ شہداء کی نسبت زیادہ کامل زندگی ہے لیکن یہ بات یاد رہے کہ برزخی زندگی نہ تو موت سے قبل والی زندگی جیسی ہے نہ ہی قیامت قائم ہونے کے بعد والی زندگی جیسی ہے بلکہ اس کی اصل کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں رسول اللہ ﷺ کی برزخی زندگی کے بارے میں اپنی عقل اور قیاس سے کوئی بات نہیں کہنی چاہئے البتہ ان ساری باتوں پر من وعن ایمان لانا چاہئے جن کی خبر ہمیں صادق المصدوق ﷺ نے دی ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ آپ تک پہنچایا جاتا ہے لیکن اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

[2] قبر شریف کی زیارت کے مفصل مسائل کتاب ہذا کے باب ''قبر مبارک کی زیارت کے مسائل'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

میں عزت وسرخروئی عطا فرمائے- آمین!

صحتِ احادیث کے معاملے میں فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے-

آخر میں حدیث پبلی کیشنز کے ان تمام معاونین کے حق میں بھی دعا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو کسی نہ کسی طرح کتب حدیث کی تیاری اور اشاعت میں مددگار ثابت ہوتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی محنت قبول فرمائے انہیں اپنے فضل وکرم سے نوازے اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے نوازے- آمین-

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہماری اس محنت کو قبول فرما- بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے اور ہم پر نظر کرم فرما' بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے-''

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعۃ ملک سعود' الریاض
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
22 ذی الحجۃ 1313ھ

❀ ❀ ❀

اَحْكَامُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرًا

حج اور عمرہ کے مسائل ایک نظر میں

حج (رکن اسلام)

ارکان حج

① احرام ② وقوف عرفہ ③ طواف زیارت ④ سعی

واجبات حج

① میقات سے احرام باندھنا ② مغرب تک عرفات میں وقوف کرنا
③ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رات مزدلفہ میں گزارنا
④ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا ⑤ جمرات کو کنکریاں مارنا
⑥ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد حجامت بنوانا ⑦ طواف وداع کرنا۔

وضاحت : ○ حج کا کوئی رکن ادا نہ کرنے سے حج نہیں ہوتا۔
○ حج کے واجبات میں سے کوئی واجب ادا نہ کرنے پر ایک قربانی لازم آتی ہے۔
○ حج کی سنتوں میں سے کوئی سنت ادا نہ کرنے پر کوئی فدیہ یا گناہ نہیں۔

حج کی شرائط

مردوں کے لئے

① مالدار ہونا ② آزاد ہونا ③ عاقل ہونا ④ بالغ ہونا ⑤ مسلمان ہونا

⑥ صحتمند ہونا ⑦ راستہ کا پرامن ہونا ⑧ حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا۔

عورتوں کے لئے

مذکورہ بالا آٹھ (8) شرائط کے علاوہ مزید دو شرطیں یہ ہیں۔

① محرم کا ساتھ ہونا ② حالت عدت میں نہ ہونا۔

میقات

میقات مکانی

(ا) آفاقی : یعنی میقات سے باہر مقیم لوگوں کے لئے، حج اور عمرہ دونوں کے لئے میقات درج ذیل ہیں۔

- ذی الحلیفه: برائے اہل مدینہ
- یلملم: برائے اہل یمن، ہندوستان و پاکستان وغیرہ
- حجفه: برائے اہل مصر و شام
- قرن المنازل یا سیل کبیر: برائے نجد و طائف
- ذات عرق : برائے اہل عراق۔

(ب) اہل حل، یعنی حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے لوگوں کے لئے، عمرہ اور حج دونوں کے لئے اپنی رہائش گاہ میقات ہے۔

(ج) اہل حرم، یعنی حدود حرم کے اندر مقیم لوگوں کے لئے عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر کوئی جگہ تنعیم یا جعرانہ اور حج کے لئے اپنی رہائش گاہ میقات ہے۔

میقات زمانی

(ا) عمرہ کے لئے سارا سال۔ (ب) حج کے لئے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔ تین ماہ۔

احرام

(عمرہ یا حج ادا کرنے کا لباس)

اقسام احرام

① احرام عمرہ (صرف عمرہ کا احرام باندھنا)
② احرام حج افراد (صرف حج کا احرام باندھنا)
③ احرام حج قران (عمرہ اور حج دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا)
④ احرام حج تمتع (پہلے عمرہ کا احرام باندھنا' پھر ایام حج میں مکہ سے ہی حج کا احرام باندھنا)۔

مسنون امور

① غسل کرنا ② مردوں کا احرام پہننے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا
③ دو ان سلی چادریں پہننا اور ٹخنوں سے نیچے تک جوتے پہننا ④ عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کے الفاظ ادا کرنا
⑤ تلبیہ پکارنا ⑥ ممکن ہو تو نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا۔

مباحات احرام

① غسل کرنا ② سر اور بدن کھجلانا ③ مرہم پٹی کروانا' ادویات کھانا پینا
④ آنکھوں میں سرمہ یا دوا ڈالنا ⑤ موذی جانور کو مارنا ⑥ احرام کی چادریں بدلنا
⑦ انگوٹھی' گھڑی' عینک' پٹی یا چھتری وغیرہ استعمال کرنا ⑧ بغیر خوشبو والا تیل یا صابن استعمال کرنا
⑨ سمندری شکار کرنا ⑩ بچوں یا ملازموں کو تعلیم و تربیت کے لئے مارنا۔

ممنوعات احرام مردوں اور عورتوں' دونوں کے لئے

① جماع و متعلقات جماع ② لڑائی جھگڑا ③ تمام گناہ اور نافرمانی کے کام

④ خوشبو لگانا ⑤ نکاح کرنا، کرانا یا پیغام بھجوانا ⑥ بال یا ناخن کاٹنا۔
⑦ خشکی کا شکار کرنا، شکاری کی مدد کرنا، شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا۔

ممنوعات احرام، صرف مردوں کے لئے

مذکورہ بالا سات ممنوعات کے علاوہ درج ذیل تین امور صرف مردوں کے لئے ہیں۔

① سلا ہوا کپڑا پہننا ② سر پر ٹوپی یا پگڑی پہننا ③ موزے یا جرابیں پہننا۔

ممنوعات احرام، صرف عورتوں کے لئے

مذکورہ بالا سات ممنوعات کے علاوہ درج ذیل دو امور صرف خواتین کے لئے منع ہیں ہیں۔

① نقاب استعمال کرنا ② دستانے پہننا۔

طــواف

(بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانا)

اقسام طواف

① طواف قدوم ② طواف عمرہ ③ طواف زیارت
④ طواف وداع ⑤ طواف نفلی۔

حج میں واجب طواف کی تعداد

① حج افراد میں دو عدد (طواف زیارت+طواف وداع)

② حج قران میں تین عدد (طواف عمرہ+طواف زیارت+طواف وداع)

③ حج تمتع میں تین عدد (طواف عمرہ+طواف زیارت+طواف وداع)۔

احکام طواف

① حالت احرام میں ہونا۔

② باوضو ہونا۔

③ حالت اضطباع میں ہونا۔ (صرف طواف عمرہ کے لئے)

④ مردوں کا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا۔ (صرف طواف عمرہ کے لئے)

⑤ حجر اسود سے حجر اسود تک سات چکر لگانا۔

⑥ حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا اور ہاتھ کو بوسہ نہ دینا۔

⑦ حجر اسود کے استلام کے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا۔

⑧ رکن یمانی کو چھونا اور ہاتھ کو بوسہ نہ دینا اگر چھونا ممکن نہ ہو تو اشارہ کیے بغیر گزر جانا۔

⑨ سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑩ دو رکعت ادا کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور کچھ سر پر ڈالنا۔

⑪ صفا اور مروہ پر سعی کے لئے جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا۔

مباحات طواف

① بوقت ضرورت بات کرنا ② بوقت ضرورت سلسلہ طواف منقطع کرنا ③ سواری پر طواف کرنا۔

❀ ❀ ❀

سعی

(صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا)

حج میں سعی کی تعداد

① حج افراد میں ایک عدد ② حج قران میں دو عدد ③ حج تمتع میں دو عدد۔

احکام سعی

① صفا سے سعی کی ابتداء کرنا

② صفا پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا

③ مردوں کا سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا (بیماروں اور بوڑھوں کے علاوہ)

④ مروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا

⑤ صفا سے شروع کر کے مروہ پر سات چکر مکمل کرنا۔

مباحات سعی

① بلا وضو سعی کرنا۔

② دوران سعی گفتگو کرنا۔

③ بوقت ضرورت سعی کا سلسلہ منقطع کرنا۔

④ سواری پر سعی کرنا۔

ایام الحج

(13,12,11,10,9,8 ذی الحجہ)

8 ذی الحجہ............یوم الترویہ

① سورج طلوع ہونے کے بعد اور نماز ظہر سے پہلے منیٰ پہنچنا۔

② منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر) ادا کرنا۔

③ منیٰ میں تمام نمازیں قصر کے ساتھ ادا کرنا۔

④ بکثرت بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔

9 ذی الحجہ .... یوم عرفہ

① طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا۔

② زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں خطبہ سننا' ظہر اور عصر کی نماز باجماعت جمع اور قصر کر کے ادا کرنا۔

③ نمازوں کے بعد جبل رحمت کے قریب یا جہاں جگہ ملے' قبلہ رخ وقوف کرنا۔

④ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانہ ہونا اور جاتے ہوئے وادی محسر سے تیزی سے گزرنا۔

⑤ دوران سفر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا۔

9 ذی الحجہ .... مزدلفہ کی رات

① نماز مغرب اور عشاء مزدلفہ میں باجماعت جمع اور قصر کر کے ادا کرنا۔

② رات سو کر گزارنا۔

③ نماز فجر وقت سے پہلے ادا کرنا۔

④ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے تک مشعر الحرام کے قریب یا جہاں جگہ ملے' قبلہ رخ وقوف کرنا۔

⑤ طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے منیٰ روانہ ہونا۔

⑥ دوران سفر تلبیہ کہنا۔

10 ذی الحجہ .... یوم نحر

① طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔

② رمی سے قبل تلبیہ کہنا بند کر دینا۔

③ قربانی کرنا۔

④ حلق یا تقصیر کرنا۔

⑤ مکہ جا کر طواف زیارت ادا کرنا۔

⑥ سعی ادا کرنا

⑦ مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آنا۔

13,12,11 ذی الحجہ............ایام تشریق

① تمام راتیں منیٰ میں گزارنا۔

② جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی زوال آفتاب کے بعد رمی کرنا۔

③ بکثرت تکبیر و تہلیل، تقدیس و تحمید اور اذکار و وظائف کرنا۔

④ 12 ذی الحجہ کو واپس آنا ہو تو غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکلنا۔

⑤ مکہ واپس آکر اپنے شہر یا ملک رخصت ہونے سے قبل طواف وداع کرنا۔

♥♥♥

صِفَةُ الْعُمْرَةِ الْمَاثُوْرَةِ مُخْتَصَرًا

عمرہ کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

① میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا (مسئلہ نمبر 51)

② احرام سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔ (مسئلہ نمبر 79)

③ احرام باندھنے سے قبل "لَبَّیْکَ عُمْرَۃً" کے الفاظ سے عمرہ کی نیت کرنا[1] (مسئلہ نمبر 82)

④ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارنا۔[2] (مسئلہ نمبر 127)

⑤ بیت اللہ شریف کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا۔ (مسئلہ نمبر 137)

⑥ طواف شروع کرنے سے پہلے کندھوں والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینا (یعنی حالت اضطباع اختیار کرنا) (مسئلہ نمبر 162)

⑦ حجر اسود کے استلام سے طواف کا آغاز کرنا۔ (مسئلہ نمبر 163)

⑧ حجر اسود کے استلام کے لئے حجر اسود کو بوسہ دینا اور اگر ممکن ہو تو اس پر پیشانی بھی رکھنا یا ہاتھ سے چھوکر بوسہ دینا یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو بوسہ نہ دینا اور اشارہ کرتے وقت رفع یدین کی طرح دونوں ہاتھ بلند نہ کرنا۔ (مسئلہ نمبر 179,176,171,170)

⑨ استلام کے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا۔ (مسئلہ نمبر 169)

⑩ طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا۔ (مسئلہ نمبر 175)

⑪ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (تیز چال چلنا) کرنا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلنا۔ (مسئلہ نمبر 168)

⑫ رکن یمانی کو چھوکر بوسہ نہ دینا اگر چھونا ممکن نہ ہو تو پھر اشارہ کئے بغیر گزر جانا۔ (مسئلہ نمبر 176,173)

---

[1] ہوائی جہاز پر جدہ پہنچنے والے حضرات جہاز میں بیٹھنے سے قبل احرام باندھ سکتے ہیں لیکن احرام کی نیت میقات پر پہنچنے کے بعد کرنی چاہئے۔

[2] تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ "میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں بادشاہی تیرے ہی لئے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

⑬ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان " رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھنا اور باقی طواف میں جو بھی قرآنی یا نبوی دعائیں یاد ہوں وہ پڑھنا۔(مسئلہ نمبر 175)

⑭ ایک طواف کے لئے سات چکر پورے کرنا۔(مسئلہ نمبر 161)

⑮ سات چکر پورے کرنے کے بعد وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی [1] پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کی طرف آنا اور وہاں (یا جہاں بھی جگہ ملے) دو رکعت نماز ادا کرنا، پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا۔(مسئلہ نمبر 191,168)

⑯ نماز کے بعد آب زمزم پینا اور کچھ سر پر ڈالنا۔(مسئلہ نمبر 187)

⑰ زمزم پینے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کرنا اور سعی کے لئے صفا پہاڑی کی طرف جانا۔(مسئلہ نمبر 191)

⑱ صفا پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ [2] پڑھنا اور پھر یہ الفاظ کہنا اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ [3] (مسئلہ نمبر 212)

⑲ صفا پہاڑی کے اوپر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہونا اور تین مرتبہ یہ کلمات کہنا اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [4] اور درمیان میں دعائیں مانگنا۔(مسئلہ نمبر 212,211)

⑳ صفا سے سعی کا آغاز کر کے مروہ پہاڑی پر جانا اور وہی عمل دہرانا جو اوپر نمبر 18 اور 19 میں دیا گیا ہے۔(مسئلہ نمبر 215)

---

[1] (ترجمہ) اور مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ بناؤ۔

[2] (ترجمہ) بے شک صفا اور مروہ پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے اور جو کوئی برضا و رغبت بھلائی کا کام کرے گا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور اللہ بڑا قدر دان ہے۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 158)

[3] (ترجمہ) میں سعی کی ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید) میں ابتداء کی۔

[4] (ترجمہ) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکروں کو شکست دی۔

㉑ سبز ستونوں کے درمیان (مردوں کا) تیز تیز چلنا۔ (مسئلہ نمبر 216)

㉒ دوران سعی جو بھی قرآنی یا نبوی دعائیں یاد ہوں وہ پڑھنا۔ (مسئلہ نمبر 218)

㉓ صفا سے مروہ تک ایک چکر شمار کر کے سات چکر پورے کرنا۔ (مسئلہ نمبر 219)

㉔ سعی کے بعد مردوں کا سارے سر سے بال کٹوانا یا سر منڈوانا اور خواتین کا صرف ایک یا دو پور کے برابر بال خود کاٹنا۔ (یا کسی دوسری خاتون سے کٹوالینا) (مسئلہ نمبر 225)

㉕ احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہننا۔ (مسئلہ نمبر 226)

وضاحت : مفصل مسائل آئندہ ابواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

✪✪✪

حج تمتع کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

① میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آنا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام اتار دینا [1] (مسئلہ نمبر 64-51)

② 8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے حج کے لئے احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 235)

③ احرام باندھنے سے قبل لَبَّيْكَ حَجًّا کہہ کر حج کی نیت کرنا۔ (مسئلہ نمبر 82)

④ احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔ (مسئلہ نمبر 79,78)

⑤ بیمار آدمی کا احرام باندھتے وقت اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ (اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو نے مجھے روک لیا) کہنا۔ (مسئلہ نمبر 89)

⑥ ممکن ہو تو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 80)

⑦ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ایک بار یہ الفاظ ادا کرنا اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ "یا اللہ! میرے اس حج سے نہ دکھاوا مقصود ہے نہ شہرت مطلوب ہے" (مسئلہ نمبر 127,131)

⑧ 8 ذی الحجہ کو احرام باندھنے کے بعد ظہر سے قبل تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ پہنچنا اور وہاں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی (پانچ) نمازیں قصر کر کے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کرنا (مسئلہ نمبر 238,235, 239)

---

[1] عمرہ کا مسنون طریقہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

⑨ 9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو طلوع آفتاب کے بعد تکبیر و تہلیل اور تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ سے عرفات روانہ ہونا۔(مسئلہ نمبر 244,238)

⑩ عرفات کے دن روزہ نہ رکھنا۔(مسئلہ نمبر 263)

⑪ عرفات میں داخل ہونے سے قبل وادی نمرہ میں قیام کرنا ظہر کے وقت عرفات میں امام حج کا خطبہ سننا، اس کے بعد ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان' دو اقامت کے ساتھ باجماعت قصر کر کے ادا کرنا،(مسئلہ نمبر 246,245)

وضاحت : ہجوم کے باعث اگر وادی نمرہ میں جگہ نہ ملے اور حاجی سیدھا عرفات چلا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

⑫ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد عرفات میں داخل ہونا اور جبل رحمت کے دامن میں (یا جہاں کہیں بھی جگہ میسر آئے) وقوف کرنا' قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کے قرآنی و نبوی دعائیں مانگنا اور درمیان میں تکبیر و تہلیل اور تلبیہ بھی کہنا۔(مسئلہ نمبر 253,248,244)

⑬ غروب آفتاب کے بعد' نماز مغرب ادا کئے بغیر سکون اور وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہونا۔(مسئلہ نمبر 265,264)

⑭ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا کی نمازیں' ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ قصر کر کے اکٹھی ادا کرنا۔(مسئلہ نمبر 270,268)

⑮ رات سو کر گزارنا اور 10 ذی الحجہ کی نماز فجر معمول کے وقت سے تھوڑا پہلے ادا کرنا۔(مسئلہ نمبر 274,271)

⑯ نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (یا جہاں کہیں بھی جگہ ملے) قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کے سورج طلوع ہونے سے قبل خوب روشنی پھیلنے تک تکبیر و تہلیل کہنا' توبہ استغفار کرنا اور دعائیں مانگنا۔(مسئلہ نمبر 273)

⑰ طلوع آفتاب سے قبل سکون اور وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ روانہ ہونا اور راستہ میں وادی محسر سے تیزی سے گزرنا۔(مسئلہ نمبر 280,279)

⑱ منیٰ پہنچ کر طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی کرنا اور رمی سے قبل تلبیہ کہنا بند کر دینا۔(مسئلہ نمبر 294,289)

⑲ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنا اور اس سے کچھ پکا کر کھانا۔(مسئلہ نمبر 313,26)

وضاحت : یاد رہے حج افراد والوں پر قربانی کرنا واجب نہیں ۔(مسئلہ نمبر 304)

⑳ قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کروانا اور احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہننا۔(مسئلہ نمبر 328, 231, 319)

㉑ منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا' زمزم پینا اور کچھ حصہ سر پر بہانا(مسئلہ نمبر 334)

㉒ صفا و مروہ کی سعی کرنا اور مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آنا۔(مسئلہ نمبر 234)

㉓ ایام تشریق (13,12,11) ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا اور روزانہ زوال آفتاب کے بعد جمرہ اولیٰ' جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی بالترتیب رمی کرنا۔(مسئلہ نمبر 342,341)

㉔ جمرہ اولیٰ' جمرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا لیکن جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعائیں مانگے بغیر واپس پلٹنا۔(مسئلہ نمبر 296)

㉕ قیام منیٰ کے دوران ممکن ہو تو روزانہ طواف کرنا' مسجد خیف میں باجماعت نمازیں ادا کرنا' بکثرت تہلیل و تکبیر' حمد و ثنا' توبہ استغفار اور دعائیں مانگنا(مسئلہ نمبر 349,348)

㉖ 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکلنا۔(مسئلہ نمبر 243)

وضاحت : اگر سورج منیٰ میں ہی غروب ہو جائے تو پھر 13 ذی الحجہ کو زوال کے بعد رمی کر کے منیٰ سے واپس آنا چاہئے۔

㉗ مکہ معظمہ پہنچ کر گھر رخصت ہونے سے قبل طواف وداع ادا کرنا۔(مسئلہ نمبر 351)

✪✪✪

حج افراد کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

① میقات سے حج کی نیت سے احرام باندھنا۔(مسئلہ نمبر 51)

② احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔(مسئلہ نمبر 79) لَبَّيْكَ حَجًّا کہہ کر حج کی نیت کرنا (مسئلہ نمبر 82) ممکن ہو تو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد احرام باندھنا۔(مسئلہ نمبر 80) احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ایک بار یہ الفاظ ادا کرنا اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَجَّةَ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ (اے اللہ! میرے اس حج سے نہ دکھاوا مقصود ہے نہ شہرت مطلوب ہے)(مسئلہ نمبر 131)

③ اگر وقت ہو تو مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف تحیہ کرنا اگر وقت نہ ہو تو سیدھے منیٰ چلے جانا۔(مسئلہ نمبر 152)

④ حج افراد کرنے والے شخص (مفرد) کے ذمہ دو طواف واجب ہیں۔ ① طواف افاضہ ② طواف وداع۔(مسئلہ نمبر 201)

⑤ حج افراد ادا کرنے والوں پر صرف ایک سعی واجب ہے جو قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد ادا کی جائے گی۔(مسئلہ نمبر 232) سہولت کے لئے حج کی سعی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں جانے سے قبل کرنا جائز ہے۔(مسئلہ نمبر 230)

✪✪✪

حج قِران کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

① میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھنا۔(مسئلہ نمبر 62,51)

وضاحت : احرام باندھنے کی تفصیل حج افراد کے مسنون طریقہ میں مسئلہ نمبر 2 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرنا لیکن عمرہ کی سعی کے بعد حجامت نہ بنوانا نہ ہی احرام کھولنا بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا۔(مسئلہ نمبر 63)

③ 8 ذی الحجہ کو ظہر کی نماز سے قبل تلبیہ کہتے کہتے منیٰ پہنچنا اور وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذی الحجہ کو نماز فجر قصر کر کے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کرنا۔(مسئلہ نمبر 239,238,235)

وضاحت : اس کے بعد ایام حج کے تمام افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے ہیں۔

④ حج قران کرنے والوں پر قربانی ادا کرنا واجب ہے۔(مسئلہ نمبر 306)

⑤ جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کو دس دن کے روزے رکھنے چاہئیں۔(مسئلہ نمبر 304)

⑥ حج قران کا احرام باندھنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون ہے۔(مسئلہ نمبر 60)

⑦ حج قران ادا کرنے والے شخص (قارن) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں ایک عمرہ کا، دوسرا حج کا اور تیسرا طواف وداع۔(مسئلہ نمبر 202)

⑧ حج قران ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں۔ایک سعی عمرہ کی اور دوسری حج کی۔(مسئلہ نمبر 233)

✺✺✺

فَرْضِيَّـــةُ الْحَــجِّ

حج کی فرضیت

مسئلہ 1 حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ② نماز قائم کرنا ③ زکاۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 2 حج ساری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَسَكَتَ ، حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَ لَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا ''لوگو! تم پر حج فرض

❶ كتاب الايمان ، باب قول النبى ﷺ بنى الاسلام على خمس

❷ كتاب الحج ، باب فرض الحج مرة فى العمر

کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟'' رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، حتّٰی کہ صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم یہ نہ کر سکتے۔'' پھر فرمایا ''جو چیز میں تم کو بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ (سوال جواب مت کیا کرو)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⌘⌘⌘

فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

مَسْئلہ 3 حج مبرور ادا کرنے والا جنتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ : اُبْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلِاُبَایِعْکَ فَبَسَطَ یَمِیْنَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ یَدِیْ قَالَ ((مَالَکَ یَا عَمْرُو؟)) قَالَ : قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ ، قَالَ ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا ؟)) قُلْتُ : اَنْ یُغْفَرَلِیْ ، قَالَ ((اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَ اَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ اَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجئے تا کہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں“ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا، تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ”عمرو! کیا ہوا؟“ میں نے عرض کیا ”(یا رسول اللہ ﷺ) شرط رکھنا چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا ”(گزشتہ) گناہوں کی مغفرت کی۔“ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ

---

❶ بخاری ، كتاب العمرة ، باب وجوب العمرة و فضلها

❷ كتاب الایمان ، باب كون الاسلام یهدم ما قبله و كذا الحج والعمرة

اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 4 سنت کے مطابق حج ادا کرنے سے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہ کیا وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 5 پے در پے حج اور عمرہ محتاجی اور فقر دور کرتے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَیْنَهُمَا تَنْفِی الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''پے در پے حج اور عمرہ کرو بے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 6 ایمان باللہ اور جہاد کے بعد سب سے افضل عمل حج ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ ((اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ)) قِیْلَ ثُمَّ مَا ذَا؟ قَالَ ((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) قِیْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

❶ کتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور

❷ کتاب المناسک ، باب فضل الحج والعمرة

❸ بخاری ، کتاب الایمان ، باب من قال ان الایمان هو العمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا "کون سا عمل سب سے افضل ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا" کہا گیا "اس کے بعد؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" کہا گیا "اس کے بعد؟" آپ ﷺ نے فرمایا "حج مقبول" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 7 خواتین، بوڑھے اور کمزور لوگوں کو حج کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ جَبَانٌ وَ اِنِّىْ ضَعِيْفٌ فَقَالَ ((هَلُمَّ اِلٰى جِهَادٍ لاَ شَوْكَةَ فِيْهِ الْحَجُّ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا "میں کمزور دل اور ضعیف آدمی ہوں" آپ ﷺ نے فرمایا "ایسا جہاد کر جس میں تکلیف نہیں ہے یعنی حج" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ أَ فَلاَ نُجَاهِدُ ؟ قَالَ ((لاَ لٰكِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں معلوم ہے کہ جہاد سب سے زیادہ افضل عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نہیں (عورتوں کے لئے) عمدہ ترین جہاد، حج مبرور ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 8 حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "غازی

---

[1] فقه السنة ، لسيد السابق ، الجزء الاول ، ص626

[2] كتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور

[3] كتاب المناسك ، باب فضل الدعاء الحاج

فی سبیل اللہ، حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا اور انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھر انہوں نے اللہ سے مانگا اور اللہ نے ان کو عطا فرمایا'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ 9 رمضان میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : لَمَّا حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ وَ کَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَہٗ أَبُوْ مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ أَصَابَنَا مَرَضٌ وَ ھَلَکَ أَبُوْ مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ وَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّہٖ جِئْتُہٗ فَقَالَ ((یَا أُمَّ مَعْقِلٍ ! مَا مَنَعَکِ اَنْ تَخْرُجِیْ مَعَنَا؟)) قَالَتْ : لَقَدْ تَھَیَّأْنَا فَھَلَکَ اَبُوْ مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ وَ کَانَ لَنَا جَمَلٌ ھُوَ الَّذِیْ نَحُجُّ عَلَیْہِ فَأَوْصٰی بِہٖ اَبُوْ مَعْقِلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ((فَھَلاَّ خَرَجْتِ عَلَیْہِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْکِ ھٰذِہِ الْحَجَّۃُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَإِنَّھَا کَحَجَّۃٍ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ[1] (صحیح)

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جسے ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا (اسی دوران) ہمیں بیماری نے آلیا اور ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور رسول اکرم ﷺ حج کے لئے روانہ ہو گئے جب آپ ﷺ حج سے فارغ ہوئے (اور واپس مدینہ تشریف لائے) تو میں حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے ام معقل! تو ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی؟'' ام معقل ﷺ نے عرض کیا ''ہم نے تیاری کی تھی لیکن ابو معقل فوت ہو گئے اور ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر ہم حج کیا کرتے تھے جسے ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی تھی'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو اس پر کیوں نہ نکل پڑی حج بھی تو فی سبیل اللہ میں داخل ہے خیر ہمارے ساتھ تو تیرا حج نہ ہو سکا اب رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہے'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 10 رمضان میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَجَّ فَقَالَتِ امْرَأَۃٌ

---

[1] کتاب المناسک ، باب العمرۃ

لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَمَلِكَ فَقَالَ : مَا عِنْدِيْ مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ : أَحْجِجْنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلاَنٍ ! قَالَ : ذَاكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ امْرَأَتِيْ تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ إِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ ! قَالَتْ : أَحِجَّنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : مَاعِنْدِيْ مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحِجَّنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلاَنٍ ، فَقُلْتُ : ذَاكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ : وَ أَنَّهَا أَمَرَتْنِيْ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَقْرِئْهَا السَّلاَمَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ أَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيَ يَعْنِيْ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا مجھے بھی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرادے اس نے کہا "میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر تجھے حج کراؤں" عورت نے کہا "اپنے فلاں اونٹ پر" خاوند نے کہا "وہ تو اللہ کی راہ میں دیا جا چکا ہے" پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی سلام عرض کرتی ہے اس نے مجھ سے آپ کے ساتھ حج کرنے کی درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرادو، میں نے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جس پر تجھے حج کراؤں، تو اس نے کہا اپنے فلاں اونٹ پر حج کراؤ، میں نے بیوی سے کہا کہ وہ تو اللہ کی راہ میں دیا جا چکا ہے" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تو اسی اونٹ پر حج کرا دیتا تو وہ (عمل) بھی فی سبیل اللہ ہوتا" اس آدمی نے عرض کیا کہ "میری بیوی نے مجھے آپ ﷺ سے یہ بات پوچھنے کے لئے کہا ہے "کون سا عمل آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس عورت کو میرا سلام کہنا اور بتانا کہ "رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

وضاحت : ایک حدیث میں رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر بتایا گیا ہے جبکہ دوسری حدیث میں رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر بتایا گیا ہے اجر وثواب میں یہ فرق عمرہ ادا کرنے والے کی نیت، خلوص اور عقیدہ کی بنیاد پر ہوگا

[1] کتاب المناسک ، باب العمرة

مسئلہ 11 حاجی یا معتمر اگر حج یا عمرہ ادا کرنے سے پہلے راستہ میں ہی فوت ہو جائے تب بھی اسے حج یا عمرہ کا پورا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے نکلے اور اسے راستے میں ہی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے غازی، حاجی یا عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 12 حالت احرام میں فوت ہونے والا حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) قیامت کے دن تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

●●

[1] مشکوۃ المصابیح ، کتاب المناسک ، الفصل الثالث

أَهَمِيَّةُ الْحَجِّ

حج کی اہمیت

مَسْئلہ 13 وسائل رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ رِجَالاً اِلٰى هٰذِهِ الْاَمْصَارِ فَيَنْظُرُوْا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَةٌ وَ لَمْ يَحُجَّ لِيَضْرِبُوْا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ)) رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ❶ (حسن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انہوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کردیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔'' اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْحَجِّ فَتَرَكَهُ فَلاَ عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا. رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جس نے قدرت ہونے کے باوجود حج نہ کیا، اس کے لئے برابر ہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔'' اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

مَسْئلہ 14 وسائل میسر آنے کے بعد حج ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ وَ تَضِلُّ الضَّالَّةُ وَ تَعْرِضُ الْحَاجَةُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص حج کا ارادہ

❶ منتقى الاخبار ، كتاب المناسك ، باب وجوب الحج على الفور

❷ كتاب المناسك ، باب الخروج الى الحج

❸ الحج والعمرة والزيارة ، للشيخ عبدالعزيز بن باز ، ص 8

کرے اسے جلدی کرنا چاہئے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے، سواری کا بندوبست نہیں ہو سکتا یا کوئی رکاوٹ پیش آجاتی ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَعَجَّلُوْا اِلَى الْحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيْضَةَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِيْ مَا يَعْرِضُ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''فریضہ حج ادا کرنے کے لئے جلدی کرو کیونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ اسے کیا عذر پیش آجائے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 مرنے والے پر حج فرض ہو، تو اس کے ورثاء کو میت کی طرف سے حج ادا کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 380 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

[1] منتقى الاخبار ، كتاب المناسك ، باب وجوب الحج على الفوز

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

حج اور عمرہ قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ 16 استطاعت رکھنے والوں پر حج ادا کرنا فرض ہے۔

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○﴾(97:3)

''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس گھر کا حج کرے اور جو شخص اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 97)

مسئلہ 17 حج کے مہینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

مسئلہ 18 حج کے دوران شہوانی افعال، لڑائی جھگڑا اور دیگر تمام گناہ کے کام حرام ہیں۔

مسئلہ 19 قرض لے کر یا مانگ کر حج ادا کرنا جائز نہیں۔

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَ لاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَ اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ○﴾(197:2)

''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں، جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی گناہ، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک عمل کرے، وہ

اللہ کے علم میں ہوگا۔ حج سفر کے لئے زادِراہ ساتھ لے کر نکلو اور سب سے بہتر زادِراہ تقویٰ (سوال کرنے سے بچنا) ہے۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 197)

وضاحت : ① حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ ② لڑائی اور گناہ کے کام عام حالات میں بھی منع ہیں، لیکن حالتِ احرام میں یہ کام بدرجہ اولیٰ منع ہیں۔ اس لئے عام حالت کے مقابلے میں دورانِ حج ان کا زیادہ گناہ ہے۔

مسئلہ 20 احرام باندھنے کے بعد کسی عذر کی بناء پر حرم نہ پہنچ سکنے پر حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والے) کی استطاعت کے مطابق ایک (اونٹ یا گائے یا بکری) قربانی دے کر احرام کھول سکتا ہے۔

مسئلہ 21 بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث ''یوم نحر'' سے قبل احرام اگر کسی شخص کو کھولنا پڑے تو اسے تین روزے یا صدقہ یا ایک قربانی دینی چاہئے۔

مسئلہ 22 حرم سے باہر رہنے والے لوگ حج قران اور حج تمتع ادا کر سکتے ہیں لیکن حرم کے اندر رہنے والے لوگوں کو حج قران اور حج تمتع کرنا منع ہے۔

مسئلہ 23 حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 24 جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے دس روزے رکھنے چاہئیں۔

مسئلہ 25 کسی شخص کی طرف سے عمرہ یا حج کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو اس حج یا عمرہ کو کسی دوسرے شخص کے نام سے نہیں کیا جا سکتا۔

﴿ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

ذٰلِکَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ ﴾(196:2)

..اور جب حج اور عمرے کی نیت کرو، تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسے پورا کرو اور اگر کہیں روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اللہ کی جناب میں پیش کرو اور جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے (یعنی ذبح نہ ہو جائے) اپنے سر نہ مونڈو مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور (اس وجہ سے وہ اپنا سر منڈا لے) تو اسے فدیہ کے طور پر روزے رکھنے چاہئیں یا صدقہ دینا چاہئے یا قربانی کرنی چاہئے پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے قبل مکہ پہنچ جاؤ) تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے وہ حسب مقدور قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات روزے گھر جا کر یعنی پورے دس روزے رکھے۔ یہ رعایت ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر بار مسجد الحرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورۃ البقرہ' آیت نمبر 196)

وضاحت : ① روزے اور صدقہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں وضاحت ارشاد فرمائی ہے ''روزے تین رکھے جائیں یا چھ مسکینوں کو دو وقت کے کھانے کے برابر غلہ صدقہ کیا جائے۔'' جو تقریباً ساڑھے سات کلو بنتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 121۔ ② قربانی حدود حرم میں کسی جگہ بھی دی جا سکتی ہے۔ ③ اگر حرم میں خود قربانی نہ دی جا سکے تو کسی دوسرے سے دلوائی جا سکتی ہے۔ ④ یہ قربانی چونکہ کفارہ ہے اس لئے سارا گوشت مساکین اور فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے اس لئے نہ خود کھانا چاہئے نہ کسی غنی کو ہدیہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 26 حالت احرام میں خشکی پر شکار کرنا منع ہے اگر کوئی شکار کرے تو اسے شکار کئے گئے جانور کے برابر قربانی دینی چاہئے۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَةِ اَوْ کَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ○ ﴾ (95:5)

''اے لوگو' جو ایمان لائے ہو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اسی کے ہم پلہ ایک جانور اسے مویشیوں میں سے نذر کر دینا ہوگا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا یا پھر اسی گناہ کے کفارہ میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے بقدر روزے رکھنا ہوں گے تاکہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا اور جس نے اس حرکت کا اعادہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔'' (سورہ مائدہ' آیت نمبر 95)

مسئلہ 27 حالت احرام میں سمندری شکار کرنا اور اسے کھانا جائز ہے۔

﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ ﴾(96:5)

''تمہارے لئے سمندر کا شکار (مارنا) اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے جہاں تم ٹھہرو وہاں اسے کھا بھی سکتے ہو اور قافلے کے لئے زاد راہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار تم پر حالتِ احرام میں حرام کیا گیا ہے لہٰذا اس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا۔'' (سورۃ مائدہ، آیت نمبر 96)

مسئلہ 28 حج یا عمرہ کے دوران صفا اور مروہ پہاڑیوں کا طواف یعنی سعی کرنے کا حکم ہے۔

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○ ﴾ (158:2)

''یقیناً صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے اور جو شخص برضا و رغبت کوئی بھلا کام کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 158)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صفا پر ''اساف'' اور مروہ پر ''نائلہ'' بت رکھے ہوئے تھے اور ان کا طواف کرتے تھے اس وجہ سے

مسلمان صفا اور مروہ کا طواف کرنے میں متذبذب تھے کہ شائد صفا اور مروہ کی سعی زمانہ شرک کی ایجاد ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔

مَسئلہ 29 حج ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تجارت کرنا بھی جائز ہے۔

مَسئلہ 30 وقوف عرفات حج کا رکن ہے۔

مَسئلہ 31 مزدلفہ میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے۔ مشعرالحرام کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾(2:198-199)

''اگر حج کے ساتھ تم لوگ اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ' تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر جب عرفات سے (واپس) چلو تو مشعرالحرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی مانگو یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 198-199)

مَسئلہ 32 ایام تشریق میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے۔

مَسئلہ 33 ایام تشریق میں منیٰ سے 12 ذی الحجہ کو واپس آنا جائز ہے' لیکن 13 ذی الحجہ کو واپس آنا افضل ہے۔

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ ﴾(2:203)

''یہ گنتی کے چند روز ہیں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ زیادہ دیر ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ دن اس

نے تقویٰ کے ساتھ بسر کئے ہوں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک دن اس کے حضور تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 203)

مسئلہ 34 **حج ایک کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد عبادت ہے۔**

مسئلہ 35 **طواف زیارت حج کا رکن ہے۔**

﴿وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ○ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ○ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ﴾ (22:27-28-29)

''(اے ابراہیم!) لوگوں کو حج کے لئے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لئے رکھے گئے ہیں اور چند مقرر دنوں (یعنی ایام نحر اور ایام تشریق) میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں (یعنی ذبح کریں) جو اس نے انہیں بخشے ہیں خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور (کسی نے اس موقع کے لئے نذر مان رکھی ہو تو) اپنی نذر پوری کریں اور قدیم گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا طواف کریں۔'' (سورۃ الحج، آیت نمبر 27-28-29)

***

شُــــرُوْطُ اَلْحَــجِّ

حج کی شرائط

مسئلہ 36 مالدار' آزاد' عاقل' مسلمان مرد اور عورت پر حج فرض ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدُ[1] (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین شخص شرعی حکم کے مکلف نہیں ایک سویا ہوا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے' دوسرا بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور تیسرا مجنون یہاں تک کہ اس کا جنون ختم ہو جائے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ حُجَّةً اُخْرٰى وَاَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ حَجَّةً اُخْرٰى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو بچہ حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو اسے استطاعت حاصل ہونے پر دوبارہ حج کرنا چاہئے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد ہو گیا تو اسے (استطاعت حاصل ہونے پر) دوبارہ حج ادا کرنا چاہئے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لاَ يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا

[1] كتاب الحدود ، باب في المجنون او يصيب حدا

[2] فقة السنه ، للسيد سابق ، الجزء الاول 333

مُحَمَّدُ (ﷺ) اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا...... رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص نہایت سفید کپڑوں والا نہایت سیاہ بالوں والا آیا جس پر سفر کے کوئی آ ثار نظر نہیں آتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں پہچانتا تھا' آ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آپ کی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا ''اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں بتلائیے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو' بشرطیکہ تم وہاں تک جانے کی قدرت رکھتے ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السَّبِیْلُ ؟ قَالَ: ((اَلزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)) . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِیُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ''سبیل'' سے کیا مراد ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سفر خرچ اور سواری۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37 سفر حج کے لئے عورت کے ساتھ خاوند یا کسی محرم (مثلاً باپ' بھائی' بیٹا' چچا یا ماموں وغیرہ) کا ہونا شرط ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَخْطُبُ یَقُوْلُ ((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ امْرَاَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّیْ اكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان و وجوب ......

❷ فقه السنه ، الجزء الاول ، ص 121

❸ کتاب الحج ، باب سفر الی الحج مع ذی محرم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ ملے اِلّا یہ کہ اس (عورت) کا محرم ساتھ ہو نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی حج کے لئے چلی گئی اور میں نے فلاں فلاں غزوہ میں اپنا نام لکھوا دیا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ كَتَبَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الرَّایِ اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اِنِّیْ لَمْ اَحُجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَاَنَا مُوْسِرَةٌ لَيْسَ لِیْ ذُوْ مَحْرَمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهَا اَنَّكِ مِمَّنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ سَبِيْلاً . ذَكَرَهُ فِیْ فِقَهِ السُّنَّةِ ❶

حضرت یحیٰی بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رے (ایران کا ایک شہر) کی ایک عورت نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) کو لکھا کہ ''میں نے فرض حج ادا نہیں کیا اور میں مالدار ہوں لیکن میرا محرم نہیں ہے (میرے لئے کیا حکم ہے؟)'' حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے عورت کو جواب لکھا ''تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر اللہ نے حج فرض نہیں کیا۔'' یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

وضاحت : حرام رشتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

⊙ والدہ، والد کی والدہ اور ماں کی والدہ خواہ حقیقی ہو یا سوتیلی ⊙ بیٹی، پوتی، نواسی (حقیقی اور سوتیلی) ⊙ بہن (حقیقی اور سوتیلی) ⊙ پھوپھی (حقیقی اور سوتیلی) ⊙ خالہ (حقیقی اور سوتیلی) ⊙ بھتیجی (خواہ حقیقی بھائی کی بیٹی ہو یا سوتیلے بھائی کی) ⊙ بھانجی (خواہ حقیقی بہن کی بیٹی ہو یا سوتیلی بہن کی) ⊙ رضاعی ماں ⊙ رضاعی بہن (خواہ حقیقی ماں کا دودھ پینے کی وجہ سے یا ایک ہی اَنّا کا دودھ پینے کی وجہ سے ⊙ بیوی کی والدہ ⊙ بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیوی۔

مسئلہ 38 کسی خاتون کا از خود کسی غیر محرم مرد کو محرم قرار دے کر اس کے ساتھ حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 39 کسی خاتون کے محرم کے ساتھ غیر محرم خواتین کا گروپ بنا کر حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 40 عورت کے لئے شوہر کی وفات کے بعد حالت عدت میں نہ ہونا بھی

---

❶ كتاب الحج ، باب حج المراة

سفر حج کے لئے شرط ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفِّى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ . رَوَاهُ مَالِكٌ ❶

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو، جو خاوند فوت ہو جانے کی وجہ سے حالت عدت میں ہوتیں، مقام بیداء سے واپس لوٹا دیتے اور حج نہ کرنے دیتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

مسئلہ 41 راستے کا پر امن ہونا اور حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا بھی حج کی شرائط ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 14 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 42 حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنے سے حج کا فرض ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 43 چھوٹی عمر میں حج ادا کرنے کے بعد بڑی عمر میں بلا استطاعت حج کا فرض ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

---

❶ كتاب الطلاق ، باب مقام التوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل

مواقیت

مکہ مکرمہ کی اطراف سے آنے والے حجاج کرام

کے احرام باندھنے کی جگہ = ●

شمال

مدینہ منورہ

شام، مصر، افریقہ کے لئے

ذوالحلیفہ (نیا نام بیئر علی)

رابغ

ابواء

اہل عراق کے لئے

جحفہ

عسفان

ذات عرق

قرن المنازل (نیا نام سیل کبیر)

اہل نجد (الریاض) طائف دمام، بحرین وغیرہ کے لئے

جدہ

مکہ مکرمہ

منیٰ

تنعیم

مزدلفہ

عرفات

طائف

یلملم (نیا نام سعدیہ)

وادی عتیق

اہل یمن، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش

أَلْمَــوَاقِيْتُ [1]
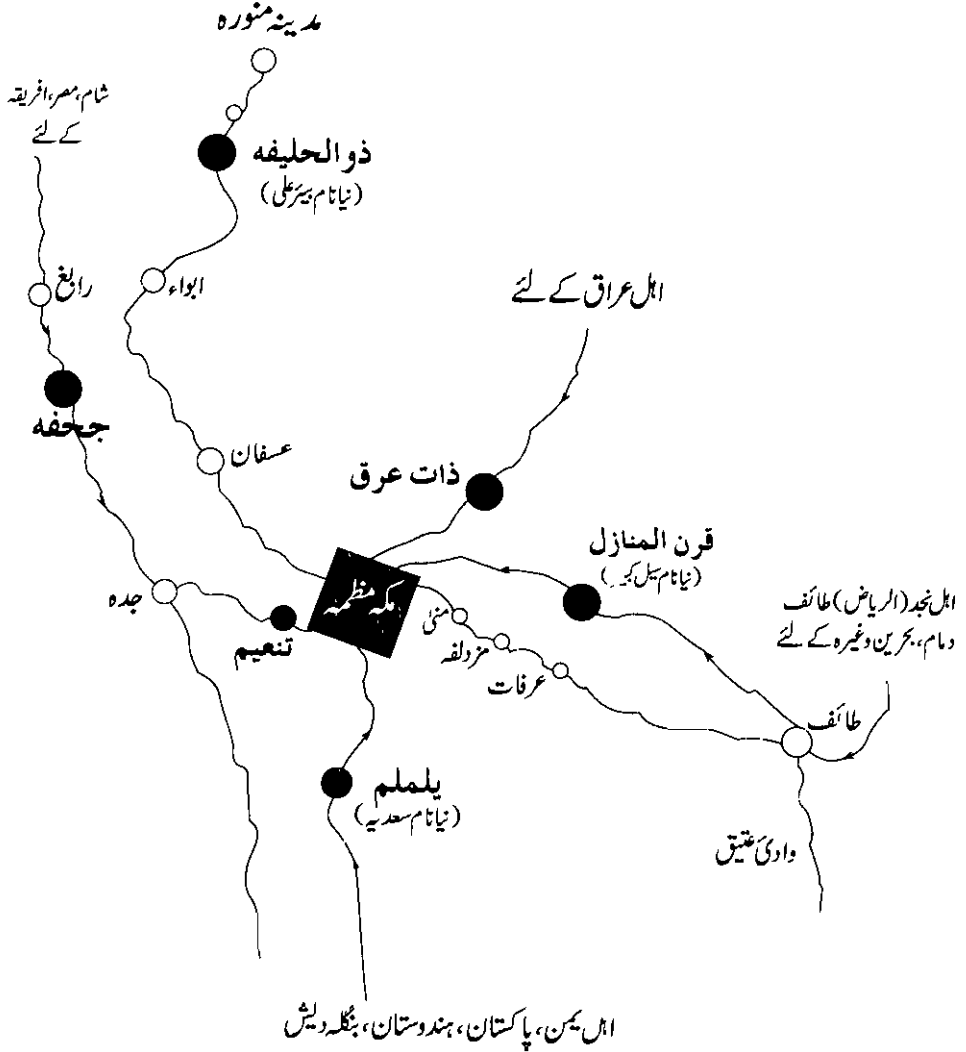
میقات کے مسائل

مَسئلہ 44 میقات کی دو قسمیں ہیں

(ا) **میقات مکانی**: وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والا احرام باندھتا ہے۔

(ب) **میقات زمانی** : وہ زمانہ جس کے اندر اندر حج کرنا ضروری ہے۔

(ا) میقات مکانی

مَسئلہ 45 باہر سے آنے والے حاجیوں کے لئے درج ذیل پانچ میقات ہیں۔

① اہل مدینہ یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (نیا نام بیر علی) میقات ہے۔

② اہل شام یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً مصر، لیبیا، الجزائر اور مراکش وغیرہ) کے لئے جحفہ میقات ہے۔

③ اہل نجد یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً بحرین، دمام، الریاض وغیرہ) کے لئے قرن المنازل (نیا نام سیل کبیر) میقات ہے۔

④ اہل یمن یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ) کے لئے یلملم (نیا نام سعدیہ) میقات ہے۔

⑤ اہل عراق یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذات عرق میقات ہے۔

عَنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْـلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْـلِ الشَّـامِ وَمِـصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ

[1] میقات کی جمع مواقیت ہے۔ میقات کا مطلب ہے مقررہ وقت یا مقررہ جگہ۔

يَلَمْلَمَ .رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام اور اہل مصر کے لئے جحفہ' اہل عراق کے لئے ذات عرق اور اہل نجد (ریاض) کے لئے قرن (المنازل) اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج پروازوں میں میقات پر پہنچنے سے قبل میقات کا اعلان کیا جاتا ہے تاکہ جو لوگ احرام باندھنا چاہیں وہ احرام باندھ لیں۔ عام پروازوں میں اگر جہاز کے عملہ کو پہلے سے کہہ دیا جائے تو میقات پہنچنے سے قبل میقات کی اطلاع فراہم کردی جاتی ہے۔

مسئلہ 46 مکہ مکرمہ میں نیز میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں اور عارضی طور پر رہائش پذیر یعنی بیرونی حجاج کو حج کے لئے رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ' اہل نجد کے لئے قرن المنازل' اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں یہ میقات ان ملکوں میں مقیم لوگوں کے لئے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے ان اطراف سے آئیں جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں' حتیٰ کہ اہل مکہ' مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ① مکہ مکرمہ اور میقات کے درمیان رہائش پذیر لوگوں میں اہل حرم (یعنی حدود حرم کے اندر رہائش پذیر لوگ) اور اہل حل (یعنی حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ) دونوں شامل ہیں۔

② ملازمت کی غرض سے آئے ہوئے میقات کے اندر مقیم غیر ملکی حضرات کا شمار بھی مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں میں ہوگا۔

③ یاد رہے کہ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان کوئی میقات نہیں ہے لہٰذا حج یا عمرہ کے لئے آنے والے بیرونی حضرات کا جدہ پہنچ کر

---

❶ کتاب المناسک ، باب میقات اهل العراق

❷ کتاب الحج ، باب مواقیت الحج

احرام باندھنا جائز نہیں۔ قطر، کویت، دمام اور الریاض وغیرہ سے بذریعہ کار آنے والے حضرات کو قرن المنازل یا سیل کبیر (طائف اور مکہ کے درمیان میقات) پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے براستہ ہوائی جہاز جدہ پہنچ کر مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کو اپنے شہر یا ملک سے احرام باندھنا چاہئے، البتہ احرام کی نیت اور تلبیہ میقات پر پہنچ کر کہنا چاہئے۔

④ جدہ کے مقامی لوگوں کو حج اور عمرہ کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھنا چاہئے۔

⑤ سعودی عرب کے کسی شہر یا غیر ممالک سے کاروبار یا ڈیوٹی کی نیت سے جدہ آنے والے حضرات اپنے کاروبار یا ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ یا حج کا ارادہ کریں تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 47 حدود حرم میں عارضی طور پر مقیم یعنی بیرونی حضرات کو بوقت ضرورت عمرہ کا احرام، حدودِ حرم سے باہر یعنی حل میں کسی مقام مثلاً تنعیم یا جعرانہ جا کر باندھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) ان کو عمرہ کرائیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ فِیْ قَوْلِهٖ ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ اِعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ثُمَّ اَمَّرَ اَبَابَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحَجَّةِ .رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان برأت ہے۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 1) کی تفسیر کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ جنگ حنین سے واپس تشریف لائے تو جعرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ ادا کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس (کے بعد ادا کئے گئے) حج کا امیر مقرر فرمایا۔ اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① یاد رہے تنعیم اور جعرانہ میقات نہیں بلکہ حدود حرم سے باہر مکہ مکرمہ کے قریب دو الگ الگ مقامات ہیں تنعیم جدہ کی سمت میں اور جعرانہ طائف کی سمت میں ہے۔

❶ كتاب الحج ، باب عمرة التنعيم

❷ كتاب الحج ، باب بيان وجوه الاحرام

② غیر ممالک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے کاروبار یا عارضی ڈیوٹی کے لئے مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کاروبار یا ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کی نیت کریں تو انہیں تنعیم یا جعرانہ جا کر احرام باندھنا چاہئے۔

③ حدود حرم میں مستقل رہائش پذیر مقامی باشندے عمرہ کا احرام اپنی رہائش گاہ سے باندھ سکتے ہیں

④ مکہ مکرمہ میں کام کرنے والے غیر ملکی ملازمین یا تاجر حضرات کے لئے احکامات وہی ہیں جو مکہ معظمہ میں رہائش پذیر مقامی باشندوں کے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

مسئلہ 48 حج تمتع کی نیت سے احرام باندھنے والی خاتون اگر عمرہ ادا کرنے سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ عمرہ ادا نہ کرے، ایام حج شروع ہو جانے کی صورت میں حج کے ارکان حالت حیض میں ہی پورے کرے البتہ طواف افاضہ کے لئے اسے حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا۔

مسئلہ 49 مذکورہ خاتون اگر حج کے بعد عمرہ کرنا چاہے تو تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفْرِ ((يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ مکہ مکرمہ آئیں ابھی بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ ہوگئیں۔ (لہٰذا طواف کے علاوہ باقی) مناسک حج ادا کئے اور (حج کے دنوں میں) حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ سے روانگی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''تمہارا طواف (افاضہ) حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہوگا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہ مانیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمان (بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تنعیم بھیج دیا (جہاں سے وہ احرام باندھ کر مکہ آئیں اور) حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 بار بار تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر بار بار عمرے کرنا سنت سے ثابت

[1] كتاب الحج، باب وجوه الاحرام و انه يجوز

نہیں۔

مسئلہ 51 میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا افضل ہے لیکن میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ بَیْدَاؤُکُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ ذَالْحُلَیْفَةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بیداء وہ جگہ ہے (مسجد ذی الحلیفہ سے آگے مکہ کی طرف) جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ کی نسبت غلط بات کرتے ہو (کہ آپ ﷺ نے بیداء سے احرام باندھا حالانکہ) آپ ﷺ نے مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا شروع کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَهَلَّ مِنْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ .رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ ❷

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

(ب) میقات زمانی

مسئلہ 52 حج یا عمرہ ادا کرنے والا بغیر احرام میقات سے گزر جائے تو اسے واپس اسی میقات پر جا کر احرام باندھنا چاہئے جس سے گزر کر آیا ہے۔

عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ ﷺ اَنَّهُ رَاٰی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمِیْقَاتَ غَیْرَ مُحْرِمٍ .رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ ❸

❶ كتاب الحج ، باب امر اهل المدينة بالاحرام من عند مسجد ذى الحليفة
❷ كتاب الحج ، باب فى المواقيت
❸ كتاب الحج ، باب دخول النبى مكة غير محرم يوم الفتح

حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جو شخص احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جاتا اسے میقات پر واپس لوٹاتے (تاکہ احرام باندھ کر آئے)۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 حج یا عمرہ کرنے والا بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے اور پھر اس کے لئے میقات پر واپس جانا ممکن نہ ہو تو اسے ایک بکری ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کرنا چاہئے اور احرام پہن کر حج یا عمرہ ادا کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 122 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 54 حج یا عمرہ کی نیت نہ ہو تو احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور (حدیث کے ایک راوی) قتیبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی اور آپ ﷺ بغیر احرام کے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 عمرہ کا احرام سال کے کسی بھی مہینے میں باندھا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 56 حج کے مہینوں یا حج کے دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنے سے حج فرض نہیں ہوتا۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ .رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❷

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرہ ہر مہینے میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الحج ، باب جواز دخول مكة بغير احرام

❷ کتاب الحج ، باب في مواقيت الحج والعمرة

مسئلہ 57 حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھنا چاہئے۔

مسئلہ 58 حج کے مہینے یہ ہیں۔شوال' ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔

عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ ﷺ أَسَمِعْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُسَمّٰى اَشْهُرَ الْحَجِّ ؟ قَالَ نَعَمْ كَانَ يُسَمِّيْ شَوَّالُ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوْ الْحِجَّةِ قُلْتُ لِنَافِعٍ فَاِنْ اَهَلَّ اِنْسَانٌ بِالْحَجِّ قَبْلَهُنَّ ؟ قَالَ لَمْ اَسْمَعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ شَيْئًا .رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [1]

حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''تم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حج کے مہینوں کا نام لیتے ہوئے سنا ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شوال' ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو حج کے مہینے شمار کرتے تھے۔'' میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا ''اگر انسان ان حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھ لے تو پھر؟'' تو حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے اس بارے میں ان سے کچھ نہیں سنا (کہ ایسا کرنا بھی جائز ہے۔)'' اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''سنت یہ ہے کہ آدمی حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

✧✧✧

---

[1] منتقی الاخبار ، کتاب الحج ، باب ما جاء فی اشھر الحج

[2] کتاب الحج ، باب قول اللہ تعالی ﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فِى الْحَجِّ ...... ﴾

أَنْــوَاعُ الْإِحْــرَامِ

احرام کی قسمیں

مَسئلہ 59 احرام کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

① عمرہ : اس میں صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔

② حج افراد : اس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔

③ حج قران: اس میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے اکٹھا احرم باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے۔

④ تمتع : اس میں پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور عمرہ مکمل ہونے کے بعد کھول دیا جاتا ہے۔ ایام حج میں اپنی رہائش گاہ سے ہی دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا (یعنی حج قران کا) بعض نے صرف حج کا (یعنی حج افراد کا) اور نبی اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ (عمرہ ادا کرنے کے بعد) حلال ہو گئے (یعنی احرام کھول دیا) جنہوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام میں ہی رہے۔ اسے

[1] کتاب الحج ، باب بیان وجوہ الاحرام

مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج تمتع والا شخص اگر حج کے مہینوں (شوال یا ذیقعدہ) میں عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنے شہر مثلاً جدہ' ریاض' دمام وغیرہ یا اپنے ملک مثلاً پاکستان' ہندوستان واپس چلا جائے اور ایام حج میں آ کر صرف حج کر لے تو اس کا حج تمتع درست نہیں ہوگا۔ حج تمتع کے لئے گھر سے نکلنے کے بعد ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج ادا کرنا ضروری ہے۔

مَسئلہ 60 حج قران کا احرام باندھنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون ہے۔

مَسئلہ 61 جو لوگ قربانی کا جانور مکہ ساتھ لے کر نہ جائیں ان کے لئے حج تمتع کا احرام باندھنا مسنون ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُقِمْ عَلٰی اِحْرَامِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُحْلِلْ قَالَتْ فَلَمْ یَکُنْ مَعِیَ ھَدْیٌ فَاَحْلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ ھَدْیٌ فَلَمْ یَحِلَّ)) رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ❶

(صحیح)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ (عمرہ ادا کرنے کے بعد) احرام میں ہی رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام اتار دے۔" حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا لہٰذا میں نے احرام کھول دیا۔" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر) کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لئے وہ احرام میں ہی رہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاقَ ھَدْیًا فِیْ حَجِّہٖ .رَوَاہُ النِّسَائِیُّ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حج میں اپنی قربانی مدینہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سعودی عرب کے مختلف شہروں میں حج سے ہفتہ عشرہ قبل قربانی کے لئے فروخت کئے جانے والے کوپن اگر اپنے شہر سے خرید کر مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا جائے تو وہ قربانی کا بدل بن سکتا ہے اور حاجی حج قران کا احرام باندھ سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❶ کتاب المناسک ، باب فسخ الحج

❷ کتاب المناسک ، باب سوق الھدی

مسئلہ 62 نبی اکرم ﷺ نے حج قران کا احرام باندھا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ ملا کر ادا کئے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : لَبَّیْکَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں عمرے اور حج کے لئے حاضر ہوں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 جو حاجی قربانی کا جانور اپنی رہائش گاہ سے مکہ لے جائے' وہ صرف حج قران ہی ادا کرسکتا ہے۔

مسئلہ 64 حج تمتع کا احرام باندھنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ ((اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ)) قَالَ الْحَکَمُ : کَاَنَّهُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ ((وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِیَهُ ثُمَّ اَحِلُّ کَمَا حَلُّوْا))رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں تاریخ کو مکہ پہنچے اور غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ اس کو آگ میں

❶ کتاب الحج ، باب من قرن الحج والعمرة
❷ ابواب الحج ، باب الجمع بین الحج والعمرة
❸ کتاب الحج ، باب بیان وجوہ الاحرام وانه ......

ڈالے جس نے آپ ﷺ کو غصہ دلایا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہیں علم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا ہے اور وہ اس کی تعمیل میں تردد کر رہے ہیں۔'' (حدیث کے ایک راوی) حکم کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے رسول ﷺ نے یوں فرمایا ''گویا کہ لوگ تردد کرتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر میں پہلے سے وہ بات جانتا جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی ہے تو قربانی کا جانور (مدینہ سے) اپنے ساتھ نہ لاتا اور (یہیں مکہ سے) خرید لیتا پھر جس طرح لوگوں نے (عمرہ ادا کرنے کے بعد تمتع کے لئے) احرام کھولا اسی طرح میں بھی کھول دیتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❖ ❖ ❖

فَسۡخُ الۡحَجِّ اِلَى الۡعُمۡرَةِ

حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں بدلنا

مسئلہ 65 میقات سے حج افراد یا حج قران کی نیت سے احرام باندھنے والا شخص' مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حج تمتع کرنا چاہے تو اپنی نیت بدل سکتا ہے اور حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں تبدیل کر سکتا ہے۔

مسئلہ 66 اگر حج قران ادا کرنے والا شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور مکہ مکرمہ لے کر آیا ہو تو وہ حج کی نیت عمرہ میں تبدیل نہیں کرسکتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ : وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے (مکہ مکرمہ) آئے۔ ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا "اپنے حج کو عمرہ بنالیں اور حلال ہو جائیں۔" راوی کہتے ہیں کہ چونکہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا (جو آپ ﷺ مدینہ سے اپنے ساتھ لائے تھے) اس لئے آپ ﷺ اپنے حج (قران) کو عمرہ میں نہ بدل سکے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 67 میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھنے والے شخص کا عمرہ کی نیت کو حج کی نیت میں بدلنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

[1] کتاب الحج ، باب بیان وجوه الاحرام

أَحْكَامُ الْإِحْرَامِ

احرام کے مسائل

مسئلہ 68 عمرہ یا حج کے لئے احرام باندھنا فرض ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 47/53 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 69 احرام کے لباس میں تہہ بند، چادر اور ایسے جوتے (جو ٹخنوں سے نیچے تک ہوں) شامل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثٍ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَلْيُحْرِمْ اَحَدُكُمْ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ● (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہیں تہہ بند، چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 اگر محرم کو احرام باندھنے کے لئے تہہ بند نہ مل سکے تو پائجامہ استعمال کر سکتا ہے اور اگر ٹخنوں سے نیچے تک کا جوتا نہ ملے تو عام جوتا بھی استعمال کر سکتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ●

● منتقى الاخبار ، كتاب الحج باب ما يصنع من اراد الاحرام

● كتاب الحج ، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے (احرام باندھنے کے لئے) جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جسے تہہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71 اگر محرم بھول کر یا لاعلمی میں سلے ہوئے کپڑے پہن لے یا سر کپڑے سے ڈھانک لے یا خوشبو استعمال کر لے یا ناخن نوچ لے یا بال اکھاڑ لے تو اس پر کوئی فدیہ یا دم نہیں۔ البتہ یاد آتے ہی یا علم ہوتے ہی اس کام سے رک جانا ضروری ہے۔

عَنْ یَعْلٰی رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَاَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَعَلَیْهِ مُقَطَّعَاتٌ یَعْنِی جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَیَّ هٰذَا وَاَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ((مَا کُنْتُ صَانِعًا فِیْ حَجِّکَ)) قَالَ : اَنْزِعُ عَنِّیْ هٰذِهِ الثِّیَابَ وَاَغْسِلُ عَنِّیْ هٰذَا الْخَلُوْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ((مَا کُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجِّکَ فَاصْنَعْهُ فِیْ عُمْرَتِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے تو ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا وہ سائل جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا ''میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ جبہ پہن رکھا ہے جس پر خوشبو لگی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا ''(اگر تم حج کرنا چاہتے تو) حج میں کیا کرتے؟'' اس نے عرض کیا ''میں یہ کپڑے اتار ڈالتا اور خوشبو دھو ڈالتا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کچھ حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72 حالت حیض یا نفاس میں عمرہ یا حج کے لئے آنے والی خواتین کو بھی میقات سے احرام باندھنا چاہئے۔

مسئلہ 73 اگر بیماری کا خوف نہ ہو تو حیض یا نفاس والی خواتین کو احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔

---

[1] کتاب الحج ، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة لبسه

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 360 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 74 **خواتین کا احرام وہی لباس ہے جو وہ عام زندگی میں استعمال کرتی ہیں ان کے لئے کوئی خاص لباس بنانا سنت سے ثابت نہیں۔**

مسئلہ 75 **احرام باندھتے وقت خواتین کا سر کے بالوں کو باندھنا یا بال باندھنے کے لئے خصوصی کپڑا اسلوانا سنت سے ثابت نہیں۔**

مسئلہ 76 **احرام کے لئے رنگ دار کپڑوں کا استعمال جائز ہے لیکن سفید کپڑوں کا استعمال مستحب ہے۔**

عَنْ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صحیح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو، یہ سب سے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 **ایسی چادر جس پر خوشبو لگی ہو احرام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔**

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام پہننے والے کو ورس (رنگ کی ایک قسم) اور زعفران میں رنگی ہوئی چادریں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 **احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا مسنون ہے۔**

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحیح)

---

[1] كتاب الزينة ، باب الامر بلبس البيض من الثياب

[2] كتاب المناسك ، باب ما يلبس المحرم من الثياب

[3] كتاب الحج ، باب الاغتسال عند الاحرام

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ احرام باندھنے کے لئے الگ ہوئے اور غسل فرمایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 احرام باندھنے سے قبل مردوں کا جسم پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل اچھی طرح خوشبو لگاتی تھی، پھر آپ ﷺ احرام باندھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 فرض نماز ادا کر کے احرام باندھنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ظہر کی) نماز ذوالحلیفہ میں ادا فرمائی اپنی (قربانی کی) اونٹنی طلب فرمائی، اس کی کوہان کی داہنی طرف ایک زخم لگایا، خون صاف کیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری (والی اونٹنی) پر سوار ہوئے، جب اونٹنی بیداء (مقام کا نام) پر سیدھی کھڑی ہوئی تو حج کے لئے تلبیہ پکارا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 81 احرام باندھنے کے لئے دو نفل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 82 احرام باندھنے سے پہلے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرنے کے لئے درج ذیل الفاظ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

● كتاب الحج ، باب استحباب الطيب قبل الاحرام

● كتاب الحج ، باب اشعار البدن وتقليده عند الاحرام

● كتاب الحج ، باب في الافراد والقران

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ پکارتے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 طواف عمرہ میں احرام کی چادر دائیں کندھے سے نکال کر بائیں پر ڈالنا مسنون ہے۔ اسے اضطباع کہتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 163/153 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 84 احرام کی حالت اضطباع صرف طواف عمرہ کے لئے مخصوص ہے۔ عام حالات میں خصوصاً نماز کے وقت دونوں کندھے احرام کی چادر سے ڈھانکنے ضروری ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا يُصَلِّی اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَیْءٌ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ●

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز نہ ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 85 احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 127 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 86 میقات سے قبل احرام باندھنا جائز ہے لیکن میقات پر پہنچ کر باندھنا افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 51 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 87 میقات سے پہلے احرام باندھنے کی صورت میں احرام کی نیت اور تلبیہ میقات پر پہنچ کر کہنا شروع کرنا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ

● كتاب الصلاة ، باب اذا صلى فى الثوب الواحد

بِالنِّيَّاتِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اعمال (کے اجر وثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : احرام کی پابندیاں وہیں سے شروع ہوں گی جہاں سے احرام کی نیت کی جائے گی۔

مسئلہ 88 احرام باندھنے کے بعد کوئی رکاوٹ پیش آجانے کی وجہ سے عمرہ یا حج ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) کو ایک جانور ذبح کر کے احرام کھول دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 122 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 89 اگر کسی شخص کو بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث یوم نحر سے قبل احرام کھولنا پڑے تو تین روزے رکھنے چاہئیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہئے یا ایک بکری ذبح کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 90 مشروط احرام باندھنے پر کوئی دم یا فدیہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 125 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❊❊

[1] کتاب بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ

مُبَـــاحَـــاتُ الْإِحْـــرَامِ

حالت احرام میں جائز امور

مسئلہ 91 احرام کی حالت میں سر دھونا، سر ملنا اور غسل کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہم اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ (رضی اللہ عنہ) يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَاَهُ حَتّٰى بَدَالِيْ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم میں ابواء کے مقام پر تکرار ہوئی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نہیں دھو سکتا۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے یہ مسئلہ پوچھوں۔ میں نے ان کو کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا وہ ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے السلام علیکم کہا، تو انہوں نے پوچھا ''کون ہے؟'' میں نے کہا ''میں عبداللہ بن حنین ہوں، اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ سے پوچھوں کہ رسول اکرم ﷺ احرام میں کیونکر سر دھوتے تھے؟'' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھے نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا کہ پانی ڈالو پھر انہوں نے سر کو ہلایا اور اپنے ہاتھ سے آگے پیچھے ملا۔ پھر انہوں نے کہا ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا

[1] كتاب الحج ، باب جواز غسل المحرم بدنه وراسه

ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : ہاتھ منہ صاف کرنے یا غسل کرنے کے لئے ایسا صابن استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

مسئلہ 92 حالت احرام میں آنکھوں کے علاج کے لئے سرمہ یا کوئی دوا ڈالنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷺ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حالت احرام میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس کے بارے میں ارشاد فرمایا ”کہ وہ اپنی آنکھوں پر ایلوے (دوا کا نام) کا لیپ کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَكْتَحِلِ الْمُحْرِمُ بِاَيِّ كُحْلٍ اِذَا رَمَدَ مَا لَمْ يَكْتَحِلْ بِطِيْبٍ وَمِنْ غَيْرِ رَمَدٍ .ذَكَرَهُ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ●

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم جو سرمہ چاہے استعمال کرسکتا ہے خواہ آنکھیں دکھتی ہوں یا نہ دکھتی ہوں بشرطیکہ سرمہ میں خوشبو نہ ہو۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے

مسئلہ 93 حالت احرام میں علاج کے طور پر جسم کے کسی حصہ سے خون نکلوانا اور مرہم پٹی کروانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 حالت احرام میں ایسا تیل اور صابن استعمال کرنا جائز ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

● كتاب الحج ، باب جواز مداواة المحرم عينيه
● كتاب الحج ، باب ما يباح للمحرم
● كتاب الحج ، باب جواز الحجامة للمحرم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهُ ادَّهَنَ بِزَيْتٍ غَيْرِ مُقَتَّتٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ●

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں ایسا تیل استعمال کیا جس میں خوشبو نہیں تھی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 حالت احرام میں خوشبودار پھول سونگھنا جائز ہے۔

مسئلہ 96 حالت احرام میں انگوٹھی' پیٹی' عینک اور گھڑی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 97 کھائی اور پی جانے والی ادویات کے ذریعے حالت احرام میں علاج کرنا جائز ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَاكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ●

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم ریحان (پھول) سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے مثلاً تیل اور گھی (وغیرہ) ان کو دوا کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور پیٹی باندھ سکتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98 حالت احرام میں سر اور بدن کھجلانا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحُكُّ جَسَدَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَلْيَحْكُكْهُ وَ الْيَشْدُدْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ●

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا ''کیا محرم بدن کھجلا سکتا ہے؟'' کہا ''ہاں بلکہ زور سے کھجلائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 99 حالت احرام میں خیمہ' چھت یا چھتری سے سر پر سایہ کرنا جائز ہے۔

● شرح السنة ، كتاب الحج ، باب ما يجتنب المحرم من اللباس

● كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام

● فقه السنة ، الجزء الاول ، رقم ص 68

عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ اُسَامَةَ وَ بِلاَلاً وَ اَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج ادا کیا، تو میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے اپنے کپڑے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا ہوا تھا تاکہ آپ کو گرمی سے بچائے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 محرم احرام کی چادریں دھو سکتا ہے اگر تبدیل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 71 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 101 عورت حالت احرام میں زیور استعمال کر سکتی ہے نیز رنگین کپڑے بھی پہن سکتی ہے۔

وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک عورت کے لئے حالت احرام میں زیور پہننے، سیاہ اور گلابی رنگ کا کپڑا پہننے اور موزے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 حالت احرام میں بچے یا نوکر کو علم و ادب سکھانے کے لئے سرزنش کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ وَ كَانَتْ زِمَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَ زِمَالَةُ رَسُوْلِ

---

[1] صحیح مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكباً

[2] كتاب الحج، باب ما يلبس المحرم من الثياب

اللّٰهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِاَبِیْ بَكْرٍ فَجَلَسَ اَبُوْ بَكْرٍ يَنْتَظِرُ اَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَ لَيْسَ مَعَهُ بَعِيْرُهُ قَالَ اَيْنَ بَعِيْرُكَ ؟ قَالَ اَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ : فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ﷛ بَعِيْرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَ يَقُوْلُ ((اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ؟)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (حسن)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لئے نکلے جب ہم عرج (کے مقام پر) پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اور ہم سب نے پڑاؤ ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے قریب اور میں اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھ گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کا سامان ایک ہی اونٹنی پر تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام بھی (سامان کی نگرانی کے لئے) ساتھ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (عرج کے مقام پر) بیٹھ کر غلام کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آیا، تو اس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''اونٹ کہاں ہے؟'' غلام نے عرض کیا ''وہ تو گزشتہ رات مجھ سے گم ہو گیا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ایک ہی تو اونٹ تھا اسی کو تم نے گم کر دیا'' اور غلام کو مارنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ (دیکھ کر) مسکرائے اور فرمایا ''اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 حالت احرام میں سمندری جانور کا شکار کرنا' اس کی خرید وفروخت کرنا اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 27 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 104 حالت احرام میں سانپ' بچھو' کوا' چیل اور کاٹنے والے کتے اور دیگر درندوں مثلاً شیر' چیتا وغیرہ کو حرم میں بھی مارنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ : اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

---

❶ كتاب المناسك ، باب المحرم يؤدب غلامه

❷ كتاب الحج ، باب ما يندب للمحرم و غيره قتله من الدواب في.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "پانچ موذی جانوروں کو حل یا حرم میں ہر کہیں مارا جائے، سانپ، چتکبرا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 105 حالت احرام میں مچھر، مکھی، جوں، کاٹنے والی چیونٹی وغیرہ کو بھی مارا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنِ الْقِرَدَةِ تَدِبُّ عَلَيْهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ : أَلْقِ عَنْكَ مَالَيْسَ مِنْكَ . ذَكَرَهُ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا "محرم پر اگر پسو یا چیونٹی چلنے لگے تو کیا حکم ہے؟" انہوں نے کہا "جو چیز تجھ سے نہیں اسے اتار پھینک۔" یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 106 بوقت ضرورت محرم اپنے ساتھ ہتھیار رکھ سکتا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷜ قَالَ اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلاَحَ اِلاَّ فِي الْقِرَابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے لئے (مدینہ سے مکہ) تشریف لائے (حدیبیہ کے مقام پر) اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں آنے سے روک دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مکہ سے اس بات پر صلح کرلی کہ رسول اکرم ﷺ (اگلے سال) مکہ (عمرۃ القضاہ کے لئے) تشریف لائیں گے اور ان کی تلواریں میانوں میں ہوں گی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 107 حج یا عمرہ ادا کرنے والے عالم یا بزرگ کی رفاقت حاصل کرنے کے لئے احرام باندھتے وقت اگر یہ نیت کی جائے کہ جو "احرام فلاں کا وہی میرا" تو یہ جائز ہے۔

---

[1] کتاب الحج ، باب ما یباح للمحرم

[2] کتاب الصلح ، باب کیف یکتب ھذا ما صالح فلان بن فلان

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَدِمَ عَلِیٌّ ﷺ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ ((بِمَ اَهْلَلْتَ یَا عَلِیُّ؟)) قَالَ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیِ لَاَحْلَلْتُ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (یمن سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (حالت احرام میں) حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے آپ ﷺ کے احرام کی مانند احرام باندھا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں (عمرہ ادا کرنے کے بعد) حلال ہو جاتا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

[1] منتقی الاخبار ، کتاب الحج ، باب من احرم مطلقا ، رقم الحدیث 3401

مَمْنُوعَاتُ الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں ممنوع امور[1]

مسئلہ 108 حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کا استعمال ناجائز ہے۔

① سلا ہوا کپڑا پہننا (مردوں کے لئے)

② سر پر پگڑی، ٹوپی یا کپڑا اوڑھنا (مردوں کے لئے)

③ موزے، جرابیں یا ایسا جوتا پہننا جو ٹخنوں سے اونچا ہو (مردوں کے لئے)۔

④ جسم یا احرام کے کپڑوں پر خوشبو لگانا (عورتوں اور مردوں کے لئے)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَ لاَ السَّرَاوِيْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَ لاَ الْخِفَافَ اِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلاَ تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! محرم کون سے کپڑے پہنے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قمیص، پگڑی، پاجامہ اور کوٹ نہ پہنے نہ ہی موزے پہنے، ہاں البتہ جسے جوتیاں نہ ملیں وہ موزے ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے نیز زعفران یا ورس (یا کوئی بھی خوشبو) لگا ہوا کپڑا بھی استعمال نہ کرے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 احرام پہننے کے بعد احرام کی چادروں یا جسم پر خوشبو لگانا منع ہے۔

---

[1] یاد رہے ممنوعات احرام میں سے اگر لاعلمی یا بھول چوک سے کوئی فعل سرزد ہو جائے تو اس پر کوئی فدیہ یا دم نہیں البتہ یاد آتے ہی یا علم ہوتے ہی ان سے رک جانا ضروری ہے البتہ کسی مجبوری یا شرعی عذر (مثلاً سردی کی وجہ سے سر ڈھانپنا یا سویٹر پہننا وغیرہ) کے باعث ممنوعات احرام پر عمل کرنے سے گناہ تو نہیں ہوگا لیکن فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا جو کہ بالترتیب ایک قربانی یا چھ مسکینوں کا کھانا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے چھ مسکینوں کا کھانا تین صاع (7.5 کلوگرام) گندم (یا اس کے برابر قیمت) کسی ایک مسکین کو دے دی جائے یا چھ مسکینوں میں تقسیم کر دی جائے دونوں طرح جائز ہے۔ ان شاء اللہ!

[2] کتاب الحج، باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب

مسئلہ 110 محرم اگر فوت ہو جائے تب بھی اسے خوشبو نہیں لگانی چاہئے نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلاَ تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلاَ تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اسے (گرا کر) اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور (احرام کے) دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 محرم نہ نکاح کر سکتا ہے نہ کرا سکتا ہے نہ ہی نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلاَ يُنْكَحُ وَلاَ يَخْطُبُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''محرم نکاح کرے نہ کروائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 حالت احرام میں بال کاٹنا، سر منڈانا یا ناخن کاٹنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت سورہ بقرہ کی آیت 196 ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 113 محرم عورت کیلئے چہرہ کا پردہ کرنا منع ہے البتہ بوقت ضرورت چہرے کو چھپانے کے لئے عورت چادر یا اوڑھنی وغیرہ استعمال کر سکتی ہے اگر اوڑھنی چہرے کو چھوئے تو کوئی حرج نہیں۔

---

[1] كتاب المناسك ، باب غسل المحرم بالسدر اذا مات

[2] كتاب النكاح ، باب النهي عن النكاح المحرم وخطبته

مسئلہ 114 محرم عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''احرام والی عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا حَاذَوْ بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا حَاذَوْنَا كَشَفْنَاهُ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے' تو منہ کھول لیتیں۔ اسے احمد' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ بالا تمام ممنوعات میں سے کسی ایک پر بھی عمداً (خواہ شرعی عذر ہی ہو) عمل کرنے سے بالترتیب ایک قربانی یا چھ مسکینوں کا کھانا (7.5 کلوگرام گندم) یا تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ 115 احرام کی حالت میں خشکی کے جانور کا شکار کرنا اور ذبح کرنا دونوں منع ہیں۔

مسئلہ 116 احرام کی حالت میں کسی شکاری کی مدد کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ 117 اگر کوئی شخص حالت احرام میں نہ ہو اور وہ اپنے لئے از خود شکار کرے تو محرم کے لئے کھانا جائز ہے لیکن اگر وہ محرم کو دینے کی نیت سے شکار کیا گیا ہو تو پھر محرم کے لئے کھانا جائز نہیں۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ)) قَالَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبَا قَتَادَةَ فَاِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ

[1] كتاب الحج ، باب ما جاء فيما لا يجوز للمحرم لبسه

[2] منتقى الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2441

يَسِيرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوْا اَكَلْنَا لَحْمًا وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ قَالَ فَحَمَلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ ﷺ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ ﷺ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟)) قَالَ : قَالُوْا لاَ ، قَالَ ((فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے حج کیلئے نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اور راہ لی اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض کو فرمایا ''تم ساحل سمندر کی راہ لو حتی کہ مجھ سے آملو۔'' انہی میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔ پھر جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے احرام باندھ لئے سوائے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے راستہ میں وحشی گدھوں کو دیکھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ دیں چنانچہ سب نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' اس کا گوشت کھایا پھر انہوں نے (آپس میں) کہا کہ ہم نے گوشت کھایا حالانکہ ہم محرم تھے۔ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا۔ پھر جب رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ!) ہم نے احرام باندھ لیا تھا لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ ہم نے پڑاؤ ڈالا اور سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور اس کا باقی گوشت ہم لے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کسی نے تم میں سے اس کا اسے حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' تو انہوں نے عرض کیا ''نہیں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کا جو گوشت باقی ہے وہ بھی کھالو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ﷺ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ :اِنَّا

[1] كتاب الحج ، باب تحريم الصيد الماكول البرى على المحرم

لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک جنگلی گدھا (شکار کر کے) ہدیہ پیش کیا۔ اس وقت آپ ﷺ وادی ابواء یا ودان میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ واپس لوٹا دیا لیکن جب آپ ﷺ نے صعب رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ملال دیکھا تو فرمایا ہم نے یہ ہدیہ صرف اس لئے لوٹایا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حالت احرام میں شکار کرنے یا کھانے کا فدیہ ایک قربانی ہے۔

مَسئلہ 118 حالت احرام میں جنسی افعال یا گفتگو' لڑائی جھگڑا یا کوئی نافرمانی کا کام کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے حج کیا اور اس میں کوئی جنسی بات یا جنسی عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی وہ (حج کے بعد اسی طرح گناہوں سے پاک ہوکر) اس دن کی طرح گھر واپس آتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حالت احرام میں اپنی بیوی سے بوس و کنار پر ایک قربانی فدیہ ہے اگر شہوت کی وجہ سے انزال ہو جائے تب بھی اس کا فدیہ ایک قربانی ہے۔ اس کے علاوہ توبہ و استغفار کرنا بھی ضروری ہے۔

مَسئلہ 119 حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنا منع ہے ایسا کرنے سے حج باطل ہو جاتا ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 124 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے کا فدیہ ایک اونٹ کی قربانی اور دوسرا حج ادا کرنا ہے۔ خواہ حاجی کا حج فرض ہو یا نفل۔ یاد رہے حاجی کو اپنا موجودہ حج بھی مکمل کرنا ہوگا۔

---

[1] كتاب الحج ، باب تحريم الصيد الماكول و ما اصله ذلك ......

[2] كتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور

اَلْفِدْيَـــــةُ

فدیہ کے مسائل

مَسئلہ 120 حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) ممنوعات احرام میں سے کوئی کام کرے، تو اس پر ایک قربانی اگر یہ ممکن نہ ہو تو چھ مسکینوں کا کھانا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تین دن کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔

مَسئلہ 121 بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث یوم نحر سے قبل احرام کھولنا پڑے تو مذکورہ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ ﷺ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ ((مَا كُنْتُ أُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً)) قُلْتُ : لاَ قَالَ ((صُمْ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے روزے کے فدیہ کے بارے میں سوال کیا (کہ یہ کتنا ہونا چاہئے اس پر) انہوں نے بتایا کہ (حالت احرام میں) مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جایا گیا اس حال میں کہ جوئیں (کثرت کی وجہ سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہوگی' اچھا بتاؤ ایک بکری ذبح کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں!) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ (یا) ہر مسکین کو ایک وقت کے کھانے کے عوض نصف صاع (1¼ کلو گرام) غلہ یا اس کی قیمت دے دو اور اپنا سر منڈ والو۔''

[1] کتاب التفسیر سورۃ البقرۃ ، باب قولہ فمن کان منکم مریضا او اذی من راسہ

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① تمام ممنوعات احرام مثلاً کپڑا پہننا، ٹوپی پہننا، موزے، جرابیں، دستانے پہننا، جسم یا احرام پر خوشبو لگانا، نکاح کرنا یا کروانا، ناخن کاٹنا یا بال منڈوانا وغیرہ میں سے کسی ایک پر عمداً عمل کرنے سے مذکورہ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ یاد رہے کہ چھ مسکینوں کا کھانا 3 صاع (7.5 کلوگرام) گندم ہے۔

مسئلہ 122 احرام باندھنے کے بعد کسی رکاوٹ کے باعث حج یا عمرہ ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حاجی یا معتمر کو ایک جانور ذبح کر کے احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 123 حج کے کسی واجب عمل کو ترک کرنے کا فدیہ ایک قربانی ہے۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنوں کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے تو کہنے لگے "اگر میں خانہ کعبہ پہنچنے سے روک دیا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے آپ ﷺ کے زمانے میں کیا تھا۔" (یعنی کفار مکہ کے روکنے پر رسول اللہ ﷺ نے جانور قربان کر کے احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا) چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ حدیبیہ والے سال رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 124 حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے کا فدیہ ایک اونٹ کی قربانی اور دوسرا حج ادا کرنا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُمْ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَهْلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ فَقَالُوْا يَنْفُذَانِ يَمْضِيَانِ لِوَجْهِهِمَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ثُمَّ عَلَيْهِمَا حَجُّ قَابِلٍ وَالْهَدْيُ . رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا ②

① كتاب المغازى ، باب غزوة الحديبية
② كتاب الحج ، باب الهدى المحرم اذا اصاب اهله

حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے حالت احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا ''دونوں میاں بیوی حج کے ارکان ادا کریں یہاں تک کہ حج مکمل ہو جائے۔ پھر اگلے سال دوسرا حج ادا کریں اور ساتھ قربانی کریں۔'' اسے مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً .رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے منیٰ میں اپنی بیوی سے صحبت کی؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''وہ ایک اونٹ کی قربانی دے۔'' اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① فدیہ کی قربانی حج کی قربانی کے علاوہ ہوگی۔

② حج خواہ فرض ہو یا نفل دونوں صورتوں میں حج کا اعادہ ضروری ہوگا۔

③ تحلل اول کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے بیوی سے محض بوس و کنار کرنے حتی کہ شہوت سے انزال ہو جانے پر بھی ایک دم واجب ہوگا اور توبہ استغفار بھی لازم آئے گا۔

④ تحلل اول کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرلے تو اس پر ایک دم ہوگا اور حدود حرم سے باہر جا کر نئے سرے سے احرام باندھ کر طواف افاضہ کرنا ہوگا۔ (مغنی 5/375)

مسئلہ 125 اگر کسی شخص کو بیماری وغیرہ کا خوف ہو اور وہ احرام باندھتے وقت یہ نیت کرلے کہ اگر بیماری بڑھ گئی تو میں وہیں احرام کھول دوں گا تو ایسے شخص پر حج یا عمرہ ادا کرنے سے قبل احرام کھولنے پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ہوگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا اَرَدْتِ الْحَجَّ ؟ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا ((حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ)) وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا' جو کہ حضرت مقداد

[1] کتاب الحج ، باب هدی المحرم اذا اصاب اهله قبل ان يفيض

[2] کتاب الحج ، باب جواز اشتراط المحرم......

رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں' کے ہاں تشریف لائے اور پوچھا ''کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''اللہ کی قسم! میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حج کرو' لیکن (احرام باندھتے وقت) یہ شرط کر لو' اے اللہ! جہاں تو نے مجھے روک دیا' میں وہیں احرام کھول دوں گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 126 حالت احرام میں شکار کرنے یا کھانے کا فدیہ ایک دنبے کی قربانی دینا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں بجو (یا گوہ) کا شکار کرنے پر ایک دنبے کی قربانی فدیہ مقرر فرمایا ہے اور اسے شکار قرار دیا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀ ❀

---

1. کتاب الحج ، باب تحريم الصيد الماكول البرى على المحرم
2. كتاب الحج ، باب ما يجوز للمحروم لبسه
3. منتقى الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2441

اَلتَّلْبِيَــــةُ ❶

تلبیہ کے مسائل

مَسئلہ 127 عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنے کا حکم ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :يَا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهَلِّلْ فِيْ حَجَّةٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے محمد! (ﷺ) کے گھر والو تم میں سے جو شخص حج کرے اسے تلبیہ پکارنا چاہئے۔“ اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 128 تلبیہ کہنے کی فضیلت۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّيْ اِلاَّ لَبّٰى مَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحيح)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، درخت اور کنکر بھی لبیک پکارتے ہیں۔ (جس کا ثواب تلبیہ کہنے والے کو ملتا ہے)۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 129 تلبیہ کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ

---

❶ بلند آواز سے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ..... پکارنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔
❷ فقة السنة ، كتاب الحج ، باب التلبية
❸ كتاب المناسك ، باب التلبية

لَکَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے۔ ''حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بیشک حمد تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 130 تلبیہ کے لئے درج ذیل الفاظ کہنے بھی مسنون ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ کَانَ مِنْ تَلْبِیَةِ النَّبِیِّ ﷺ لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْحَقِّ . رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ کے لئے یہ الفاظ بھی ادا فرماتے ''اے الٰہ الحق! میں حاضر ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 131 حج کا احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰهُمَّ حِجَّةٌ لاَ رِیَاءَ فِیْهَا وَلاَ سُمْعَةَ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ حَجَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِیْفَةٍ تُسَاوِیْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ اَوْ لاَ تَسَاوِیْ ثُمَّ قَالَ :اَللّٰهُمَّ حِجَّةٌ لاَ رِیَاءَ فِیْهَا وَلاَ سُمْعَةَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی سواری پر حج کیا جس کی زین پرانی تھی اور آپ ﷺ کے جسم پر ایسی چادر تھی جو چار درہم یا اس سے بھی کم قیمت کی تھی۔ آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے ''یا اللہ! میں ایسا حج کر رہا ہوں جس میں نہ ریاء ہے نہ کسی شہرت کی طلب مقصود ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 132 تلبیہ کہنے کے بعد جنت حاصل کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دعاء

❶ کتاب الحج باب التلبیة
❷ کتاب المناسک ، باب التلبیة
❸ کتاب المناسک ، باب الحج علی الرحل

کرنا مسنون ہے۔

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَةٍ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَ النَّارِ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ[1]

حضرت خزیمہ (بن ثابت) رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت ثابت رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے نیز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے آگ سے معافی مانگتے۔اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 تلبیہ کے بعد اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ............ کے الفاظ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 134 بلند آواز سے تلبیہ کہنا حج کے اجر وثواب میں اضافہ کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ ؟ قَالَ ((اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا ''کون سا حج افضل ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس میں بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے اور قربانی دی جائے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 صرف مردوں کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنا چاہئے۔

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت سائب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الحج ، باب فیما یلزم حدیث 797
[2] کتاب المناسک ، باب فضل التلبیة والنحر
[3] کتاب المناسک ، باب رفع الصوت والتلبیة

مَسْئلہ 136 عورت کو بلند آواز سے تلبیہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ صرف اتنی آواز سے جسے وہ خود سن سکے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ فِی الصَّلاَةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''نماز میں (امام کے بھولنے پر) مردوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا ہے' عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 137 عمرہ میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَّةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرہ میں حجر اسود کا استلام کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 138 حج میں دس ذی الحجہ (قربانی کے دن) جمرہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ❸ (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (اپنے حج میں) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 139 اہل قافلہ کا اجتماعی طور پر بلند آواز سے تلبیہ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

✦✦✦

---

❶ کتاب الصلاة ، باب التسبیح للحاجة فی الصلاة

❷ کتاب الحج ، باب ما جآء متی یقطع التلبیة فی العمرة

❸ کتاب المناسک ، باب متی یقطع التلبیة

دُخُوْلُ مَكَّةَ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخل ہونے کے مسائل

مسئلہ 140 مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل وادی طوی (نیا نام آبار زاہد) میں رات بسر کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 141 مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 142 مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُلَبِّيْ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحلیفہ سے تلبیہ پکارنا شروع کرتے حدود حرم میں پہنچتے تو رک جاتے اور رات ذی طویٰ میں بسر کرتے۔ پھر صبح کی نماز ادا کر لیتے تو غسل فرماتے (اور پھر مکہ معظمہ میں داخل ہوتے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقین رکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 مکہ مکرمہ میں کدائی کے راستے داخل ہونا مستحب ہے اور باب الشبیکہ کے قریب محلہ شامیہ کی نچلی گھاٹی کے راستہ واپس آنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

---

[1] كتاب الحج. باب الاهلال مستقبل القبلة

[2] كتاب الحج . باب من اين يدخل المكة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ معظمہ میں بطحا والی اونچی گھاٹی سے کدائی کے راستے داخل ہوتے اور نچلی گھاٹی سے واپس تشریف لاتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا رَاٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ اَنْ يَّدْخُلَهَا قَالَ :اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (ثَلَاثًا)اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَهْلِهَا اِلَيْنَا .رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے جب آپ ﷺ وہ بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے تو تین مرتبہ فرماتے اے اللہ! ہمیں اس بستی میں برکت عطا فرما۔اس بستی کے پھلوں سے ہمیں مستفید فرما۔اور وہاں کے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور وہاں کے نیک افراد کو ہمارے لئے محبوب بنا دے۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 مسجد الحرام میں باب بنی شیبہ (اب باب السلام) سے داخل ہونا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ فِيْ عُقْدِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْاَعْظَمِ .رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ قریش مکہ سے معاہدہ کے تحت مکہ تشریف لائے تو (مسجد الحرام میں) اسی عظیم باب (باب بنی شیبہ) سے داخل ہوئے۔اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں مسجد الحرام کی حد باب بنی شیبہ تک تھی۔آج کل باب بنی شیبہ کے بالکل سامنے باب السلام پڑتا ہے،اگر حاجی باب السلام سے داخل ہو کر سیدھا بیت اللہ شریف کی طرف چلے تو وہ از خود باب بنی شیبہ سے گزرے گا۔

مسئلہ 146 مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ

---

1. عدة الحصن والحصين فضل السفر .رقم الحديث 287
2. كتاب المناسك،باب استحباب دخول المسجد من باب بني شيبة

رَحْمَتِکَ اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

عَنْ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَتْ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (ﷺ)اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)) وَاِذَا خَرَجَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (ﷺ) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ)) رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ[1] (صحیح)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے "اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں' اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے" جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں' اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسجد الحرام میں داخل ہونے اور نکلنے کی وہی دعا ہے جو عام مساجد کے لئے ہے کوئی الگ خصوصی دعا رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 147 بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعا کرنا مستحب ہے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مُسَیَّبٍ رحمہ اللہ اَنَّہٗ کَانَ حِیْنَ یَنْظُرُ اِلَی الْبَیْتِ یَقُوْلُ :اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ[2]

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ شریف کی طرف دیکھتے تو فرماتے "تو سراپا سلامتی ہے اور سلامتی تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔" اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے وضو کر کے طواف

[1] کتاب المساجد ،باب الدعاء عند دخول المسجد

[2] کتاب الحج ، باب فیما یلزم الحج بعد دخول مکۃ رقم الحدیث 874

کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ. مُتَفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ جب رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ (مسجد حرام) تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نے وضو کیا پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر فرض نماز کھڑی ہو یا قضا نماز ادا کرنی ہو تو پہلے نماز ادا کرنی چاہئے اور پھر طواف کرنا چاہئے۔

مسئلہ 149 مسجد الحرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 150 مسجد الحرام سے نکلتے وقت الٹے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔

❖❖❖

❶ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الحج ، باب دخول مکۃ الفصل الاول

اَنْوَاعُ الطَّـــوَافِ

طواف[1] کی اقسام

مَسئلہ 151 طواف کی پانچ اقسام ہیں۔

① طواف قدوم (یا طواف تحیۃ یا طواف ورود) ② طواف عمرہ

③ طواف افاضہ (یا طواف زیارت یا طواف حج) ④ طواف وداع

⑤ نفلی طواف

پانچوں اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مَسئلہ 152 مکہ مکرمہ داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اسے طواف قدوم یا طواف تحیۃ یا طواف ورود کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ الْمَوْقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج ادا کیا اور عرفات جانے سے قبل طواف (تحیہ) ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم مسنون ہے واجب نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جانے کی بجائے سیدھا منیٰ یا عرفات چلا جائے تو اس پر کوئی دم یا فدیہ نہیں ہے۔

مَسئلہ 153 عمرہ ادا کرنے والا شخص مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلے جو طواف ادا کرتا ہے اسے طواف عمرہ کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَیْتِ وَجَعَلُوْا اَرْدِیَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوْهَا عَلٰی عَوَاتِقِهِمْ

[1] بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کو ایک طواف کہا جاتا ہے اور ایک چکر کو "شوط" کہا جاتا ہے۔

[2] كتاب الحج ، باب استحباب طواف القدوم للحاج

الْیُسْرٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے جعرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ کیا تو (طواف عمرہ میں) اپنی چادریں دائیں مونڈھوں کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھوں پر ڈال لیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① طواف عمرہ، عمرہ کا رکن ہے۔ اس کے بغیر عمرہ ادا نہیں ہوتا۔

② معتمر (عمرہ ادا کرنے والا) کا طواف عمرہ ہی اس کا طواف قدوم یا طواف تحیہ یا طواف ورود کہلائے گا۔

مسئلہ 154 **10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنے کے بعد مکہ مکرمہ آکر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا فرض ہے اسے طواف افاضہ یا طواف زیارت یا طواف حج کہتے ہیں۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ مِنْ صَفِیَّةَ بَعْضَ مَا یُرِیْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَائِضٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((وَاِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا)) فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا قَدْ زَارَتْ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ ((فَلْتَنْفِرْ مَعَکُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی (زوجہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس کام کا ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے، انہوں (دوسری ازواج مطہرات) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ تو حیض سے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تو اس نے ہمیں (مدینہ واپس جانے سے) روک لیا۔ ازواج مطہرات نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ قربانی کے دن طواف زیارت تو کر چکی ہیں۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ تمہارے ساتھ (واپس) روانہ ہو جائیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 **حج ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے رخصت ہونے سے قبل بیت اللہ شریف کا طواف کرنا واجب ہے۔ اسے طواف وداع کہتے ہیں۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 351 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 156 **طواف قدوم، طواف عمرہ، طواف افاضہ اور طواف وداع کے علاوہ جو بھی طواف کیا جائے گا وہ نفلی طواف کہلائے گا۔**

وضاحت : بیت اللہ شریف میں قیام کے دوران تمام نفلی عبادات میں سے نفلی طواف سب سے افضل عبادت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب المناسک، باب الاضطباع فی الطواف

[2] کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع

اَلــــطَّوَافُ

طواف کے مسائل

مسئلہ 157 بیت اللہ شریف کے ایک طواف کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 طواف کے لئے ستر پوشی شرط (فرض) ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع سے قبل انہیں اس حج میں بھیجا جس میں رسول اکرم ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) امیر مقرر کیا تھا تا کہ وہ قربانی کے دن (یعنی 10 ذی الحجہ) منیٰ میں لوگوں کے درمیان عام اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 159 طواف کے لئے ہر طرح کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

---

[1] کتاب المناسک ، باب فضل الطواف

[2] کتاب الحج ، باب لا یطوف بالبیت عریان ولا......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْحَائِضُ تَقْضِی الْمَنَاسِکَ کُلَّھَا اِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ . رَوَاہُ اَحْمَدُ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’حیض والی عورت طواف کے علاوہ باقی تمام احکام پورے کرے۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 طواف کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 148 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 161 استحاضہ، بواسیر، پیشاب اور مذی وغیرہ کے بیمار کو ہر طواف کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاَمْسِکِیْ عَنِ الصَّلاَةِ وَ اِذَا کَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ. رَوَاہُ النَّسَائِیُّ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حیض کے خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے اگر یہ ہو تو نماز نہ پڑھو اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو پھر (ہر بار) وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 طواف قدوم اور طواف عمرہ میں اضطباع (احرام) کی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا مسنون ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 153 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② طواف کے بعد خصوصاً نماز کے وقت اضطباع جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 84

مسئلہ 163 طواف کی ابتداء حجر اسود کو بوسہ دینے (یا ہاتھ چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینے) سے کرنی چاہئے۔

---

❶ منتقی الاخبار ، کتاب الحج باب الطھارۃ وسترۃ الطواف

❷ کتاب الحیض والاستحاضۃ باب الفرق بین دم الحیض والاستحاضۃ

مسئلہ 164 طواف میں بیت اللہ شریف بائیں طرف ہونا چاہئے۔

مسئلہ 165 ایک طواف بیت اللہ شریف کے گرد سات چکروں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

مسئلہ 166 طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل (کندھے اکڑا کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا) مسنون ہے۔

مسئلہ 167 سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 168 دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا اور مروہ پر جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا پھر بیت اللہ شریف کی دائیں طرف چلنا شروع کیا۔ تین چکروں میں رمل کیا۔ (باقی) چار چکروں میں عام رفتار سے چلے (سات چکر پورے کرنے کے بعد) مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بناؤ۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 125) وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ (اس وقت) مقام ابراہیم رسول اللہ ﷺ اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ نماز کے بعد پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، استلام کیا اور صفا کی طرف (سعی کے لئے) تشریف لے گئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 216

---

[1] کتاب الحج، باب ما جاء كيف الطواف

مسئلہ 169 حجر اسود کا استلام (ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا) کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاتِی الْبَیْتَ فَیَسْتَلِمُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ : بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. رَوَاہُ اَحْمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ شریف (کے طواف کے لئے) تشریف لاتے تو حجر اسود کا استلام کرتے اور فرماتے "بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَلِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے حجر اسود کے استلام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا "میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسے بوسہ دے لینا چاہئے۔

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور اسے چوم لیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 ہجوم کے وقت حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے دھکم پیل اور مزاحمت کرنا

---

❶ فقه السنة ، كتاب الحج ، باب سنن الطواف

❷ كتاب الحج ، باب تقبيل الحجر

❸ كتاب الحج ، باب جواز الطواف على بعير......

جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا فَانْصَرِفْ وَلَاتَقِفْ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حجر اسود پر بھیڑ ہو تو (بوسہ دینے کے لئے) وہاں نہ ٹھہرو بلکہ (اشارہ کرکے) نکل جاؤ۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔

مسئلہ 174 سواری پر یا چارپائی پر طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 175 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 176 استلام کرتے وقت صرف "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کے الفاظ کہنا بھی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف اونٹ پر بیٹھ کر کیا۔ جب بھی آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں جو چیز تھی (یعنی چھڑی) اس سے اشارہ کرتے اور "اللہ اکبر" کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدَعُ اَنْ يَّسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ كُلِّ طَوَافِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کسی چکر میں بھی حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام میں فرق درج ذیل ہے۔

---

1. کتاب المناسک ، باب سادس رقم 889
2. مشکوۃ المصابیح ، کتاب المناسک ، باب دخول مکۃ والطواف فصل الاول
3. کتاب المناسک ، باب استلام الارکان

رکن یمانی	حجر اسود
① رکن یمانی کو منہ سے چومنا مسنون نہیں بلکہ صرف ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔	① موقع ملنے پر حجر اسود کو منہ سے چومنا مسنون ہے۔
② رکن یمانی کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا مسنون نہیں۔	② چومنا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چومنا مسنون ہے۔
③ رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔	③ حجر اسود کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون ہے۔
④ رکن یمانی کو چھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون نہیں	④ حجر اسود کو چھوتے یا اشارہ کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ 177 حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کی فضیلت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ مَسْحَهُمَا یَحُطُّ الْخَطَایَا. رَوَاهُ بْنِ خُزَیْمَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ان دونوں (پتھروں) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 178 حجر اسود قیامت کے دن استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهُ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِهِ یَشْهَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات

[1] کتاب المناسک ، باب فضل استلام الرکنین [2] کتاب الحج ، باب ما جاء فی الحجر الاسود

ارشاد فرمائی ”اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 حجر اسود پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَّلَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰكَذَا فَفَعَلْتُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کے بعد فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 حجر اسود پر آنسو بہانا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَرَ وَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلاً فَإِذَا عُمَرُ يَبْكِيْ طَوِيْلاً فَقَالَ يَا عُمَرُ ((هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ)). رَوَاهُ حَاكِمُ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو آپ ﷺ کے پاس کھڑے تھے) بھی دیر تک روتے رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے عمر (رضی اللہ عنہ)! یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[3] (حسن)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء مانگتے ہوئے سنا ہے ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

---

[1] ابواب الحج ، رقم الباب 110
[2] فقہ السنۃ ، کتاب الحج سنن الطواف
[3] کتاب المناسک ، باب الدعاء فی الطواف

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچالے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 حطیم بیت اللہ شریف کا (غیر مسقّف) حصہ ہے لہٰذا حطیم کے باہر سے طواف کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ الْحِجْرُ مِنَ الْبَیْتِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ طَافَ بِالْبَیْتِ مِنْ وَرَائِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ. رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ''پرانے گھر کا طواف کرو۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 دوران طواف تلاوت قرآن، تسبیح وتہلیل اور ادعیہ واذکار کرنا چاہئے۔

مسئلہ 184 دوران طواف بوقت ضرورت بات کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمِیُ الْجِمَارُ وَالطَّوَافُ بِالْبَیْتِ لِاِقَامَةِ ذِکْرِ اللّٰہِ لَیْسَ لِغَیْرِہٖ وَزَادَ الْاٰخَرُوْنَ فِی الْحَدِیْثِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ [2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''رمی جمار اور بیت اللہ شریف کے طواف کو اللہ کا ذکر قائم کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں۔'' بعض راویوں نے حدیث میں صفا اور مروہ کی سعی کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَحِمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَکَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلطَّوَافُ بِالْبَیْتِ صَلاَةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْکَلاَمِ)) رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [3] (صحیح)

حضرت طاؤس رحمہ اللہ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا

---

[1] کتاب المناسک ، باب الطواف من وراء الحجر رقم الحدیث 2740

[2] کتاب المناسک ، باب استحباب ذکر اللہ فی الطواف رقم الحدیث 2727

[3] کتاب المناسک ، باب اباحة الکلام فی الطواف

آپ ﷺ نے فرمایا ''بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہٰذا دوران طواف کم سے کم بات کرو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 دوران طواف اگر کوئی شرعی عذر (مثلاً فرض نماز کا قیام) پیش آ جائے تو طواف کا سلسلہ منقطع کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 186 طواف کا سلسلہ منقطع کرنا پڑے تو عذر دور ہونے کے بعد پہلے چکر شمار کر کے باقی چکر پورے کرنے چاہئیں۔

مسئلہ 187 باقی چکروں کا آغاز اسی جگہ سے کرنا چاہئے جہاں سے طواف کا سلسلہ منقطع کیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلاَةَ فَصَلّٰى مَعَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَامَ فَبَنٰى عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ طَوَافِهٖ .ذَكَرَهُ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتے (اسی دوران) نماز کھڑی ہو جاتی تو لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے اور طواف کے جتنے چکر ادا کر چکے ہوتے اس کے بعد باقی چکر ادا کرتے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 188 طواف کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلاَصِ قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب المناسك ، باب شروط الطواف

[2] كتاب الحج ، باب جاء ما يقرا في ركعتي الطواف

مَسْئلہ 189 بیت اللہ شریف کا طواف اور نماز، ممنوعہ اوقات میں بھی جائز ہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے بنو عبد مناف! دن اور رات کی کسی گھڑی میں لوگوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ممنوعہ اوقات میں طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے تین اوقات شامل ہیں۔

مَسْئلہ 190 عمرہ ادا کرنے والے شخص کو طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 137 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئلہ 191 طواف مکمل کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور اس کا کچھ حصہ سر پر بہانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلٰى رَاسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّفَا فَقَالَ اَبْدَءُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

(صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (طواف کے پہلے) تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا (طواف مکمل کرنے کے بعد) دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر حجر اسود کی طرف لوٹے (اور اس کا استلام کیا) پھر آپ ﷺ زمزم کی طرف تشریف لائے اور زمزم پیا اور (کچھ حصہ) سر پر ڈالا۔ پھر پلٹ کر حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے بعد صفا کی طرف یہ کہتے

---

[1] كتاب الحج ، باب اباحة الطواف في كل اوقات

[2] الجزء الثالث ، رقم الصفحة 394

ہوئے تشریف لائے اَبْدَءُ بِمَا بَدَاءَ اللّٰهُ (ترجمہ) میں سعی کا آغاز صفا سے کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں آیت کا) آغاز فرمایا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ کا دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حجر اسود کے استلام کرنے کو محدثین نے راوی کا سہو قرار دیا ہے کیونکہ متفق علیہ احادیث میں ایسا نہیں ہے۔

مسئلہ 192 زمزم روئے زمین کے تمام پانیوں سے بہتر پانی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ مَاءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيْهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِّنَ السُّقْمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو کہ بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 زمزم پینے سے قبل مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 زمزم پینے سے قبل رسول اکرم ﷺ سے کوئی خاص دعاء مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 195 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا شَرِبَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ [3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعاء مانگتے "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني ، رقم الحديث 1056

[2] كتاب الحج ، باب الشرب من زمزم

[3] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔'' اسے منذری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرِبُهُ بِعَطَشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ثُمَّ شَرِبَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے، لہٰذا میں اس نیت سے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز (میدان حشر میں) پیاس کی شدت سے محفوظ رہوں۔'' پھر زمزم نوش فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198 زمزم پینے کے بعد ملتزم سے چمٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُلْزِقُ وَجْهَهٗ وَصَدْرَهٗ بِالْمُلْتَزَمِ . ذَكَرَهٗ فِيْ فِقْهُ السُّنَّةِ[3]

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے' شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتزم کے ساتھ اپنا چہرہ اور سینہ چمٹائے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 199 طواف افاضہ ادا کرنے سے قبل اگر کوئی حاجی فوت ہو جائے تو کسی

---

[1] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

[2] كتاب الحج ، باب ما جاء في زمزم

[3] كتاب الحج ، باب استحباب الدعاء عند الملتزم

دوسرے ساتھی کو اس کا باقی حج (یعنی طواف زیارت) مکمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 200 اگر کسی کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے' تو کم تعداد شمار کرکے باقی چکروں سے طواف مکمل کرنا چاہیے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 224 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① طواف کے لئے نَوَيْتُ طَوَافِيْ هٰذَا جیسے الفاظ سے نیت کرنا۔

② حجر اسود کا استلام کرتے وقت نماز کی طرح دونوں ہاتھ بلند کرنا۔

③ استلام کے بعد اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ کے الفاظ کہنا۔

④ دوران طواف سینے پر ہاتھ باندھنا۔

⑤ بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَيْتَ بَيْتُكَ الْحَرَمَ نَبِيِّكَ کے الفاظ کہنا۔

⑥ دوران طواف اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرًا يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ کہنا۔

⑦ دوران طواف رکن شامی' رکن عراق یا مقام ابراہیم کا استلام کرنا۔

⑧ بارش کے دوران یہ سمجھتے ہوئے طواف کرنا کہ اس سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

⑨ دوران طواف رکن یمانی کو بوسہ دینا۔

⑩ رکن یمانی کو چھونے کے بعد (حجر اسود کی طرح) ہاتھ کو بوسہ دینا۔

⑪ ہجوم کے باعث رکن یمانی کو چھو نہ سکنے کی صورت میں حجر اسود کی طرح دور سے اشارہ کرنا۔

⑫ رکن یمانی کو چھوتے ہوئے حجر اسود کی طرح بِسْمِ اللّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔

⑬ حجر اسود کو ہجوم کے باعث چھونہ سکنے کی صورت میں دور سے اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو چومنا۔

⑭ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے امام سے پہلے سلام پھیر دینا۔

⑮ حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آواز نکالنا۔

⑯ دوران طواف پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مخصوص دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

⑰ طواف عمرہ کے سارے چکروں میں رمل کرنا۔

⑱ حجر اسود کے سامنے فرش پر سیاہ پتھر کی لائین پر ہی طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑲ حجر اسود یا بیت اللہ شریف یا غلاف کعبہ کو چھو کر اپنے جسم پر ملنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے شفا یا برکت حاصل ہوگی۔

⑳ حجر اسود کے سامنے دیر تک استلام کے لئے کھڑے رہنا اور بار بار رفع یدین کی طرح ہاتھ بلند کرنا اور بار بار بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا۔

㉑ دوران طواف، مطوف (طواف کرانے والے) کا باآواز بلند دعائیں مانگنا اور حجاج کے گروپ کا پیچھے پیچھے بلند آواز سے اس کا اعادہ کرنا۔

㉒ ہجوم کے وقت مقام ابراہیم کے نزدیک نماز طواف ادا کرنے کے لئے مزاحمت کرنا۔

◆◆◆

عَلَى الْحَاجِّ كَمْ طَوَافًا

حاجی پر کتنے طواف واجب ہیں

مسئلہ 201 حج افراد ادا کرنے والے شخص (مفرد) کے ذمہ دو طواف واجب ہیں ایک طواف افاضہ دوسرا طواف وداع۔

مسئلہ 201 حج قران ادا کرنے والے شخص (قارن) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں ایک عمرہ کا دوسرا حج کا اور تیسرا طواف وداع۔

مسئلہ 203 حج تمتع ادا کرنے والے شخص (متمتع) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں۔ پہلا طواف عمرہ کا، دوسرا طواف حج کا جو کہ طواف زیارت کہلائے گا اور تیسرا طواف وداع۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ...... فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ) سے نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف (یعنی طواف عمرہ) ادا کیا' صفا اور مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول دیا۔ پھر (ایام حج میں 10 ذی الحجہ کو) منیٰ سے (واپس) مکہ آ کر پھر طواف (یعنی طواف حج) ادا کیا جن لوگوں نے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھا (یعنی قارن) انہوں نے ایک ہی طواف (طواف زیارت) ادا کیا۔

[1] کتاب الحج ، باب طواف القارن

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِیْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے‘ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کرلے“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

□□□

[1] کتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض

اَلسَّعْیُ

سعی کے مسائل

مسئلہ 204 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے وضو ضروری نہیں البتہ باوضو ہونا افضل ہے۔

مسئلہ 205 حائضہ خاتون دوران حیض سعی کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَلَا نَرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِیْبٍ مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ أَ نَفِسْتِ یَعْنِیْ الْحَیْضَةَ قَالَتْ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((اِنَّ هٰذِهٖ شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِیْ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے ارادے سے (مدینہ سے) نکلے جب ہم لوگ سرف یا اس کے قریب پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تمہیں حیض آیا ہے؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے لہٰذا اب تم طواف کے علاوہ حاجیوں والے سب کام کرو۔ طواف اس وقت کرنا جب غسل کر لو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اب صفا اور مروہ چونکہ مسجد الحرام میں شامل ہو چکی ہیں اس لئے حائضہ کو غسل کرنے کے بعد ہی سعی کرنی چاہئے۔

مسئلہ 206 سعی، حج یا عمرہ کا رکن ہے اگر یہ ادا نہ کیا جائے تو حج ہوتا ہے نہ عمرہ۔

عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ یَقُوْلُ ((كُتِبَ عَلَیْكُمُ السَّعْیُ فَاسْعَوْا)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ[2] (صحیح)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان (سعی کرتے ہوئے) یہ کہتے ہوئے سنا ''تم پر (حج یا عمرہ کے دوران)

---

[1] كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام....

[2] كتاب المناسك، رقم الحديث 2765

سعی فرض کی گئی ہے لہٰذا سعی کرو۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 207 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے آنے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 208 طواف مکمل کرنے کے بعد سعی کے لئے باب صفا سے گزر کر پہلے صفا پہاڑی پر آنا چاہئے اور راستے میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پڑھنی چاہئے۔

مَسئلہ 209 صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا چاہئے کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔

مَسئلہ 210 صفا پہاڑی پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کے لئے ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 211 تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد درج ذیل کلمات تین مرتبہ کہنے چاہئیں اور درمیان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مَسئلہ 212 تین مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ...... کہنے کے بعد دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ : ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْہِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَہٗ وَقَالَ ((لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ)) ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ...... اَلْحَدِیْثَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باب صفا سے صفا پہاڑی کی طرف نکلے جب پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''بے شک صفا

[1] کتاب الحج ، باب حجۃ النبی ﷺ

اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔"میں (سعی کی) ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ابتداء کی۔ پس آپ ﷺ نے سعی کی ابتداء صفا سے کی۔ آپ ﷺ صفا پہاڑی کی اتنی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ شریف نظر آ گیا۔ پھر قبلہ رخ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور تکبیر (ان الفاظ میں) بیان فرمائی "اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔" پھر اس کے درمیان دعا فرمائی۔ یہ عمل آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں ان کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ 213 صفا پہاڑی پر دعا مانگنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ بلند کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 214 صفا پہاڑی سے اتر کر مروہ کی طرف آتے ہوئے سبز رنگ کے ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا چاہئے۔

مسئلہ 215 مروہ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اور چڑھنے کے بعد وہی عمل دہرانا چاہئے جو صفا پر کیا تھا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ فِیْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ......ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا......اَلْحَدِیْثِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ صفا سے اترے اور مروہ کی طرف آئے جب آپ ﷺ کے قدم مبارک نشیبی جگہ تک پہنچے تو آپ ﷺ دوڑے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے دونوں قدم مبارک (نشیبی جگہ سے) اوپر چڑھنے لگے تو آپ ﷺ عام چال چلنے لگے حتی کہ مروہ تک پہنچ گئے اور وہاں وہ کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

مسئلہ 216 سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نہ تو بیت اللہ شریف کے گرد تیز چلنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز نہ چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ [2] (صحيح)

حضرت کثیر بن جمہان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان عام چال چلتے دیکھا تو کہا ''آپ صفا اور مروہ کے درمیان عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''اگر میں دوڑوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے دیکھا ہے اور اگر عام چال چلوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے نبی اکرم ﷺ کو عام چال چلتے بھی دیکھا ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے عام چال چل رہا ہوں)۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 دوران سعی کثرت سے تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 219 صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے سے ایک سعی مکمل ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ

[1] كتاب الحج ، باب السعي بين الصفا والمروة [2] كتاب المناسك ، رقم الحديث 277

اللّٰهِ اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی مکمل کی اور یقیناً مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صفا سے مروہ تک ایک چکر کہلاتا ہے جبکہ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر کہلاتا ہے اس طرح صفا سے شروع کئے گئے سات چکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔

مسئلہ 220 کسی عذر سے سعی مکمل کرنے سے قبل سعی کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 221 عذر دور ہونے کے بعد سعی کا باقی حصہ اسی جگہ سے شروع کرنا چاہئے جہاں سے منقطع ہوا تھا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَاَعْجَلَهُ الْبَوْلُ فَتَنَحّٰى وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّا ثُمَّ قَامَ عَلٰى مَضٰى. رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ انہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی چنانچہ اپنی حاجت پوری کرنے چلے گئے پھر (واپس لوٹے تو) پانی منگوایا' وضو کیا اور پھر باقی سعی پوری کی۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوران سعی فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سعی ترک کر کے فرض نماز ادا کرنی چاہئے اور دوبارہ سعی اسی جگہ سے شروع کرنی چاہئے جہاں سے ترک کی تھی۔

مسئلہ 222 کسی عذر سے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ لاَ ضَرْبَ وَلاَ طَرْدَ وَلاَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ. ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ[3]

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر صفا اور مروہ کی سعی کرتے دیکھا ہے آپ ﷺ نہ اونٹنی کو مارتے نہ بھگاتے اور نہ ہٹو ہٹو کہتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

---

1. كتاب المناسك ، رقم الحديث 276
2. فقه السنة ، للسيد السابق ، كتاب الحج باب السعي بين الصفا والمروة
3. كتاب الحج ، باب السادس رقم الحديث 896

وضاحت : اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر سعی کرے اور حامل اور محمول دونوں کی نیت سعی کی ہو تو بیک وقت دونوں کی سعی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

مَسْئلہ 223 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد اگر سعی کرنے میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

كَانَ عَطَاءٌ وَالْحَسَنُ لاَ يَرَيَانِ بَاسًا لِّمَنْ طَافَ اَوَّلَ النَّهَارِ اَنْ يُّؤَخِّرَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اِلَى الْعِشَاءِ. ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عطار رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیت اللہ شریف کا طواف پہلے پہر کرنے اور صفا و مروہ کی سعی پچھلے پہر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مَسْئلہ 224 اگر کسی کو سعی یا طواف کے چکروں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو کم تعداد کا یقین حاصل کر کے سعی یا طواف مکمل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِيْ الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلاَثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَاِذَا شَكَّ فِيْ الثَّلاَثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلاَثًا ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو (نماز کی رکعات کی تعداد میں) شک ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا ایک، تو وہ اسے ایک شمار کرے اور اگر دو یا تین کا شک ہو، تو دو شمار کرے اور اگر تین یا چار کا شک ہو، تو تین شمار کرے اور اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زائد رکعت میں رہے (اور کم رکعات کے یقین سے نماز مکمل ہو جائے) پھر سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے نماز کی رکعات میں شک ہو جانے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا پڑتا ہے لیکن طواف یا سعی کے چکروں میں شک پڑنے پر کم چکروں کا یقین حاصل کر کے طواف اور سعی مکمل کرنے کے بعد کوئی فدیہ یا دم نہیں۔

مَسْئلہ 225 سعی کے سات چکر مکمل ہونے پر عمرہ (یا حج تمتع) ادا کرنے والوں کو

---

[1] كتاب الحج باب السعي بين الصفا والمروة [2] كتاب الصلاة ، باب ما جاء فيمن شك في صلاته

مروہ پر اپنے بال کٹوانے یا منڈوانے چاہئیں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَتِهٖ عَلَى الْمَرْوَةِ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مروہ پر تیر کے پھل سے کاٹے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بال کتروانے یا منڈوانے کے بارے میں دوسرے مسائل ایام حج کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 226 سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے کے بعد عمرہ (یا حج تمتع) کرنے والوں کو اپنا احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 227 حج قران کرنے والے حضرات کو سعی کے بعد نہ تو بال منڈوانے چاہئیں نہ ہی احرام کھولنا چاہئے بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 61,60,59 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 228 بال کٹوانے کے بعد عمرہ ادا کرنے والے کو احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 229 احرام کھولنے کے ساتھ ہی عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ "وہ (اپنے حج کو) عمرہ بنا دیں اور بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عمرہ مکمل کرنے کے بعد حج تمتع ادا کرنے والے حجاج کو احرام کھولنے کے بعد ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

مسئلہ 230 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے قبل (قارن) حج کی سعی ادا کر سکتا ہے۔

[1] كتاب الحج ، باب اين يقصر المعتمر
[2] كتاب العمرة ، باب متى يحل المعتمر

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ ((لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ اِلاَّ عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَرِجَ وَهَلَكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حج کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلا لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے (اور مسائل دریافت کرتے) جس کسی نے بھی عرض کیا "یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے (حج کی) سعی کر لی ہے (یا یوں کہا کہ) میں نے ایک چیز پہلے کی اور دوسری بعد میں۔" آپ ﷺ ارشاد فرماتے "اس میں کوئی گناہ نہیں' کوئی گناہ نہیں' ہاں البتہ جو شخص کسی مسلمان کی ظلم کرتے ہوئے آبروریزی کرے اس کے لئے گناہ ہے اور ہلاکت بھی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

سعی سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① صفا اور مروہ پہاڑی پر کھڑے ہو کر دعا کرنے کے لئے دیوار تک پہنچنا۔

② دوران سعی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ کے الفاظ ادا کرنا۔

③ صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک صرف ایک چکر شمار کرنا۔

④ سعی کے پہلے' دوسرے' تیسرے' چوتھے' پانچویں' چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مروجہ دعائیں مانگنا۔

⑤ سعی کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا۔

⑥ صفا اور مروہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگنے سے قبل رفع یدین کی طرح تین بار ہاتھ بلند کرنا۔

⑦ صفا اور مروہ کے تمام راستے میں عام چال چلنے کی بجائے بھاگنا۔

[1] كتاب المناسك ، باب فيمن قدم شيئا قبل شيء في حجه

عَلَى الْحَاجِّ كَمْ سَعْيًا

حاجی پر کتنی سعی واجب ہیں

مسئلہ 231 حج تمتع ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں پہلی عمرہ کی جو کہ مکہ پہنچتے ہی عمرہ کے لئے ادا کی جائے اور دوسری حج کی جو قربانی کے دن (10 ذی الحجہ) طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ [1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے۔ جن لوگوں نے عمرے کے لئے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا اور مروہ کی سعی کی اور اپنا احرام کھول دیا۔ پھر (قربانی کے دن) منیٰ سے واپس آنے کے بعد (طواف زیارت کے ساتھ) حج کے لئے صفا اور مروہ کی دوبارہ سعی کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 232 حج افراد ادا کرنے والوں پر حج کی صرف ایک سعی واجب ہے جو قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی۔

مسئلہ 233 حج قران ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔

مسئلہ 234 قارن اگر عمرہ کی سعی کرتے وقت عمرہ اور حج دونوں کی سعی کی نیت کر لے تو دو الگ الگ سعی کرنے کی بجائے ایک ہی سعی کافی ہے۔

[1] کتاب المناسک ، باب السعی بین الصفا والمروۃ مع طواف الزیارۃ للمتمتع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلاَ اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلاَّ طَوَافًا وَّاحِدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے (حج قران میں) صفا اور مروہ کی سعی ایک مرتبہ ہی کی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے مکہ آتے ہوئے (ایک مقام) سرف پر حائضہ ہوگئیں اور غسل حیض عرفہ میں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا ''تمہاری صفا اور مروہ کی ایک سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

وضاحت : سہولت کے لئے حج قران یا حج افراد کی سعی 8 ذی الحجہ کو منی سے قبل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] كتاب الحج ، باب بيان ان السعي لا يكرر

[2] كتاب الحج ، باب بيان وجوه الاحرام

اَیَّــــامُ الْحَــــجِّ

ایام حج کے مسائل

8 ذِیْ الْحَجَّةِ یَوْمُ التَّرْوِیَّةِ

8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کے مسائل ❶

مسئلہ 235 **عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنے والے بیرونی حجاج (یعنی متمتع) نیز میقات کے اندر رہائش پذیر حج کے خواہش مند تمام حضرات کو 8 ذی الحجہ کو اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ......فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰی اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (احرام باندھنے کے لئے) میقات کے اندر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں حتی کہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر لوگ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج افراد اور حج قران ادا کرنے والے بیرونی حجاج کو میقات سے باندھے ہوئے پہلے احرام کے ساتھ ہی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچنا چاہئے۔

مسئلہ 236 **8 ذی الحجہ کو نماز ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا مسنون ہے۔**

مسئلہ 237 **مکہ مکرمہ سے سواری پر منیٰ جانا جائز ہے۔**

❶ ترویہ کا مطلب ہے ''سیراب کرنا'' رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چونکہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات وغیرہ میں پانی نہیں ملتا تھا اس لئے لوگ منیٰ روانہ ہونے سے قبل 9 ذی الحجہ کو اپنے اونٹوں کو خوب پانی پلایا کرتے تھے تاکہ حج کے چار پانچ دن اونٹ پانی پیئے بغیر گزارا کرسکیں۔ اس لئے 8 ذی الحجہ کو ''یوم الترویہ'' کہا جاتا ہے۔

❷ كتاب الحج ، باب مواقيت الحج

مسئلہ 238 منیٰ میں 8 ذی الحجہ کی نماز ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور 9 ذی الحجہ کی نماز فجر' پانچ نمازیں مکمل کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ..... فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَ الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلاً حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے جب یوم ترویہ (8 ذی الحجہ) کا دن آیا' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مکہ مکرمہ سے ہی) احرام باندھا اور منیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ سواری پر نکلے اور منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء اور (9 ذی الحجہ کی) فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر (عرفات روانہ ہونے سے قبل) تھوڑی دیر رکے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ (پھر عرفات روانہ ہوئے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 8 ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا اور وہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے، واجب نہیں۔

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ حَتّٰى دَخَلَ اللَّيْلُ وَذَهَبَ ثُلُثُهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ رات گئے پہنچیں حتی کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص 8 ذی الحجہ کو منیٰ نہ جا سکے اور 9 ذی الحجہ کو سیدھا عرفات پہنچ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں نہ ہی کوئی دم یا فدیہ ہے۔

مسئلہ 240 دوران حج منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کو تمام نمازیں قصر ادا کرنا چاہئیں۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ [2] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب التوجه الى منى
[3] كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافرين وقصرها ، باب قصر الصلاة بمنى

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے (مقامی اور غیر مقامی) لوگ تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے حجۃ الودع میں (سب کو) دو رکعتیں (یعنی قصر) نماز پڑھائی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لئے) مدینہ سے مکہ کے لئے نکلے تو (اس تمام عرصہ میں) دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔یہاں تک کہ مدینہ واپس پہنچ گئے۔راوی نے پوچھا کہ ''آپ مکہ میں کتنے دن ٹھہرے؟'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''دس روز۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر 4 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔7,6,5 ذی الحجہ مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔8 ذی الحجہ کو منیٰ، 9 ذی الحجہ کو عرفات اور مزدلفہ، 13,12,11,10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور 14 ذی الحجہ کو مدینہ روانہ ہو گئے۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں قیام دس روز تک رہا۔اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

مسئلہ 241 دوران حج منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کسی بھی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامی لوگوں کو پوری نماز ادا کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 242 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف افاضہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❀❀❀

9 ذِیُ الْحَجَّةِ یَوْمُ الْعَرَفَةِ

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کے مسائل

مسئلہ 243 9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا چاہیے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 238 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ كتاب الصلاة ، ابواب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها

مسئلہ 244 منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر و تہلیل اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتِ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات جانے کے لئے نکلے۔ ہم میں سے کوئی تلبیہ کہہ رہا تھا اور کوئی تکبیر۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تکبیر سے مراد "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا تہلیل سے مراد "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا اور تلبیہ سے مراد "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" پکارنا ہے۔

مسئلہ 245 منیٰ سے سیدھا میدان عرفات پہنچنے کے بجائے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکنا مسنون ہے۔

مسئلہ 246 زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام کا خطبہ سننا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع اور قصر کر کے پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ 247 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل یا سنت نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ 248 ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا مسنون ہے۔

مسئلہ 249 زوال آفتاب سے قبل وقوف عرفہ جائز نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ...... فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ ...... ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] كتاب الحج ، باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى الى عرفات [2] كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں پھر رسول اکرم ﷺ (منیٰ سے عرفات کی طرف) چلے، قریش یقین رکھتے تھے کہ آپ ﷺ مزدلفہ میں ہی قیام فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ (مزدلفہ سے) آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے جہاں وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لئے خیمہ لگایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب آفتاب ڈھل گیا، تو آپ ﷺ نے (اپنی) قصواء اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی (نمرہ) کے بیچ میں تشریف لائے (آج کل مسجد نمرہ اسی جگہ پر ہے) وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ دوبارہ اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر آپ ﷺ (اپنی اونٹنی پر) سوار ہوئے اور (عرفات میں) کھڑے ہونے کی جگہ تشریف لائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① منیٰ سے آکر وادی نمرہ (یا عرنہ) میں زوال آفتاب تک رکنا اور زوال آفتاب کے بعد وادی عرفات میں داخل ہونا افضل ہے لیکن ہجوم کے باعث اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

② حجۃ الوداع میں ''یوم عرفہ'' جمعہ کے روز تھا لیکن آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں قرات جہر سے نہیں کی۔ گویا آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا نہیں کی بلکہ ظہر کی نماز قصر کر کے ادا فرمائی۔

③ اگر کسی شخص کو امام حج کے ساتھ کسی شرعی عذر کے باعث باجماعت نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اسے اپنے خیمہ میں دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) جمع اور قصر ادا کرنی چاہئیں۔ افراد زیادہ ہوں تو باجماعت جمع اور قصر نمازیں ادا کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 250 مقامی اور غیر مقامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھیں۔ آپ ﷺ کا مقامی حضرات کو نماز پوری کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 251 وقوف عرفہ فرض ہے اگر یہ رہ جائے تو حج ادا نہیں ہوتا نہ ہی فدیہ دینے سے اس کی تلافی ہوتی ہے۔

مسئلہ 252 وقوف عرفہ کا وقت 9 ذی الحجہ کے دن زوال سے لے کر 10 ذی الحجہ

کی طلوع فجر تک ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ کچھ لوگ آئے اور حج کے بارے میں پوچھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے جو شخص مزدلفہ کی رات (یعنی 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات) طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو گیا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کسی شخص نے لاعلمی سے یا غلطی سے وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 258

② جو شخص 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے گھڑی بھر کے لئے بھی میدان عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 253 نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد جبل رحمت (پرانا نام جبل آلال) کے قریب وقوف کرنا (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا) مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں کسی بھی جگہ وقوف کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ کا میدان سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے' لہٰذا تم لوگ اپنی قیام گاہوں پر ہی قربانی کر لو اور میں نے یہاں (جبل رحمت کے قریب) وقوف کیا ہے جبکہ پورا میدان عرفات کی جگہ ہے۔۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب فرض الوقوف بعرفة

❷ كتاب الحج ، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف

مَسئلہ 254 میدان عرفات میں وقوف کے لئے قبلہ رو کھڑے ہونا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدَاللّٰهِ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ ..... وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ قبلہ رو ہوئے اور غروب آفتاب تک وقوف فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 255 میدان عرفات میں دوران وقوف ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْاُخْرٰى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (اونٹنی پر سوار) تھا آپ ﷺ نے دعا مانگنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ کی اونٹنی مڑی۔ اس کی نکیل ہاتھ سے گر گئی' تو آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے اس کی نکیل تھام لی اور دوسرا ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے رکھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 256 وقوف کے لئے جبل رحمت کے اوپر چڑھنا یا اس کی طرف منہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 257 وقوف کے لئے میدان عرفات میں آنا ضروری ہے۔

مَسئلہ 258 جس شخص نے غلطی سے یا لاعلمی میں وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا' اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ❸ (صحيح)

---

❶ كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ
❷ كتاب الحج ، باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة
❸ جامع الدعوات ، باب فضل لا حول ولا قوة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی عرنہ (یعنی نمرہ) سے بچے رہو (یعنی اس میں وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی محسر سے بچے رہو اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔'' اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی عرفات اور وادی نمرہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسجد نمرہ کا ایک حصہ وادی عرفات میں ہے اور دوسرا وادی نمرہ میں مسجد کے اندر بورڈ لگا کر اس کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا مسجد نمرہ میں قیام سے قبل حدود عرفات کی تحقیق کر لینی چاہئے تا کہ حج باطل نہ ہو۔

مسئلہ 259 میدان عرفات قبولیت دعا کی بہترین جگہ اور یوم عرفہ قبولیت دعا کا بہترین دن ہے۔

مسئلہ 260 میدان عرفات میں مانگی جانے والی بہترین دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے باپ (شعیب رضی اللہ عنہ) سے شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے وہ یہ ہیں ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مذکورہ دعا کے علاوہ دوران وقوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں ان کی تفصیل احادیث میں نہیں ملتی۔ واللہ اعلم بالصواب!
② دعا مانگنے کے آداب، دعا میں جائز اور ناجائز امور، قبولیت دعا کے الفاظ وغیرہ اور منتخب قرآنی و نبوی دعاؤں کے لئے مولف کی کتاب ''کتاب الدعا'' ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 261 یوم عرفہ آگ سے برأت کا دن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ

[1] صحيح جامع الصغير ، للالبانى ، رقم الحديث 3901

يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلاَئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَاءِ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو آگ سے آزاد کرے اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 262 میدان عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 263 میدان عرفات میں موجود حجاج کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے البتہ غیر حجاج کے لئے جائز ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلاَمِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عرفہ کا دن' قربانی کا دن اور ایام تشریق مسلمانوں کی عید کے دن اور کھانے پینے کے دن ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السُّنَّةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسُّنَّةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السُّنَّةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یوم عرفہ کے روزہ (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ (اس کے ذریعہ) گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادے گا اور یوم عاشورہ (10 محرم) کے روزے (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے ذریعے) وہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب فضل يوم العرفة
❷ كتاب الصيام ، باب في كراهية صوم ايام التشريق
❸ كتاب الصيام ، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر

مسئلہ 264 سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ آنا چاہئے۔

مسئلہ 265 عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے اطمینان' سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ......وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ((اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ)) كُلَّمَا اَتٰى حَبْلاً مِنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلاً حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (وقوف عرفہ کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے (اونٹنی پر) سوار کرایا اور آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اونٹنی کا سر (کجاوے کے) مورک (کجاوے کا وہ حصہ جس میں سوار اپنا پاؤں رکھ سکتا ہے) سے لگ رہا تھا۔ آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرما رہے تھے ''لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔'' (راستے میں) جب کوئی ریت کا ٹیلا آتا تو آپ ﷺ اونٹنی کی مہار ذرا ڈھیلی کر دیتے اور وہ ٹیلے پر چڑھ جاتی حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات چھوڑنے پر ایک جانور کی قربانی واجب ہے۔

مسئلہ 266 منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 279 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

9 ذِی الْحَجَّةِ (لَيْلَةُ الْجَمْعِ)[2]

9 ذی الحجہ (مزدلفہ کی رات) کے مسائل

مسئلہ 267 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

---

1. كتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ
2. 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ آ کر جمع کر کے قصر ادا کی جاتی ہیں اس لئے اس رات کو ''لیلۃ الجمع'' کہتے ہیں۔

مسئلہ 264 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر اور جمع کر کے مزدلفہ میں آ کر ادا کرنی چاہئیں۔

مسئلہ 265 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل ادا نہیں کرنے چاہئیں۔

مسئلہ 266 دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔

مسئلہ 267 مزدلفہ کی رات جاگ کر عبادت کرنے کی بجائے سو کر گزارنا مسنون ہے۔

مسئلہ 268 نماز فجر ادا کرنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر اچھی طرح روشنی پھیلنے تک وقوف کرنا (دعائیں مانگنا) چاہئے۔

مسئلہ 269 آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑا قبل روشنی پھیلتے ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ...... حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ مزدلفہ آ کر آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیں۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے کوئی دوسری نماز (نفل وغیرہ) ادا نہیں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے طلوع فجر تک آرام فرمایا۔ جب صبح نمودار ہوئی تو فجر کی نماز اذان اور اقامت کہنے کے بعد (باجماعت) ادا فرمائی پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام[2] تک تشریف لائے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں، تکبیر و تہلیل کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان فرمائی حتی کہ صبح خوب روشنی ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ سورج طلوع ہونے سے پہلے (منیٰ کے لئے) روانہ ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الحج ، باب حجۃ النبی ﷺ

[2] مشعر الحرام سارے کا سارا مزدلفہ کا نام ہے جہاں آپ ﷺ نے وقوف فرمایا تھا وہاں اب مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص مزدلفہ میں رات بسر نہ کر سکے تو اسے ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

مسئلہ 274 مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت وقت سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلاَةً اِلاَّ لِمِيْقَاتِهَا اِلاَّ صَلاَتَيْنِ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلّٰى الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ہمیشہ وقت پر نمازیں پڑھتے دیکھا ہے سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے (یعنی مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی) اور اس دن نماز فجر آپ ﷺ نے وقت سے پہلے ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 جس شخص نے نماز فجر مزدلفہ میں پالی اس کا وقوف مزدلفہ درست ہوگا اس پر کوئی فدیہ ہے نہ دم۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لاَمَ الطَّائِيِّ ﷺ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبَلٍ اِلاَّ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ صَلاَتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يُدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلاً اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ (ﷺ)! میں قبیلہ طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکایا (جلدی پہنچنے کے لئے) اور اللہ کی قسم! میں نے راستے میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں چھوڑا جس پر (عرفات کے تصور سے) وقوف نہ کیا ہو کیا میرا حج ہے یا نہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص مزدلفہ میں ہماری اس نماز (فجر) میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف (مزدلفہ) کر لیا یہاں تک کہ منیٰ کو روانہ ہوا اور اس سے پہلے وقوف عرفہ بھی کر چکا ہو خواہ رات کے وقت یا دن کے وقت اس کا حج ہو گیا اور میل کچیل دور ہو گیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب الحج ، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة
2. كتاب الحج ، باب ما جاء من ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج

وضاحت : اگر کوئی شخص نماز عشاء کے آخری وقت (آدھی رات) تک کسی وجہ سے مزدلفہ نہ پہنچ سکے تو اسے نماز مغرب اور نماز عشاء دونوں جمع اور قصر کر کے مزدلفہ سے باہر جہاں کہیں ہو وہیں ادا کر لینی چاہئیں اور بعد میں مزدلفہ پہنچ جانا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 276 مزدلفہ کا سارا میدان موقف (وقوف کرنے کی جگہ) ہے ہر حاجی اپنی اپنی قیام گاہ پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگ سکتا ہے لیکن مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (جہاں آج کل مسجد ہے) کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 274,253 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 مزدلفہ میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے لئے قبلہ رو ہونا اور ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 272,254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 278 کمزوروں' بیماروں' بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَاَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ام المومنین) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ اسی لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 مزدلفہ سے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ آنا چاہئے لیکن وادی محسر سے تیزی کے ساتھ گزرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ

---

[1] کتاب الحج ، باب استحباب تقدیم دفع الضعفة من النساء وغیرھن من مزدلفة

وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) وادی محسر سے تیزی سے گزرے۔ راوی بشر نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون اور سنجیدگی کے ساتھ لوٹے اور لوگوں کو بھی سکون اور سنجیدگی سے چلنے کا حکم دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی محسر، مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے جلدی جلدی گزرنے کا حکم دیا ہے۔

مَسئلہ 280 مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ الْفُضَلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے ان کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 281 وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3028 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

10 ذِیْ الْحَجَّه، یَوْمُ النَّحْرِ

10 ذی الحجہ (قربانی کے دن) کے مسائل

مَسئلہ 282 یوم النحر (قربانی کے دن) منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں مارنی چاہئیں پھر قربانی کرنی چاہئے پھر حجامت بنوانی چاہئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا چاہئے۔

❶ ابواب الحج ، باب ما جاء فی الافاضة من عرفات
❷ كتاب المناسك ، باب التلبية فی السير

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَاسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَن يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ ، فَقَالَ ((اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ ؟)) فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مزدلفہ سے منیٰ آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ذبح کیا (پاس ہی) حجام بیٹھا تھا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈنے کا حکم دیا۔ اس نے سر کا دایاں حصہ مونڈ دیا۔ آپ ﷺ نے بال نزدیک بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے حجام کو سر کا بایاں حصہ مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر پوچھا ''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟'' (وہ حاضر ہوئے تو) آپ ﷺ نے وہ بال ان کو عنایت فرما دیئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ہی طواف افاضہ کیا پھر (مکہ سے) منیٰ واپس جا کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر رمی (کنکریاں مارنا)' قربانی' حجامت اور طواف زیارت بالترتیب کرنے افضل ہیں لیکن اگر کوئی شخص جانے بوجھے یا بے جانے بوجھے یا بھول کر آگے پیچھے کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ ((اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ((اِرْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا

[1] كتاب الحج ، باب بيان ان السنة يوم النحر ان يرمى ثم ......

[2] كتاب الحج ، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر

اُخِّرَ اِلاَّ قَالَ اِفْعَلْ وَلاَ حَرَجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں کھڑے ہوئے تا کہ لوگ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کر سکیں۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ''میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے حجامت کروالی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اب قربانی کر لو' کوئی حرج نہیں۔'' دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے کنکریاں مارنے سے قبل لاعلمی میں قربانی کر لی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اب کنکریاں مار لو' کوئی حرج کی بات نہیں۔'' غرض رسول اللہ ﷺ سے تقدیم اور تاخیر کے معاملے میں جو بھی سوال کیا گیا اس کے جواب میں آپ ﷺ نے یہی جواب ارشاد فرمایا ''اب کر لو' کوئی حرج کی بات نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 طواف زیارۃ کے بعد حج کی سعی ادا کرنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 233,232,231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 285 حج کو حج اکبر اور قربانی کے دن (10 ذوالحجہ) کو یوم حج اکبر کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ فَقَالَ ((اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ ((هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز (منیٰ میں) جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ ﷺ نے ادا کیا ارشاد فرمایا ''(لوگو!) یہ کون سا دن ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''قربانی کا دن۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ یوم حج اکبر ہے۔'' اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 286 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز عید ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت : رمی جمرہ عقبہ' قربانی' حجامت اور طواف زیارت کے مسائل بالترتیب آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

❀❀

---

❶ كتاب الحج ، باب جواز تقديم الذبح على الرمى ❷ كتاب المناسك باب يوم الحج الاكبر

رَمْیُ الْجَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ

جمرہ عقبہ کی رمی کے مسائل

مَسئلہ 287 جمرہ عقبہ پر رمی کرنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ ((لِتَاخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لاَ اَدْرِیْ لَعَلِّی لاَ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قربانی کے دن اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے دیکھا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے ”مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس حج کے بعد دوسرا حج کر سکوں یا نہ کر سکوں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی صورت میں رمی نہ کی جا سکے تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگا۔

② رسول ﷺ کے مذکورہ الفاظ فَاِنِّیْ لاَ اَدْرِیْ کی وجہ سے آپ ﷺ کے حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

مَسئلہ 288 جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 294 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 289 جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا افضل وقت طلوع آفتاب کے بعد چاشت کا وقت ہے لیکن کسی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں مارنے کی رخصت ہے۔

مَسئلہ 290 ایام تشریق (13,12,11 ذی الحجہ) میں رمی جمار کا وقت زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ

---

[1] کتاب الحج ، باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا

الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے روز جمرہ عقبہ کو دن چڑھے کنکریاں ماریں جبکہ اس کے بعد (ایام تشریق میں) دن ڈھلے رمی فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْئَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ ((لاَ حَرَجَ)) فَسَالَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ ؟ قَالَ ((لاَ حَرَجَ)) فَقَالَ: رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ ؟ قَالَ ((لاَ حَرَجَ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منیٰ میں لوگ رسول اکرم ﷺ سے سوال پوچھتے آپ ﷺ فرماتے ''کوئی حرج نہیں۔'' ایک آدمی نے پوچھا ''میں نے قربانی سے پہلے حجامت بنوائی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے آدمی نے پوچھا ''میں نے شام کے بعد (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں ماریں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی حرج نہیں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حوض کے اردگرد پڑی ہوئی کنکریاں رمی کے لئے استعمال کرنا جائز ہے البتہ جو کنکریاں حوض کے اندر گری ہوں انہیں دوبارہ رمی کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔
② اگر کنکری ستون (جمرہ) کو نہ لگے لیکن حوض کے اندر گرے تو رمی درست ہوگی
③ اگر کنکری حوض کے اندر نہ گرے تو رمی دوبارہ کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 291 سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا منع ہے خواہ بوڑھے ہوں خواہ بچے' خواتین ہوں یا مریض۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ وَقَالَ : لاَ تَرْمُوْا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیف افراد کو رات کے وقت ہی منیٰ روانہ فرمادیا اور انہیں فرمایا ''جمرہ عقبہ کو سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے قبل رمی کر لے تو اسے سورج طلوع ہونے کے بعد رمی دوبارہ کرنی چاہئے۔

---

1. كتاب الحج ، باب بيان وقت استحباب الرمى
2. كتاب المناسك الحج ، باب الرمى بعد المسآء
3. ابواب الحج ، باب ما جآء فى تقديم الضعفة من جمع بليل

مسئلہ 292 ہر جمرہ کو الگ الگ سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

مسئلہ 293 کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ 294 جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قربانی کے دن) میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کو سات (الگ الگ) کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مٹھی بھر کر ایک ہی مرتبہ سات کنکریاں مارنا جائز نہیں ایسی صورت میں مسنون طریقے کے مطابق دوبارہ رمی کرنا چاہئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگی۔

مسئلہ 295 مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ اور منیٰ دائیں ہاتھ رکھتے ہوئے رمی کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ پر پہنچے تو بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور فرمایا ''اس طرح رمی کی اس ذات نے جس پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 جمرہ عقبہ کی رمی کے فوراً بعد واپس آ جانا چاہئے وہاں رکنا چاہئے نہ دعا مانگنی چاہئے۔

مسئلہ 297 جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رو ہو کر دعاء مانگنا مسنون ہے۔

---

[1] كتاب المناسک الحج ، باب التكبير

[2] كتاب الحج ، باب رمى الجمار بسبع حصيات

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ [1] (صحیح)

ابن شہاب زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو کنکریاں مارتے' جو منیٰ میں قربان گاہ کے نزدیک ہے (یعنی جمرہ اولی) تو اسے سات کنکریاں مارتے' ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ (دعاء کے لئے) اٹھاتے اور دیر تک اسی حالت میں وقوف فرماتے پھر دوسرے جمرے (یعنی جمرہ وسطی) کے پاس آتے۔ اسے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے اسے سات کنکریاں مارتے اور اس کے پاس (دعاء کے لئے) وقوف نہیں فرماتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 رمی جمار کا مقصد اللہ کا ذکر اور اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 299 رمی کے لئے کنکری کا حجم چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو رمی جمار کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 300 چنے کے دانے سے زیادہ بڑی کنکریاں مارنا منع ہے۔

[1] كتاب المناسك الحج ، باب الدعاء بعد رمى الجمار

[2] كتاب الحج ، باب استحباب كون حصى الجمار بقدر حصى الخذف

مَسئلہ 301 سواری پر رمی کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 302 وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ((هَاتَ الْقُطْ لِيْ)) فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِيْ يَدِهِ قَالَ ((بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کی صبح مجھے فرمایا ''آؤ میرے لئے کنکریاں چنو۔'' اس وقت آپ ﷺ (مزدلفہ سے منیٰ جانے کے لئے) اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے لئے ایسی کنکریاں اکٹھی کیں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکے۔ جب میں نے وہ کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو فرمایا ''ہاں! ایسی ہی کنکریاں ٹھیک ہیں۔ (اور یاد رکھو) دین میں مبالغہ کرنے سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو (شدت) نے ہی ہلاک کیا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایام تشریق کے دوران رمی کے لئے کسی بھی جگہ سے کنکریاں لی جا سکتی ہیں۔

مَسئلہ 303 بچوں، بیماروں اور بوڑھوں کی طرف سے رمی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کہا اور ان کی طرف سے کنکریاں بھی ماریں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دوسروں کی طرف سے رمی کرنے والے آدمی کو پہلے اپنی رمی مکمل کرنی چاہئے۔ پھر دوسرے کی طرف سے کرنی چاہئے۔

[1] كتاب المناسك الحج ، باب التقاط الحصى
[2] كتاب المناسك ، باب الرمي عن الصبيان

② یہ ضروری نہیں کہ رمی کرنے والا تینوں جمرات کی رمی مکمل کر کے پھر دوسرے کی طرف سے شروع کرے بلکہ ایک ہی جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے رمی مکمل کرے اور پھر دوسرے کی طرف سے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے جمرے پر رمی مکمل کرنی چاہئے۔

رمی سے متعلق غیر مسنون افعال

① ایام تشریق کی رمی کے لئے مزدلفہ سے کنکریاں چننا۔

② رمی سے قبل کنکریوں کو دھونا۔

③ سات کنکریاں بیک وقت مارنا۔

④ رمی کے وقت اللہ اکبر کے بعد رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمَانِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجًّا مَّبْرُوْرًا کے الفاظ کہنا۔

⑤ قدرت کے باوجود رمی خود نہ کرنا۔

⑥ رمی کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ شیطان کو مار رہے ہیں۔

⑦ رمی کے لئے پتھر یا جوتے استعمال کرنا۔

⑧ رمی کرتے وقت شیطان کو گالیاں دینا۔

⑨ رمی کے لئے جاتے ہوئے ادعیہ اذکار کی بجائے ہنگامہ اور شوروغل کرتے ہوئے جانا۔

⑩ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد دعا ترک کرنا۔

***

اَلنَّحْــــــرُ

قربانی کے مسائل

مسئلہ 304 حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کرنا واجب ہے جو قربانی نہ کر سکے اسے حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات (کل دس) روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ......فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مَکَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَاِنَّهُ لاَ یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلاَثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا ''تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے ۔صفا و مروہ کی سعی کرے اور بال کٹوا کر احرام کھول دے پھر (8 ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے‘ جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے (یعنی استطاعت نہ رکھے) وہ حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات روزے رکھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حج افراد کرنے والے کے لئے قربانی کرنا ضروری نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے ② حج کے دنوں میں تین روزے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں اگر عید سے قبل روزے نہ رکھے جا سکیں تو ایام تشریق (13,12,11 ذی الحجہ) میں رکھے جا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ عام حالت میں حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے ایام تشریق میں روزے رکھنا منع ہیں۔ ③ گھر واپس جا کر سات روزے مسلسل یا الگ الگ رکھنا دونوں طرح جائز ہے ④ اگر کوئی شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور دوران حج بیمار ہو جائے اور تین روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے گھر پہنچ کر دس روزے مکمل کرنے چاہئیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب الحج، باب من ساق البدن معه

مسئلہ 305 منیٰ یا مکہ میں کسی بھی جگہ حج کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّ كُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سارا عرفات موقف ہے سارا منیٰ قربان گاہ ہے۔ سارا مزدلفہ موقف ہے۔ مکہ کی ساری گلیاں راستہ اور قربان گاہ ہیں۔'' اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دم کی قربانی بھی منیٰ اور مکہ سے باہر کرنی جائز نہیں۔

مسئلہ 306 10 ذی الحجہ کی صبح سے لے کر 13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک چار دن قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ [2] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کنکریاں مارنے سے قبل قربانی کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 290 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 308 جانور ذبح کرنے کے آداب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَاَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ ((اِذَا ذَبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور ذبح کرنے سے قبل) چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ چھری کو جانور سے چھپایا جائے اور جب ذبح کرنا ہو تو جلدی جلدی

---

[1] كتاب المناسك ، باب الصلاة بجمع

[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2476

[3] ابواب الذبائح اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح

ذبح کیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 309 قربانی کے وقت جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 310 قربانی سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1] (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے روز دو مینڈھے ذبح کئے۔ دونوں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کرکے یہ آیت پڑھی میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں ہرگز مشرکوں سے نہیں ہوں۔ (سورہ انعام آیت نمبر 78) بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ (سورہ انعام آیت نمبر 163,162) (مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے) یا اللہ! یہ جانور تو نے ہی دیا تھا اور تیرے ہی نام پر میں نے اسے قربان کیا ہے۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک صحیح حدیث میں یہ الفظ بھی ہیں (اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں' یا اللہ! اسے آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔ (ابوداؤد' کتاب الاضاحی باب ما یستحب من الضحایا) لہٰذا قربانی کرتے وقت اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا کے الفاظ کہنا بھی مسنون ہیں۔

مسئلہ 311 دوسرے سے قربانی کروانی جائز ہے لیکن خود کرنا افضل ہے۔

مسئلہ 312 استطاعت کے مطابق ایک سے زیادہ قربانی دینا بھی مسنون ہے۔

مسئلہ 313 اپنے جانور کی قربانی سے گوشت خود کھانا مسنون ہے۔

[1] كتاب المناسك ، باب استحباب توجه الذبيحة للقبلة

مسئلہ 314 قربانی کا سارا گوشت استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ..... ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلاثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلاَ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 315 قربانی کے لئے موٹا تازہ اور عمدہ جانور خریدنا چاہئے۔

مسئلہ 316 خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 317 کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ شخص کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلاَغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے، تو دو موٹے تازے، سینگوں والے، سیاہ رنگ دار، خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کی توحید کی گواہی دینے والے اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے قائل ہیں اور دوسرا محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ذبح کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 318 قربانی کی بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❖ ❖ ❖

---

1. کتاب الحج، باب الحجۃ النبی ﷺ
2. ابواب الاضاحی، باب اضاحی رسول اللہ ﷺ

اَلْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ

سر منڈوانے اور بال کٹوانے کے مسائل

مسئلہ 319 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد سر منڈوانا یا سر کے بال کٹوانا واجب ہے۔

مسئلہ 320 پہلے سر کا دایاں حصہ پھر بایاں حصہ منڈوانا مستحب ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② حلق یا تقصیر ترک کرنے پر ایک دم (مکہ یا منیٰ میں) دینا واجب ہے۔

مسئلہ 321 اگر کسی عذر یا بھول چوک یا لاعلمی کی وجہ سے قربانی سے پہلے حجامت کروالی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 322 حلق یا تقصیر کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ کے الفاظ سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 323 خواتین کو انگشت بھر بال خود یا کسی محرم سے کٹوانے چاہئیں۔

مسئلہ 324 خواتین کے لئے سر کے سارے بال منڈوانا یا کٹوانا منع ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 371 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② بال کٹواتے ہوئے خواتین کو پردے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

مسئلہ 325 سر کے مختلف حصوں سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ کر احرام اتارنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 326 حلق یا تقصیر کے لئے قبلہ رو بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 327 سر کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ ؟ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضَ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے (حدیث کے ایک راوی) نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ (دوسرے راوی) سے پوچھا ''قزع کا کیا مطلب ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ چھوڑ دینا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 328 اگر کوئی مرد یا عورت سعی کے بعد بال کٹوانے بھول جائے تو یاد آنے پر بال کٹوا لینے چاہئیں اور بال کٹوانے کے بعد احرام اتارنا چاہئے اس صورت میں کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ 329 اگر کوئی مرد یا عورت بال کٹوائے بغیر بھول کر احرام اتار دے تو یاد آنے پر اسے دوبارہ احرام باندھ کر بال کٹوانے چاہئیں اور پھر احرام اتارنا چاہئے۔ اس صورت میں بھی کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے میرے امت کی بھول چوک کو معاف فرما دیا ہے اور جو کام زبردستی کرائے جائیں وہ بھی معاف ہیں۔'' اسے حاکم اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 330 بال کٹوانے سے بال منڈوانا افضل ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ))، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ ((وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ كتاب الحج ، باب تفضيل الحلق على التقصير ❷ ارواء الغليل ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 83
❸ كتاب الحج ، باب تفضيل الحلق على التقصير

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی سوال کے جواب میں) فرمایا "اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سر کے بال کٹوانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا "یا اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کیلئے دعاء فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا "یا اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کی دعاء فرمائیں۔" تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چوتھی مرتبہ) ارشاد فرمایا "یا اللہ! بال کٹوانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 331 حجامت کرانے کے بعد ناخن ترشوانا مستحب ہے۔

قَالَ ابْنُ مُنْذِرٍ ثَبَتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَاسَهُ قَلَّمَ ظَفَارَهُ . ذَكَرَهُ فِيْ فِقْهِ السُّنَّةِ[1]

ابن منذر کہتے ہیں یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر منڈایا تو اپنے ناخن بھی ترشوائے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 332 حلق یا تقصیر کے بعد محرم کے لئے بیوی کے سوا تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں، مثلاً خوشبو لگانا، سلے کپڑے پہننا، شکار کرنا وغیرہ۔ شرعی اصطلاح میں اسے "تحلل اول" کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف (زیارت) کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اس خوشبو میں مشک شامل تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہونے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اول کہا جاتا ہے اور تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا ہے جس میں بیوی بھی حلال ہو جاتی ہے۔

◇ ◇ ◇

---

1. کتاب الحج ، باب الحلق و التقصیر
2. کتاب الحج ، باب استحباب الطیب قبل الاحرام

طَـــوَافُ الزِّيَارَةِ

طواف زیارت کے مسائل

مسئلہ 333 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد مکہ مکرمہ آ کر طواف زیارت (یا طواف افاضہ) کرنا فرض ہے۔

مسئلہ 334 طواف زیارت کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ فِیْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ......اَنَّ النَّبِیَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ ((اِنْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع والی حدیث میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے۔ اونٹ ذبح کئے پھر اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور طواف افاضہ کیا۔ ظہر کی نماز مکہ میں ادا کی اس کے بعد بنی عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا ”اے بنو عبدالمطلب! خوب پانی نکالو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ (میرے پانی نکال کر پینے یا پلانے کے بعد) لوگ (خود پانی نکالنے کی سنت ادا کرنے کے لئے) تم سے ڈول زبردستی حاصل کر لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی نکالتا۔“ تب بنی عبدالمطلب کے لوگوں نے پانی کا ایک ڈول (نکال کر) آپ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس سے پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی شرعی عذر کی وجہ سے 10 ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کیا جاسکے تو 13,12,11 ذی الحجہ تک کسی بھی دن کیا جا سکتا ہے۔ اس تاخیر پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ② طواف زیارت موخر کرنے کی صورت میں 12 یا 13 ذی الحجہ کو طواف زیارت اور طواف وداع دونوں کی نیت سے ایک ہی طواف کر لیا جائے تو کافی ہوگا۔ ان شاء اللہ ③ طواف زیارت چونکہ حج کا رکن ہے اس لئے ادا نہ کرنے پر اس کا کفارہ دم یا فدیہ دینے سے اس کی تلافی نہیں ہوتی ④ طواف زیارت کئے بغیر حائضہ کا اس نیت سے طائف

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

جدہ یا ریاض وغیرہ چلے جانا کہ حیض کے بعد واپس آ کر طواف زیارت کر لے گی' جائز نہیں۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 150) (۳) وہ خاتون جو طواف زیارہ سے قبل حائضہ ہو جائے اور کسی ایسے دور دراز ملک سے آئی ہو جہاں سے دوبارہ واپس آنا ممکن نہ ہو اور وہ خاتون مکہ میں رہ کر انتظار بھی نہ کر سکتی ہو تو ایسے خاتون کے لئے اہل علم نے مضبوط لنگوٹ باندھ کر حالت حیض میں طواف زیارہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ واللہ علم بالصواب

مسئلہ 335 طواف زیارت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ شرعی اصطلاح میں اسے ''تحلل ثانی'' کہا جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 154 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 336 طواف زیارت میں رمل درست نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَرْمَلْ فِيْ السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ . رَوَاهُ ابْنِ خُزَيْمَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 337 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 338 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

***

[1] كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ

اَیَّامُ التَّشْرِیقِ

ایام تشریق کے مسائل

مسئلہ 339 طواف افاضہ کے بعد منیٰ واپس آنا ضروری ہے۔

مسئلہ 340 اجر وثواب کے اعتبار سے ایام تشریق سال کے باقی تمام دنوں سے زیادہ افضل ہیں۔

مسئلہ 341 ایام تشریق کی تمام راتیں منیٰ میں بسر کرنی واجب ہیں۔

مسئلہ 342 ایام تشریق میں روزانہ تینوں جمروں (جمرہ اولیٰ' جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ) کو بالترتیب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنی واجب ہیں۔

مسئلہ 343 جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامِ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے دوسرے حصہ میں طواف افاضہ کیا اور ظہر کی نماز بھی ادا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں (اس دوران) زوال آفتاب کے بعد (تینوں) جمرات کو کنکریاں ماریں ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پہلے (جمرہ اولیٰ) اور دوسرے جمرہ (جمرہ وسطیٰ) کے پاس دیر تک

[1] کتاب المناسک ، باب فی رمی الجمار

قیام کیا اور آہ وزاری (سے دعاء) کرتے رہے۔تیسرے جمرہ (جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ ﷺ نے وقوف نہیں فرمایا۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کوئی شخص 13,12,11 ذی الحجہ (تین ایام) منیٰ میں بسر نہ کرنا چاہے تو 12,11 کے دو دن بسر کرنے کے بعد واپس آ سکتا ہے۔(ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 33)

② 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حجاج کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل آنا چاہئے اگر منیٰ میں سورج غروب ہو گیا اور 13 ذی الحجہ کی رات شروع ہو گئی تو 13 ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا بھی واجب ہو جائے گا۔

③ ایام تشریق میں زوال سے پہلے کی گئی رمی دہرانی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

④ تینوں جمرات کی بالترتیب رمی کرنا واجب ہے اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ درست ترتیب کے ساتھ رمی کرنی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

⑤ بلا عذر ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گزارنے پر دم واجب ہے۔

⑥ 12 ذی الحجہ کو رمی کرنے سے قبل منیٰ چھوڑنا منع ہے ایسا کرنے والے پر دم واجب ہوگا۔

⑦ شرعی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی رمی 12 ذی الحجہ کے ساتھ کرنی جائز ہے۔واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 344 کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایام تشریق کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷛ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے ایام تشریق کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایام تشریق کھانے پینے کے دن

---

[1] كتاب الحج ، باب وجوب المبيت بمنى ليالي ايام التشريق

[2] مختصر صحيح مسلم ، لالباني ، كتاب الصيام ، باب كراهية الصيام ايام التشريق

ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں ‘‘ ۔ سے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَيَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَلَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَاَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی اور دن نہیں۔ جس میں کیے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو (ان دنوں کے اعمال کے مقابلے میں) زیادہ محبوب ہوں۔ لہٰذا ان دنوں میں کثرت سے لَا اِلٰهَ اِلَّا للّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں درج ذیل الفاظ سے تکبیر و تہلیل فرمایا کرتے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ (ابن ابی شیبہ)

مسئلہ 346 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو اسی روز 13 ذی الحجہ کو رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 347 طواف وداع کے بعد رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 348 ایام تشریق کے دوران روزانہ نفلی طواف کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ كُلَّ لَيْلَةٍ مَادَامَ بِمِنًى . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (ایام تشریق کے دوران) جب تک منیٰ میں رہے روزانہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے رہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 349 ایام تشریق کے دوران تمام نمازیں مسجد خیف میں ادا کرنا مستحب ہے۔

---

[1] منتقى الاخبار ، كتاب العيدين ، باب الحث على الذكر والطاعة فى ايام العشر وايام التشريق

[2] كتاب الحج ، باب زيارة البيت كل ليلة من ليالى منى

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا صَلَّى فِيْ الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 350 جو متمتع یا قارن حاجی قربانی نہ دے سکے وہ ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهُدٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس (حاجی) کے جو قربانی نہ دے سکے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊
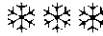
❶ تحذير المساجد من اتخذ القبور مساجد للالباني ، ص72-73 ، الطبعة الرابعة

❷ كتاب الصيام ، باب صيام ، ايام التشريق

طَوَافُ الْــــوَدَاعِ

طواف وداع

مسئلہ 351 حج مکمل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے سے قبل طواف وداع کرنا واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

وضاحت : ① طواف وداع ترک کرنے پر ایک دم واجب ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 123)

② 12 ذی الحجہ کو طواف وداع ادا کرنے کے بعد منیٰ آ کر رمی کرنا درست نہیں۔

③ اہل جدہ یا اہل طائف کا 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے ہی جدہ یا طائف اس نیت سے عمداً واپس چلے جانا تاکہ ہجوم کم ہونے کے بعد واپس آ کر طواف وداع ادا کرلیں گے جائز نہیں۔ ایسا کرنے پر ایک دم واجب ہوگا۔

④ اہل جدہ یا اہل طائف میں سے اگر کوئی شخص لاعلمی کی بنیاد پر طواف وداع ادا کئے بغیر جدہ یا طائف چلے جائیں تو وہ واپس آ کر طواف وداع کر سکتے ہیں جس پر دم نہیں۔

⑤ طواف وداع صرف اسی وقت ادا کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو، زیارات کے وقت طواف وداع کر کے دن دوسرے شہروں کو جانا درست نہیں۔

⑥ عمرہ ادا کرنے کے بعد طواف وداع کرنا واجب نہیں، مستحب ہے۔

⑦ مکہ کے لوگ طواف وداع سے مستثنیٰ ہیں۔

مسئلہ 352 حائضہ کو طواف وداع کے بغیر مکہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا

[1] كتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض

اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ (مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے) ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو۔ البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی ہے (کہ وہ طواف کئے بغیر مکہ مکرمہ سے چلی جائے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 353 طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں باہر نکلنا سنت سے ثابت نہیں۔

❶ کتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض

حَجُّ النِّسَــــــاءِ

خواتین کا حج

مسئلہ 354 عورت اگر خود مالدار ہو تو اس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 355 خواتین پر حج فرض ہونے کے لئے مالی استطاعت کے علاوہ محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 356 کسی عورت کا غیر محرم مرد کو محرم بنا کر حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 357 جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے دوران عدت حج کا سفر کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 40 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 358 کسی عورت کا محرم کے بغیر خواتین کے گروپ میں شریک ہو کر حج کا سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 359 خواتین کو حج کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 7 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 360 حج یا عمرہ کے لئے آنے والی خواتین کو احرام باندھنے کے لئے حالت حیض یا نفاس میں بھی غسل کرنا چاہیئے بشرطیکہ بیماری کا خوف نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ يَامُرُهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے باعث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حالت نفاس میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا (اپنی بیوی) سے کہیں غسل کرکے احرام باندھ لیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 361 عورت حالت حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام ارکان حج ادا کرسکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 362 عورت کا حالت احرام میں سر کے بالوں کو باندھنا یا احرام کے لئے خصوصی لباس سلوانا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئله 363 حالت احرام میں عورت کو ممکن حد تک پردہ کا اہتمام کرنا چاہئے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 364 عورت کے لئے طواف قدوم میں رمل سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئله 365 دوران سعی عورت کا ملین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان بھاگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئله 366 عورت کے لئے سارے سر کے بال کتروانا یا منڈوانا منع ہے اسے صرف دو انگلی کے برابر بال کتروانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتیں سر نہ

❶ كتاب الحج ، باب احرام النفساء

❷ كتاب المناسك ، باب الحلق والتقصير

منڈوائیں بلکہ صرف بال کٹوائیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 367 حج ادا کرنے والی حائضہ خواتین کو طواف وداع نہ کرنے کی رخصت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 352 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 368 عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج ادا کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِمْرَأَةٍ كَانَ لَهَا زَوْجٌ وَ لَهَا مَالٌ فَلاَ يَأْذَنُ لَهَا فِي الْحَجِّ قَالَ ((لَيْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلاَّ بِاِذْنِ زَوْجِهَا)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا شوہر ہے اور عورت خود مالدار ہے۔ شوہر اسے (نفلی) حج کی اجازت نہیں دیتا' اس عورت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسی عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر نہیں جانا چاہئے۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

❋❋

[1] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب حج المراة

حَـــــجُّ الصَّبِيِّ

بچہ کا حج

مَسئله 369 نابالغ بچوں کو حج کروانا چاہئے اس کا ثواب بچے کے علاوہ والدین کو بھی ملتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوْا : الْمُسْلِمُوْنَ ، فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ ((رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روحاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے آپ ﷺ نے پوچھا ”تم کون لوگ ہو؟“ انہوں نے جواب دیا ”ہم مسلمان ہیں۔“ پھر قافلہ والوں نے پوچھا ”آپ کون ہیں؟“ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا ”میں اللہ کا رسول ہوں۔“ قافلہ میں سے ایک خاتون اپنے بچے کو اٹھا لائی اور آپ ﷺ سے پوچھا ”کیا اس بچے کا حج ہو جائے گا؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! ہو جائے گا اور ثواب تمہیں ملے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① میقات پر پہنچ کر بچے کے سرپرست کو بچے کی طرف سے نیت کرنی چاہئے کہ میں اس بچے کو محرم بناتا ہوں ② اگر بچہ (لڑکا) سمجھدار ہو تو اسے احرام کی چادریں پہنانی چاہئیں اگر بچہ کم سن یا شیر خوار ہو تو اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک چادر میں لپیٹ لینا چاہئے یہی اس کا احرام ہوگا ③ حسب ضرورت بچے کو حالت احرام میں پلاسٹک کی نیکر یا پیمپر وغیرہ لگانا جائز ہے ④ بچے کی طرف سے ان کے کسی ایک سرپرست کو تلبیہ کہنا چاہئے ⑤ بچے کو اٹھا کر طواف یا سعی کی جائے تو حامل اور محمول دونوں کی بیک وقت سعی ہو جاتی ہے ⑥ طواف کے بعد باشعور بچے کو مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھوانی چاہئے ⑦ طواف کے بعد بچے کو بھی زمزم پلانا چاہئے ⑧ سعی کے بعد بچے کا حلق یا قصر کروانا چاہئے ⑨ ایام حج میں بچے کے سرپرست کو بچے کی طرف سے رمی کرنا چاہئے ⑩ ہر بچے کی طرف سے حسب احکام حج الگ الگ قربانی دینی ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئله 370 بچے کی طرف سے احرام کی خلاف ورزی یا کسی دوسری غلطی پر کوئی دم یا

[1] كتاب الحج ، باب صحة حج الصبى واجر من حج به

فدیہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 371 بچپن میں حج کرنے والے بچوں کو بلوغت کے بعد حج فرض ہونے پر دوبارہ حج کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ حَجَّةً اُخْرٰى وَاَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ حَجَّةً اُخْرٰى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو بچہ حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو (استطاعت ملنے پر) اسے دوبارہ حج کرنا چاہئے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد کیا گیا' تو اسے (استطاعت ملنے پر) دوبارہ حج کرنا چاہئے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

✧✧✧

---

[1] فقه السنة ، كتاب الحج ، باب حج الصبي والعبد

اَلْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے مسائل

(ا) اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ

زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنا

مسئلہ 372 صاحب استطاعت لیکن بوڑھا، کمزور، مفلوج یا دائمی مریض اپنے مال میں سے کسی ایسے شخص کو حج کرادے جو پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، تو اس معذور شخص کا حج ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

مسئلہ 373 اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ شخص کی طرف سے نفلی حج ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب حج کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے، دونوں کو ملے گا۔ ان شاءاللہ!

مسئلہ 374 عورت، مرد کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ ((نَعَمْ)) وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (حج کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] کتاب الحج ، باب الحج عن العاجز لزمانة و هرم

کے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھنے لگی۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ (ہاتھ سے پکڑ کر) دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرا باپ بوڑھا ہے، سواری پر سوار نہیں ہو سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں! کر سکتی ہو۔" یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ ((مَنْ شُبْرُمَةَ ؟)) قال : اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ ((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک کہتے سنا تو پوچھا "شبرمہ کون ہے؟" اس نے عرض کیا "میرا بھائی! یا کہا "میرا قریبی رشتہ دار۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟" اس نے عرض کیا "نہیں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پہلے اپنا حج ادا کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 375 زندہ، صاحب استطاعت اور صحت مند آدمی کی طرف سے حج بدل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 376 حج بدل میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھتے وقت حج کروانے والے کا نام لینا چاہئے لیکن اگر یاد نہ رہے تو حج میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 377 کسی دوسرے شخص کی طرف سے عمرہ یا حج ادا کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو پھر اس عمرہ یا حج کو کسی تیسرے شخص کے نام سے ادا کرنا جائز نہیں۔

---

[1] كتاب المناسك ، باب الرجل يحج عن غيره

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 25 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 378 کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کے علاوہ عمرہ کرنا بھی جائز ہے اس کا اجروثواب حج وعمرہ کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے دونوں کو ملے گا۔ انشاء اللہ!

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ بْنِ عَقِیْلِیْ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلاَ الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ ؟ قَالَ ((حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ))رَوَاهُ النِّسَائِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ بوڑھا ہے حج کی طاقت نہیں رکھتا نہ عمرہ کی اور نہ ہی اونٹ پر سوار ہونے کی (اس کے لئے کیا حکم ہے؟)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہو تو ایک وقت میں صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی عمرہ یا حج کی نیت کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

(ب) اَلْحَجُّ عَنِ الْمَیِّتِ

میت کی طرف سے حج ادا کرنا

مسئلہ 379 حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہو جائے گی خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

مسئلہ 380 صاحب استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کے مال میں سے حج ادا کریں' تو فوت ہونے والے شخص کا

[1] کتاب الحج ، باب العمرة عن رجل الذی لا یستطیع

فرض حج ادا ہو جائے گا' خواہ فوت ہونے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

مَسئلہ 381 مرد، عورت کی طرف سے حج ادا کرسکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا أَ رَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی' لیکن مرنے سے قبل حج نہیں کرسکی' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں! اس کی طرف سے حج کر' ہاں! دیکھو اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ کا قرض ادا کرو۔ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتٰى اَخُوْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((أَ رَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ ((فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی' فوت ہوئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا ادا کرتا؟" اس نے کہا "ہاں، یارسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "تو پھر اللہ کا قرض ادا کرو اور اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⌘⌘⌘

[1] كتاب الحج ، باب الحج والنذور عن الميت و ......

[2] كتاب المناسك ، باب الحج عن الميت والذى نذر ان يحج

حُرْمَةِ مَكَّةِ الْمُكَرَّمَةِ

مکہ مکرمہ کی حرمت کے مسائل

مَسئلہ 382 شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز سے ہی قابل احترام بنایا ہے۔

مَسئلہ 383 حرم مکہ کی حدود میں کسی جانور کا شکار کرنا' شکار کو ڈرانا یا اس کا پیچھا کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 384 حرم مکہ میں از خود اگنے والے درختوں' پودوں اور ہری گھاس کو کاٹنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ...... يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے ہی اس شہر کو محترم ٹھہرایا ہے اور وہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمت سے قیامت تک محترم رہے گا مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس شہر میں قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی بھر کے لئے حلال ہوا تھا پس وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمت کے تحت قیامت تک کے لئے قابل احترام شہر ہے لہٰذا اس (میں از خود اگے ہوئے درخت) کا کانٹا نہ توڑا جائے نہ اس میں شکار

[1] كتاب الحج ، باب تحريم صيد مكة و تحريم صيدها

بھگایا جائے نہ اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اسے (مالک تک) پہنچائے اس کی (خورو) سبز گھاس نہ کاٹی جائے۔" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! اذخر (کی اجازت دے دیجئے) کہ یہ لوگوں کے چولہوں (میں جلانے کے لئے) اور گھروں (میں چھتوں میں ڈالنے کے لئے) استعمال ہوتی ہے۔" تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کی اجازت ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 385 حرم مکہ کی حدود کا تعین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حرم مدنی کی حدود کا تعین رسول اکرم ﷺ نے کیا ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عليه السلام حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّىْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا)) يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ یعنی مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم مکی کی جو حدود متعین فرمائیں وہ درج ذیل ہیں۔ شمال کی طرف مکہ مکرمہ سے چار میل (تنعیم تک) مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل (جعرانہ تک) شمال مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً نو میل (وادی نخلہ تک) مغرب کی طرف مکہ مکرمہ سے آٹھ میل حدیبیہ (نیا نام شمیسی) تک۔ حکومت نے علامت کے طور پر چاروں سمتوں میں مذکورہ مقامات پر سفید ستون بنائے ہوئے ہیں۔

مسئلہ 386 مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءِ الزُّهْدِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ ((وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّىْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عدی حمراء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے اوپر کھڑے یہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے "اللہ کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ

[1] كتاب الحج ، باب فضل المدينة و دعا ......

[2] ابواب المناقب ، باب فى فضل مكة

محبوب ہے۔ اگر میں یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِمَکَّۃِ ((مَا اَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّکِ اِلَیَّ وَلَوْلاَ اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْکِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ))رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ''تو کیا ہی اچھا شہر ہے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 387 دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلاَّ سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلاَّ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلاَّ عَلَیْہِ الْمَلاَئِکَۃُ صَافِیْنَ تَحْرُسُہَا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال کا گزر نہ ہو سوا مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف در صف پہرہ دے رہے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 388 مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَحْمِلَ بِمَکَّۃَ السِّلاَحَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 389 مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام، میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

---

1. ابواب المناقب ، باب فی فضل مکۃ
2. کتاب الفتن ، باب قصۃ الجساسۃ
3. کتاب الحج ، باب النھی من حمل السلاح بمکۃ من غیر حاجۃ

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ وَصَلاَةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْهِ سِوَاهُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا اجر (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 390 دنیا میں سب سے پہلے مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام کی تعمیر کی گئی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ ؟ قَالَ ((اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ ((اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی)) قُلْتُ : کَمْ بَیْنَهُمَا ؟ قَالَ ((اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَاَیْنَمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلاَةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسجد حرام'' میں نے عرض کیا ''اس کے بعد کون سی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسجد اقصیٰ'' میں نے عرض کیا ''ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ حائل ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''چالیس سال! اور تجھے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ وہ جگہ مسجد (ہی) ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 391 مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام، نماز کے ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((یَا بَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی اٰیَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے بنوعبد مناف! بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرو خواہ دن اور رات کا کوئی سا وقت ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3732
❷ کتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب المساجد و مواضع الصلاة
❸ ابواب الحج ، باب ما جاء فی الصلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن یطوف

حُرْمَةُ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ کی حرمت کے مسائل

مَسئله 392 مدینہ منورہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرمت والا ہے جس میں درخت کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 385 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 393 مدینہ منورہ کا دوسرا نام ''طابہ'' ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمّٰى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 394 مدینہ منورہ میں طاعون کی بیماری کبھی نہیں پھیلے گی اور نہ اس میں دجال داخل ہو سکے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَّ يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلاَ الدَّجَّالُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں نہ کبھی طاعون پھیل سکتا ہے نہ دجال داخل ہو سکتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 395 مدینہ میں موت تک مستقل قیام رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا

---

[1] كتاب الحج ، باب المدينة تنفى خبثها و تسمى ......

[2] كتاب فضائل المدينة ، باب لا يدخل الدجال المدينة

باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو (یعنی یہاں آ کر موت تک قیام کر سکتا ہو) اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہئے کیونکہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 396 مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنی برکت رکھی گئی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ! مکہ کو تو نے جتنی برکت عطا فرمائی ہے، مدینہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 مدینہ میں مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ قیامت کے روز سفارش کریں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے (مدینہ میں قیام کے دوران آنے والی) مشکلات و مصائب پر صبر کیا قیامت کے روز میں اس (کے ایمان) کی گواہی دوں گا یا فرمایا ''اس کی سفارش کروں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 398 مدینہ منورہ میں قیامت تک اہل ایمان باقی رہیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

❶ ابواب المناقب ، باب ما جاء في فضل المدينة ❷ كتاب فضائل المدينة باب
❸ كتاب الحج ، باب الترغيب في سكنى المدينة ❹ كتاب فضائل المدينة ، باب الايمان يارز الى المدينة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اسی طرح واپس آ جائے گا جس طرح سانپ پھر پھرا کر اپنے بل میں واپس آ جاتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 399 مدینہ منورہ کے پہاڑ "اُحد" سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی خَيْبَرَ اَخْدُمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ رَاجِعًا وَبَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں خیبر جانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گھر سے نکلا) وہاں خیبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ واپس لوٹے' احد پہاڑ دکھائی دیا تو فرمایا "یہ پہاڑ وہ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 400 مدینہ منورہ کی کھجور "عجوہ" جنت کا پھل ہے جس میں زہر اور جادو کے لئے شفا رکھی گئی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے اور اس میں زہر کے لئے شفاء ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھائے گا اس کو اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔" اسے بخاری نے

[1] كتاب الجهاد ، باب الخدمه فى الغزو

[2] كتاب الطب ، باب ما جاء فى الكمأة و العجوه

[3] كتاب الاطعمه ، باب العجوة

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 401 مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 402 مدینہ منورہ میں ننگے پاؤں داخل ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 403 مدینہ منورہ کی عمارتیں نظر آنے پر مروجہ الفاظ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ ...... پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ 404 مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

زِيَارَةُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

زیارت مسجد نبوی ﷺ کے مسائل

مَسْئلہ 405 مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کرنے اور اس میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ ((لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں "تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا (زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے) سفر اختیار نہ کیا جائے ① مسجد نبوی ② مسجد حرام اور ③ مسجد اقصیٰ۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 406 مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد سے ہزار گناہ زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری اس مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 407 مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت عام مساجد کی دعا مانگنا مسنون ہے۔

---

① كتاب الحج ، باب فضل المساجد الثلاثة

② كتاب الحج ، باب فضل الصلاة بمسجدی مكة والمدينة

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ ((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)) وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوحمید یا ابواسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ یہ دعا مانگے ''یا اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا مانگے ''یا اللہ! میں تیرے فضل کا طالب ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 408 مسجد میں داخل ہونے کے بعد پہلے تحیۃ المسجد ادا کرنی چاہئے پھر قبر مبارک پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جَالِسٌ بَیْنَ ظَھْرَانِی النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ؟)) قَالَ : فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَاَیْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ، قَالَ ((فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسَ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا نہ کر لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 409 مسجد نبوی ﷺ میں اگر روضۃ الجنۃ میں عبادت کرنے کا موقع مل جائے تو وہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

---

[1] کتاب المساجد ۔ باب ما یقول اذا دخل المسجد

[2] کتاب صلاۃ المسافرین ، باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین.....

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ریاض الجنۃ کو سفید سنگ مرمر کے ستونوں اور سفید قالینوں سے نمایاں کیا گیا ہے اس جگہ کا دوسرا نام ''روضہ شریف'' ہے اور جہاں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے اُسے حجرہ شریف کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 410 نفاق اور جہنم سے برأت کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا اہتمام کرنا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت : من صلی فی مسجدی اربعین صلاة کتبت له براة من النار ونجاة من العذاب وبراة من النفاق ترجمہ: جس شخص نے میری مسجد میں قضا کئے بغیر (مسلسل) چالیس نمازیں ادا کیں اس کے لئے آگ سے برأت، عذاب سے نجات اور نفاق سے برأت لکھی جائے گی) طبرانی کی مذکورہ بالا حدیث اور اسی مضمون کی ترمذی اور ابن ماجہ کی احادیث ضعیف ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للا لبانی الجزء الاول' حدیث نمبر 364

مسئلہ 411 مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد الٹے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 412 مسجد نبوی ﷺ میں ہر نماز کے بعد بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

◆◆◆

[1] کتاب الصلاة فی مسجد مکة والمدینة

زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

قبر مبارک ﷺ کی زیارت کے مسائل

مسئلہ 413 آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 405 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 414 مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 415 قبر مبارک کے سامنے باادب کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہہ کر سلام کہنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1] (صحيح)

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آ کر مسجد تشریف لاتے تو (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر پر حاضر ہوتے اور یوں سلام کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام کرتے) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ . اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سلام کے لئے تشہد کے یہ الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہنے بھی درست ہیں۔

مسئلہ 416 قبر مبارک پر سلام کہنے کے بعد درود شریف پڑھنا بھی مستحب ہے۔

---

[1] فضل الصلاة على النبي للامام اسماعيل بن اسحاق الجهضمي ، رقم الحديث 100

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ (ﷺ) فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر درود شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر درود بھیجنے سے مراد ان کے لئے دعاء کرنا ہے۔

مسئلہ 417 نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ :قُوْلُوْا ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ (علیہ السلام) وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ (علیہ السلام) إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ (علیہ السلام) وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ (علیہ السلام) إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا "یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ پر سلام کہنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہو اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت نازل فرمائی تھی۔ بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور بزرگ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 418 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا،

---

1. كتاب الصلاة ، باب ما جاء في الصلاة على النبي ﷺ
2. كتاب التفسير ، باب قوله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبي (ﷺ)

رکوع کی طرح جھکنا، سجدہ کرنا یا تلاوت اور ذکر کے لئے بیٹھنا، اس کا طواف کرنا اس کی طرف منہ کر کے دعاء کرنا یا نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَا اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 419 ہر نماز کے بعد درود و سلام کے لئے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری کا اہتمام کرنا اور وہاں دیر تک کھڑے رہنا درست نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلاَ تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں نفل نماز پڑھو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو) اور میری قبر کو تہوار نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 420 خواتین کا زیارت کے لئے بار بار نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر آنا پسندیدہ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 421 قبر مبارک کی زیارت کا واجب ہونا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

---

1. احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 216
2. کتاب المناسک ، باب زیارة القبور
3. ابواب الجنائز ، باب کراهية زيارة القبور للنساء

قبر مبارک کی زیارت کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔ اسے طبرانی' دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد نمبر 1' حدیث نمبر 47

② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔'' اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد نمبر 1' حدیث نمبر 45

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی' قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی جلد نمبر 5' حدیث نمبر 5619

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد نمبر 5' حدیث نمبر 5618

⑤ آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے ارادتاً میری (قبر کی) زیارت کی' وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا جس نے مدینہ میں قیام کیا اور اس دوران آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا' جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا اللہ اسے قیامت کے دن امن دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح للالبانی کتاب الحج حرم المدینہ حرسا اللہ تعالیٰ الفصل الثالث

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی

زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد نمبر 1' حدیث نمبر 46

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے حالت اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا'' اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد نمبر 1' حدیث نمبر 4

قبر مبارک کی زیارت کے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا۔

② مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد ادا کئے بغیر سیدھے قبر مبارک پر چلے جانا۔

③ قبر مبارک کی طرف منہ کر کے دعا کرنا۔

④ حصول برکت کے لئے قبر مبارک کی جالیوں' دیواروں' دروازوں کو چھونا' بوسے دینا یا اپنے جسم سے لگانا۔

⑤ قبر مبارک پر کھڑے ہو کر غیر مسنون درود مثلاً درود تاج' درود لکھی' درود ماہی' درود اکبر' درود مقدس اور درود تنجینا وغیرہ پڑھنا۔

⑥ اپنی حاجتیں اور مرادیں کاغذ پر لکھ کر جالیوں کے اندر پھینکنا۔

⑦ قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کے لئے بیٹھنا۔

⑧ قبر پر بیٹھ کر مراقبہ کرنا۔

⑨ قبر پر درود و سلام کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا ..... تلاوت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استغفار کی درخواست کرنا۔

⑩ درود و سلام پڑھنے کے بعد اَلشَّفَاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْاَمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَوَسَّلُ بِكَ يَا رَسُوْلَ لِلّٰهِ بَجَاهِ مُحَمَّدٍ اشْفِنِيْ يَا اللّٰهُ جیسے کلمات کہنا۔

⑪ ہجوم کے باوجود درود و سلام پڑھنے کے لئے قبر پر آنا۔

⑫ دعاء کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ بنانا۔

⑬ یہ عقیدہ رکھنا جس طرح رسول ﷺ اپنی حیات طیبہ میں ہماری گزارشات سنتے تھے اب بھی اسی طرح ہماری گزارشات سن رہے ہیں۔

⑭ یہ عقیدہ رکھنا کہ درود و سلام کے لئے حاضر ہونے والوں کے احوال' اعمال اور نیتوں کو آپ ﷺ جانتے ہیں۔

⑮ یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر مانگی گئی دعاء ضرور قبول ہوگی۔

⑯ قبر مبارک کی زیارت کے بعد الٹے پاؤں واپس پلٹنا۔

⑰ مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔

⑱ رجب' شعبان یا رمضان میں قبر مبارک کی زیارت کا خصوصی اہتمام کرنا۔

⑲ قبر مبارک پر اعتکاف کرنا یا قبر کا طواف کرنا۔

⑳ قبر مبارک کے سامنے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر بے حس و حرکت کھڑے ہونا۔

㉑ بارش کے بعد قبر مبارک کے سبز گنبد سے گرنے والے قطروں کو تبرک کے طور پر جمع کرنا۔

㉒ قبر مبارک کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

OOO

زِيَارَةُ مَسْجِدِ قُبَاءَ

مسجد قباء کی زیارت کے مسائل

مَسئله 422 مسجد قباء کی زیارت کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور کبھی پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 423 مسجد قباء میں تحیۃ المسجد ادا کرنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهُ عَدْلَ عُمْرَةٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قباء میں آ کر (دو رکعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئله 424 مسجد قباء کے علاوہ ثواب کی نیت سے مدینہ منورہ کی باقی مساجد کی زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت : تاریخی مقامات کی حیثیت سے دیگر مقامات کو دیکھنا معیوب نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

❖ ❖ ❖

[1] كتاب الحج ، باب فضل مسجد قباء

[2] كتاب المساجد ، باب فضل مسجد قباء والصلاة فيه

زِيَارَةُ الْقُبُــــــوْرِ

قبروں کی زیارت کے مسائل

مسئلہ 425 مدینہ منورہ کے قبرستان (جنت البقیع) اور شہداء احد کی قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب محمد (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کرلیا کرو۔ قبر کی زیارت کرنا آخرت کی یاد دلاتی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 426 زیارت قبور کے موقع پر درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبرستان جانے کے لئے رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے ''اے اس گھر کے رہنے والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اہل بقیع کے لئے دعا کرتے ہوئے آخر میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ بھی سنت سے ثابت ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ یا اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔

مسئلہ 427 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد جنت البقیع کی زیارت کا خصوصی اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

[1] ابواب الجنائز، باب الرخصة في زيارة القبور
[2] كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبر والدعا

خُطُبَاتُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

خطبات حجۃ الوداع

مسئلہ 428 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی ''قصواء'' پر سوار ہو کر وادی عرنہ کے آخری حصہ تک تشریف لائے (جہاں اب مسجد نمرہ ہے) اور اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَ قَالَ ((إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّی فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟)) قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَی النَّاسِ ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (عرفات میں) خطبہ ارشاد فرمایا ''مسلمانو! تمہارے خون اور مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح حرمت

[1] کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

والے ہیں‘ جس طرح آج کا یہ دن حرمت والا ہے‘ اس (حرمت والے) مہینے میں اور تمہارے اس (حرمت والے) شہر میں۔ خبردار! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے (یعنی ختم کردی گئی ہے) اور زمانہ جاہلیت کے خون بھی ختم کردیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون معاف کرتا ہوں یہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنوسعد میں دودھ پیتا تھا اور اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا۔ زمانہ جاہلیت کے سود بھی ختم کردیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود معاف کرتا ہوں جو کہ عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا معاف کردیا گیا ہے۔ عورتوں کے حقوق (کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ تم لوگوں نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور ان کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم سے جائز ہوا ہے اور سنو! مردوں کا حق اپنی عورتوں پر یہ ہے کہ وہ (یعنی عورتیں) تمہارے بستر پر (یعنی تمہارے گھر میں) کسی ایسے آدمی کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر عورتیں ایسا کریں تو انہیں ایسا مارو جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے اور ہاں! عورتوں کا حق مردوں پر یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق انہیں روٹی کپڑا مہیا کریں۔ (خبردار!) میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھامو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب! (قیامت کے دن) تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا‘ تم لوگ کیا جواب دو گے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ حق رسالت ادا کیا اور (اپنی امت کی) خیر خواہی کی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ''اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا!'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 429 درج ذیل خطبہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں ہی ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْمُخَضْرَمَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ ((اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا ؟ وَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟وَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟قَالُوْا :هٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَّشَهْرٌ حَرَامٌ وَّيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ :اَلاَ وَاِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَلاَ وَاِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاُكَاثِرُ بِكُمْ

الْاُمَمِ فَلاَ تُسَوِّدُوْا وَجْهِيْ اِلاَّ وَاِنِّيْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّيْ اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُصَيْحَابِيْ ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اپنی کان کٹی) اونٹنی پر سوار تھے اور ارشاد فرمایا ''لوگو! کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ یہ کون سا مہینہ ہے؟ یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یہ حرمت والا شہر ہے' حرمت والا مہینہ ہے اور حرمت والا دن ہے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خبردار! تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس مہینے کی حرمت۔ اس (حرمت والے) شہر میں اور اس (حرمت والے) دن میں۔ خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ مجھے رسوا نہ کرنا اور سنو! بعض لوگوں کو میں (سفارش کر کے) جہنم سے بچاؤں گا جبکہ بعض دوسرے لوگ مجھ سے چھین لئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا یارب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''اے نبی! تو نہیں جانتا تیرے بعد انہوں نے (دین میں) کون کون سی نئی چیزیں ایجاد کر لیں (یعنی بدعات شروع کر دیں)'' ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 430 قربانی کے دن (10 ذی الحجہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلاَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ ؟)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ :((فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلاَ لاَ يَجْنِيْ جَانٍ اِلاَّ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلاَ يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلاَ مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلاَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَيَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهَا اَلاَ وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ) اَلاَ وَاِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ. لَكُمْ رُؤُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُوْنَ وَلاَ

[1] كتاب المناسك ، باب الخطبة يوم النحر

تُظْلَمُوْنَ اَلا یَا اُمَّتَاہُ هَلْ بَلَّغْتُ ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ :((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .رَوَاهُ ابْنِ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (آپ ﷺ نے فرمایا) ''اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟'' آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''حج اکبر (قربانی) کا دن۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس شہر مکہ میں' اس (حج کے) مہینہ میں' آج (قربانی کے دن) تمہارے خون' مال عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ خبردار! جو قصور کرے گا اس کا وبال اسی پر ہو گا' باپ کے قصور کا بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا باپ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ خبردار! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ اس شہر (مکہ) میں کبھی اس (شیطان) کی عبادت کی جائے گی۔ لہٰذا اب وہ اسی بات پر راضی ہے کہ (شرک کے علاوہ) دوسرے اعمال، جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو، ان میں اس کی پیروی کی جائے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے (چچا حارث بن عبدالمطلب) کا خون معاف کرتا ہوں (جنہیں ہذیل نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب وہ بنولیث میں دودھ پیتے تھے) اور سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کئے جاتے ہیں ہاں! البتہ اصل زر کے تم حق دار ہو تاکہ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ خبردار! اے میری امت کے لوگو! کیا میں نے تمہیں (اللہ کا) پیغام پہنچا نہیں دیا؟'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہاں!'' (یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے اللہ! گواہ رہنا۔'' یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 431 قربانی کے روز رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل خطبہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ :((اِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَ کَهَیْئَةِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ،ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ))

[1] کتاب المناسک ، باب الخطبة یوم النحر

وَقَالَ :((اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟)) قُلْنَا :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ فَقَالَ ((اَلَیْسَ ذَا الْحَجَّۃِ ؟))قُلْنَا بَلٰی قَالَ ((اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا ؟))قُلْنَا :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ فَقَالَ : ((اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ ؟))قُلْنَا بَلٰی قَالَ ((فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا ، فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّھُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضَلاَلاً یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلاَ ھَلْ بَلَّغْتُ ؟))قَالُوْ :نَعَمْ !قَالَ ((اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ، فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدَ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ .مُتَفَقٌ عَلَیْہِ[1]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا (لوگو! زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا' ایک سال' بارہ مہینوں پر مشتمل ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل (یعنی) ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم اور ایک (قبیلہ) مضر کا رجب' جو کہ (جمادی الثانی) اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کا نام ذوالحجہ کے علاوہ کوئی دوسرا بتائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر کا نام مکہ کے علاوہ کچھ اور بتائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا یہ شہر مکہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا نام ''یَوْمُ النَّحْرِ'' کی بجائے کچھ اور بتائیں گے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا یہ یوم نحر نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لوگو! تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس حرمت والے مہینے میں اور اس حرمت والے شہر میں' اس حرمت والے دن میں'

[1] مشکوۃ المصابیح ، کتاب الحج ، باب خطبۃ یوم النحر ، الفصل الاول

تمہارے خون' تمہارے مال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (یاد رکھو!) عنقریب تم لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔ خبردار! میری وفات کے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ لوگو! بتاؤ' کیا میں نے (تمہیں اللہ کا پیغام) پہنچا دیا (یا نہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "ہاں! پہنچا دیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر) فرمایا "اے اللہ! گواہ رہنا۔" پھر فرمایا "جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (دین کا پیغام) پہنچائیں۔ بعض اوقات پہنچائے گئے لوگ سننے والوں کی نسبت بات کو زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔" اس کا پس منظر یہ ہے کہ قریش مکہ جب حرام مہینوں میں لڑنا چاہتے تو ان کے نام بدل دیتے اور جنگ و جدال کے بعد آنے والے مہینوں کے نام اپنی طرف سے حرام مہینے رکھ لیتے۔ اس طرح کفار مکہ نے مہینوں کو خلط ملط کر رکھا تھا لیکن جس سال آپ نے حج ادا فرمایا اس سال اللہ تعالیٰ کے حساب کے مطابق اور قریش مکہ کے حساب سے بھی وہ ذوالحجہ کا ہی مہینہ بنتا تھا۔ مذکورہ بالا الفاظ میں رسول اللہ نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے ② مضر ایک قبیلہ کا نام تھا جو رجب کے مہینے کو بہت اچھا سمجھتا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کو اس قبیلے کے نام سے منسوب فرمایا۔

مسئلہ 432 12 ذی الحجہ کو منیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ ﷺ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ فَقَالَ ((یَااَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلاَ لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلاَ اَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا التَّقْوٰی ، اَبَلَّغْتُ ؟)) قَالُوْا بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ :((اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا ؟))قَالُوْا یَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ ((اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟)) قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ ،ثُمَّ قَالَ ((اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟))قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ ،قَالَ ((فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَ بَلَّغْتَ ؟)) قَالُوْا بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدِ الْغَائِبِ)).رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت ابونضرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ایام تشریق کے وسط (یعنی 12 ذی الحجہ) کو

❶ فتح الباری، جزء 12، صفحه رقم 336-337

رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع کا خطبہ سنا۔اس نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔سنو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں' نہ ہی کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر فضیلت حاصل ہے' مگر تقویٰ کی بنیاد پر (لوگو!) کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہنچا دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''یہ کون سا دن ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یہ حرمت والا دن ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یہ حرمت والا مہینہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر حرام قرار دیئے ہیں۔ جس طرح تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس دن کو حرمت والا قرار دیا ہے۔کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اللہ کے رسول ﷺ نے پیغام پہنچا دیا۔'' تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہاں موجود لوگوں کو غیر موجود لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانا چاہئے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 433 منیٰ میں مقام خیف پر (جہاں آج کل مسجد خیف ہے) رسول اکرم ﷺ نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاءً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَبَلَّغَهَا .فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلاَثٌ لاَ يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلاَصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِوُلاَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مسجد خیف کے مقام پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا ''اللہ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے بات سنی اور دوسروں تک پہنچائی۔بعض اوقات فقہ کی باتیں پہنچانے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض لوگ جو بات سن کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ (یعنی پہنچائے گئے) ان سے (یعنی

[1] كتاب المناسک ، باب خطبة يوم النحر

پہنچانے والوں سے) زیادہ فقیہہ ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا ① خالص اللہ کے لئے عمل کرنا ② مسلمان حاکموں کی بھلائی چاہنا ③ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والے کو (جماعت کے) لوگوں کی دعائیں گھیرے رہتی ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 434 خطبہ حجۃ الوداع کے بعض دیگر ارشادات درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ ((قَدْ يَئِسَ الشَّيْطَانُ بِاَنْ يُّعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ اَنْ يُّطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوْا يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ (ﷺ) اِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ اَخُ الْمُسْلِمِ اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ وَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ مَالِ اَخِيْهِ وَاِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ وَلاَ تَظْلِمُوْا وَلاَ تَرْجِعُوْا مِنْ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے روز لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین پر کبھی اس کی بندگی کی جائے گی لہٰذا اب وہ اسی بات پر راضی ہے کہ (شرک کے علاوہ) دوسرے اعمال جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے لہٰذا شیطان سے خبردار ہو۔ بے شک میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے اگر مضبوطی سے پکڑو گے، تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔ (سنو!) بے شک ہر مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (اس طرح) سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کے مال سے کوئی چیز لینا جائز نہیں، ہاں اگر وہ آدمی خود اپنی خوشی سے دے۔ آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

□□□

---

[1] كتاب المناسك ، باب خطبة يوم النحر

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ 435 رسول اللہ ﷺ نے ساری حیات طیبہ میں چار عمرے اور ایک حج ادا فرمایا۔

عَنْ قَتَادَةَ ﷛ اَنَّ اَنَسًا ﷛ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلاَّ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے ہیں۔ حج والے عمرے کے سوا باقی سارے عمرے ذوالقعدہ (کے مہینے) میں ادا کئے ہیں ایک عمرہ حدیبیہ سے یا (صلح) حدیبیہ کے موقع پر ذوالقعدہ میں۔ دوسرا اگلے سال ذوالقعدہ میں تیسرا' ذوالقعدہ میں جعرانہ سے جہاں پر نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی اور چوتھا وہ عمرہ جو آپ ﷺ نے (ذوالحجہ میں) اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 436 نفلی حج انسان جتنی مرتبہ چاہے ادا کرسکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ ﷛ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجُّ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً ؟قَالَ ((بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنِ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم

---

[1] كتاب الحج ، باب بيان عدد عمرة النبي ﷺ وزمانهن

[2] ابواب المناسك ، باب فرض الحج مرة في العمر

ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا حج ہر سال فرض ہے یا ایک ہی بار ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک ہی بار فرض ہے البتہ جو طاقت رکھے وہ نفل حج ادا کرے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 437 حج اور عمرے کا ثواب خرچ اور تکلیف کے مطابق ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے عمرہ کے (ثواب کے) بارے میں فرمایا کہ اس کا ثواب خرچ یا مشقت کے مطابق ملتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 438 حج یا عمرہ میں زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اپنے آپ کو جان بوجھ کر مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ ل((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ)) قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا گزر ایک ایسے بوڑھے شخص پر ہوا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا حال ہے اس کا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے (بیت اللہ شریف تک) پیدل چل کر پہنچنے کی منت مانی ہے۔“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے۔“ راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا ”کہ سوار ہو جائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 439 حطیم (کعبہ شریف کا غیر مسقّف حصہ) میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

---

1. كتاب العمرة ، باب اجر العمرة على قدر النصب
2. ابواب النذور والايمان ، باب فيمن يحلف بشيء ولن يستطيع

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيْهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ ((إِذَا أَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هَاهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَيْثُ بَنَوْهُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں لے گئے اور فرمایا ''جب تم بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (اسی غیر مسقف حالت میں) تھوڑا سا تعمیر کر دیا تھا'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 440 **بیت اللہ شریف کے اندر جانے کی سعادت نصیب ہو تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے مقابل کی دیوار کی طرف منہ کر کے ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے اس کے بعد بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات نیز توبہ استغفار اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهُ وَ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور نکلنے ہی والے تھے کہ مجھے کوئی چیز یاد آ گئی اور میں وہاں سے چلا گیا اور جلدی جلدی واپس آ گیا، لیکن اتنے میں ہی رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف میں نماز پڑھی ہے؟'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''ہاں! دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز ادا فرمائی ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب المناسک ، باب الصلاة في الحجر
[2] کتاب المناسک ، باب موضع الصلاة في البيت

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى اَرْكَانِ الْبَيْتِ يَسْتَقْبِلُ كُلَّ رُكْنٍ مِّنْهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ وَسَاَلَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَهُ .رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1] (صحیح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کعبہ شریف میں) داخل ہوئے۔ پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ (نماز کے بعد) نبی اکرم ﷺ کعبہ شریف کے کونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہر کونے کے سامنے کھڑے ہو کہ تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اللہ سے دعا اور استغفار کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 441 حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے پتھر ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتے'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 442 حجر اسود جنت سے اتارا گیا پتھر ہے' جو دودھ کی طرح سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِى آدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ[3] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔'' اسے ترمذی نے

---

1. كتاب المناسک ، باب التكبير والتهليل عند كل ركن من اركان الكعبة رقم الحديث 3006
2. كتاب المناسک ، باب صفة الركن والمقام
3. ابواب الحج ، باب ما جاء فى فضل الحجر الاسود

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 443 حجر اسود کو چومنا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنا شرک نہیں بلکہ سنت رسول ﷺ کی اتباع اور پیروی کرنا ہے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ ؟ اِنَّمَا كُنَّا رَاَيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت زید اپنے باپ حضرت اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا ''اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔'' یہ کہہ کر حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر فرمانے لگے ''اب ہمیں (طواف کے پہلے تین چکروں میں) رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو مشرکوں کو دکھانے کے لئے کیا تھا اور اب اللہ نے انہیں تباہ کر دیا ہے پھر خود ہی فرمایا ''کوئی چیز جسے رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو اسے چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 444 حج یا عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ سے آب زمزم کا تحفہ ساتھ لے جانا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی (مکہ سے مدینہ) لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں رسول اللہ ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 445 دوران حج تجارت یا مزدوری کرنا جائز ہے۔

---

❶ کتاب الحج ، باب الرمل فی الحج والعمرة

❷ ابواب الحج ، باب ما جاء فی حمل ماء زمزم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ التَّیْمِیِّ قَالَ : کُنْتُ رَجُلاً اُکْرِیْ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ وَکَانَ نَاسٌ یَقُوْلُوْنَ لِیْ اِنَّهٗ لَیْسَ لَکَ حَجٌّ فَلَقِیْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ رَجُلٌ اُکْرِیْ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِنَّ نَاسًا یَقُوْلُوْنَ لِیْ اِنَّهٗ لَیْسَ لَکَ حَجٌّ ؟فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلَیْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّیْ وَتَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَتَفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِی الْجِمَارَ ؟ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ لَکَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنْ مِثْلِ مَا سَاَلْتَنِیْ عَنْهُ فَسَکَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ یُجِبْهُ حَتّٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّکُمْ ﴾فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَاَ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَقَالَ ((لَکَ حَجٌّ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ تیمی کہتے ہیں میں موسم حج میں حجاج کی بار برداری کا کام کرتا تھا کچھ لوگ کہتے تھے تمہارا حج نہیں ہوا' چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا ''اے ابوعبدالرحمان! میں حجاج کی بار برداری کا کام کرتا ہوں اور کچھ لوگ کہتے ہیں تمہارا حج نہیں ہوا؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''کیا تم نے احرام نہیں باندھا؟ کیا تم نے تلبیہ نہیں کہا؟ کیا تم نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا؟ کیا تم عرفات سے ہوکر نہیں آئے کیا تم نے رمی جمار نہیں کی؟'' میں نے عرض کیا ''کیوں نہیں (سب کچھ کیا ہے)'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''تو پھر تمہارا حج ہو گیا ہے۔'' (سنو) ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے یہی مسئلہ پوچھا' جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ اس پر رسول ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّکُمْ ﴾ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 197) تب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف پیغام بھیجا اس کے سامنے یہ آیت پڑھی اور فرمایا ''تیرا حج ہوگیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 446 قبولیت حج کے لئے رزق حلال شرط ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفَقَةٍ طَیِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ زَادُکَ حَلَالٌ وَرَاحِلَتُکَ حَلَالٌ وَحَجُّکَ مَبْرُوْرٌ غَیْرُ مَازُوْرٍ وَاِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِیْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ لاَ

[1] کتاب المناسک ، باب الکری

سَعْدَیْکَ زَادُکَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُکَ حَرَامٌ وَّحَجُّکَ مَاْزُوْرٌ وَ غَیْرُ مَاْجُوْرٍ .رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب آدمی حج کے لئے رزق حلال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں اپنا پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی نداء کرتا ہے تیرا لبیک قبول ہو اور رحمت الٰہی تجھ پر نازل ہو' تیرا سفر خرچ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول، گناہوں سے پاک ہے اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے نداء کرنے والا نداء کرتا ہے تیری لبیک قبول نہیں نہ تجھ پر رحمت ہو' تیرا سفر خرچ حرام' تیری کمائی حرام اور تیرا حج گناہوں سے آلودہ اور بے اجر ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 447 سفر حج پر نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت نفل ادا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مَسْئلہ 448 سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں سے اجازت لینا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئلہ 449 سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں کی قبروں کی زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئلہ 450 گھر سے نکلتے ہوئے درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ قَالَ یُقَالُ حِیْنَئِذٍ هُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَ وُقِیْتَ فَتَتَنَحّٰی لَهُ الشَّیَاطِیْنُ فَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ آخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا

---

1. فقه السنة ، كتاب الحج ، باب الحج من مال حرام
2. ابواب الادب ، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول

مانگے ''اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں' نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے) اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں) تیری رہنمائی کی گئی۔ تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے قابو پا سکتے ہو جس کی راہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 448 سواری پر سوار ہونے کے بعد آغاز سفر میں اور سفر سے واپسی پر درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سفر پر جانے کے لئے سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھتے ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹنا ہے اے اللہ! اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی' تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو یا اللہ ہمارے لئے ہمارا سفر آسان فرما دے اور اس کی لمبائی کم کر دے یا اللہ سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل وعیال کی خبر گیری کرنے والا ہے یا اللہ میں سفر کی مشقت (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر اور اہل وعیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ''ہم واپس آنے والے توبہ کرنے والے عبادت

[1] ابواب الدعوات ما یقول اذا رکب دابۃ

کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 452 اہل قافلہ کو دوران سفر امیر مقرر کر کے سفر کرنا چاہئے۔

قَالَ عُمَرُ ﷺ اِذَا کَانَ نَفَرٌ ثَلاَثٌ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ ذَاکَ اَمِیْرٌ اَمَرَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ ابْنِ خُزَیْمَۃَ[1] (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تین آدمی (سفر میں) ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں امیر بنانے کا حکم رسول اکرم ﷺ نے دیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 453 دوران سفر بلندی پر چڑھتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بلندی سے نیچے اترتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (دوران سفر میں) جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور جب بلندی سے نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 454 حج ادا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس جانا اجر عظیم کا باعث ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمْ حَجَّہُ فَلْیُعَجِّلِ الرَّحْلَۃَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّہُ اَعْظَمُ لِاَجْرِہٖ .رَوَاہُ دَارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ[3] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر لے تو اسے اپنے اہل و عیال میں (واپس) آنے کے لئے جلدی کرنا چاہئے، یہ اس کے لئے اجر عظیم کا باعث ہے۔'' اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب المناسک ، باب استحباب تامیر المسافرین احدھم علی انفسھم
2. کتاب الجھاد ، باب التسبیح اذا ھبط وادیا
3. سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، رقم الحدیث 1359

مَسئلہ 455 مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 456 سفر حج کے دوران جہاں کہیں قافلہ ٹھہرے وہاں دو رکعت نفل کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 457 ثواب کی نیت سے غار حرا یا غار ثور کا سفر کرنا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 458 مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 459 حصول برکت کے لئے آب زمزم میں کپڑے یا کفن بھگونا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 460 میزاب کے نیچے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت : کعبہ شریف کی چھت پر حطیم شریف کی سمت بارش کا پانی نیچے گرانے کے لئے جو پرنالہ لگایا گیا ہے، اسے میزاب کہتے ہیں۔

مَسئلہ 461 مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کی مٹی کو خاک شفا سمجھنا' اسے کھانا اور اپنے ساتھ لانا سنت سے ثابت نہیں۔

○○

اَلْـادْعِيَةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

قرآن مجید اور حدیث شریف کی دعائیں

مَسئلہ 462 طواف وسعی نیز قیام منیٰ' وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کے دوران مانگنے کے لئے قرآن وحدیث کی بعض جامع دعائیں۔

① ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ﴾ (23:7)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 23)

② ﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ ﴾(201:2)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 201)

③ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَاءَ تْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ ﴾(66-65:25)

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے، بیشک جہنم بہت ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بری جگہ ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 65-66)

④ ﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا○﴾(74:25)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 74)

⑤ ﴿ رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ ﴾(8:3)

''اے ہمارے رب! ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی حقیقی داتا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 8)

⑥ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾(10:59)

''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر 10)

⑦ ﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ ﴾(10:18)

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 10)

⑧ ﴿ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ﴾(8:66)

''اے ہمارے رب! ہمارا نور آخر تک باقی رکھنا اور ہمیں بخش دینا تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورہ التحریم، آیت نمبر 8)

⑨ ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ ﴾(14:40-41)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اے ہمارے رب! میری دعاء قبول فرما۔'' ''اے ہمارے رب! مجھے میرے والدین اور اہل ایمان کو حساب کتاب کے دن بخش دینا۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 40-41)

⑩ ﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ ﴾(2:286)

''اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے تو ہم پر گرفت نہ فرما' اے ہمارے رب! ہم

پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب! جو بوجھ اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں وہ ہمارے اوپر نہ ڈال ہمیں معاف فرما۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما' تو ہی ہمارا آقا ہے کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 286)

⑪ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) [1]

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔''

⑫ ((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ)) [2]

''الٰہی! ہمارا انجام سب ہی کاموں میں اچھا کیجئے اور دنیا کی رسوائی سے ہمیں پناہ دیجئے اور آخرت کے عذاب سے بھی۔''

⑬ ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ)) [3]

''یا اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔''

⑭ ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) [4]

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام حالات درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔''

⑮ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) [5]

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما۔''

⑯ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) [6]

---

[1] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2792

[2] مسند امام احمد بن حمبل ، ص 181 ، ج4

[3] عدة الحصن والحصين ، رقم الحديث 246

[4] صحيح سنن ابى داود ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4246

[5] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثالث رقم الحديث 2789

[6] اللولو والمرجان ، الجزء الثانى : رقم الحديث 1729

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے جو گناہ بخشے تو مجھے بھی اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

⑰ ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔''

⑱ ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدًا اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ)) [2]

''الٰہی! اے جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور حضرت محمد ﷺ کے رب! میں تیرے ساتھ آگ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''

⑲ ((اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ)) [3]

''اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

⑳ ((اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا)) [4]

''اے اللہ! ہم سے آسان حساب لے۔''

㉑ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [5]

---

[1] مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث 2070

[2] مجمع الزوائد ، ص 104 ، ج 10

[3] صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4218

[4] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثالث رقم الحدیث 5562

[5] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل

اے اللہ! میرے اگلے' پچھلے' پوشیدہ اور ظاہر نیز وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف فرمادے۔ تیری ذات سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

㉒ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) [1]

اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے صحت' ہدایت اور رزق عطا فرما۔"

㉓ ((اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ)) [2]

"یا اللہ! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما اور حرام سے بچا نیز اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کردے۔"

㉔ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ)) [3]

الٰہی! میں سوال کرتا ہوں آپ سے درگزر اور سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا دنیا و آخرت میں۔"

㉕ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)) [4]

"یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔"

㉖ ((اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ)) [5]

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور میری اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور اصلاح کا سوال کرتا ہوں۔"

㉗ ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) [6]

اے میرے رب! مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

㉘ ((اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ)) [7]

---

[1] صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 756

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2722

[3] الترغیب والترھیب ، کتاب الجنائز ص 507 ج 4

[4] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1870

[5] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل

[6] صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3075

[7] مشکوۃ الصابیح ، باب ما یقول عند الصباح والمساء فصل الثالث

"اے اللہ! میرے بدن کو تندرست رکھ۔ اے اللہ! میرے کان عافیت سے رکھ۔ اے اللہ! میری آنکھ کو عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(29) ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرِ)) [1]

"یا اللہ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو جانتا ہے۔"

(30) ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دِيْنِی الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) [2]

"یا اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے انجام کا محافظ ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری روزی ہے۔ میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے (مرنے کے بعد) پلٹ کر جانا ہے میری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو ہر برائی سے بچنے کے لئے راحت بنا۔"

(31) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) [3]

"یا اللہ! میں تیری نعمت کے زوال، تیری عافیت سے محرومی، تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر طرح کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(32) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)) [4]

"یا اللہ! میں حق کی مخالفت، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(33) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِيِّیْ)) [5]

---

1. مشکوة المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2501
2. مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 1869
3. مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 1913
4. صحیح سنن النسائی ، باب جامع الدعوات
5. صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5031

”اے اللہ! میں اپنی سماعت‘ بصارت‘ زبان‘ دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

㉞ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ))❶

”یا اللہ! میں فقیری سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) کمی سے اور (دنیا وآخرت میں) رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔“

㉟ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))❷

”اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اس کے شر سے اور جو (ابھی نہیں کیا اس کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

㊱ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ))❸

”یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص‘ کوڑھ‘ جنون اور تمام بُری بیماریوں سے۔“

㊲ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ))❹

”یا اللہ! میں اپنے گھر میں برے شب و روز‘ بری گھڑی‘ برے ساتھی اور برے ہمسائے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

㊳ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ))❺

”یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ① ایسا علم جو نفع نہ دے (یعنی جس کے مطابق عمل نہ ہو) ② ایسا دل جو خوف نہ کھائے ③ ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو ④ اور ایسی دعاء جو قبول نہ ہو۔“

---

❶ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5046

❷ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل

❸ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5060

❹ سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1442

❺ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3094

39 ((اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلاَ تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلاَ تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلاَ مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لاَّ یَرْحَمُنَا)) [1]

"یا اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنے ہمارے لئے آسان بنا دے یا اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمیں کانوں آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال، دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

40 ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلاَءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ)) [2]

"یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی کتب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ

[1] صحیح جامع الترمذی للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2783

[2] صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2796

قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔"

(41) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْرًا)) [1]

"یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول وفعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول وفعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنادے۔"

(42) ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ)) [2]

"عظمت اور حوصلے والے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں زمین وآسمان کے مالک اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ عرش کریم کا بھی مالک ہے۔"

(43) ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ﴾(78:21)

"تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو (ہر خطاء سے) پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں سے ہوں۔" (سورہ

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3102

[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی رقم الحدیث 1741

انبیاء، آیت نمبر 78)

44 ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کے لئے ہے' حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔یا اللہ! اگر تو اپنے فضل سے کسی کو نوازنا چاہے تو تجھے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر تو کسی کو اپنی رحمت سے محروم کردے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا، کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

45 ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس لئے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

❋❋

[1] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 699

[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 3111